www.urdukutabkhanapk.blogspot.com
مسلسل اشاعت کا35واں سال
ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان
ستمبر 2013 قیمت=/75روپے
عمر اکمل کی پراسرار بیماری
پاک زمبابوے سیریز کا احوال
سری لنکا کی جنوبی افریقہ کی خلاف کامیابی
urdukutabkhanapk.blogspot
بھارت کا زمبابوے کے خلاف کلین سوئپ
پاکستان انڈر 19 کی فتح
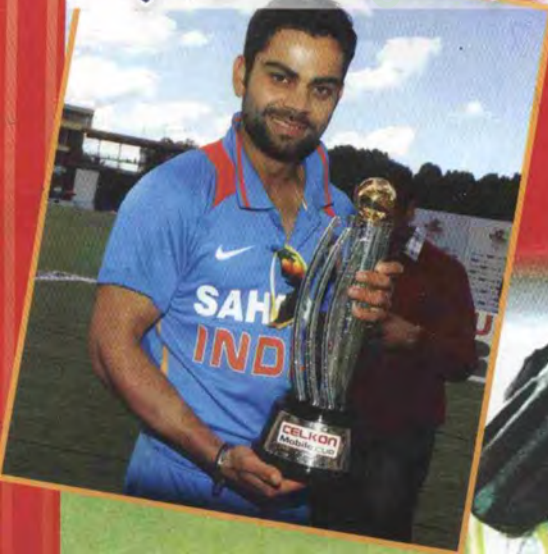
یوراج سنگھ
INDIA
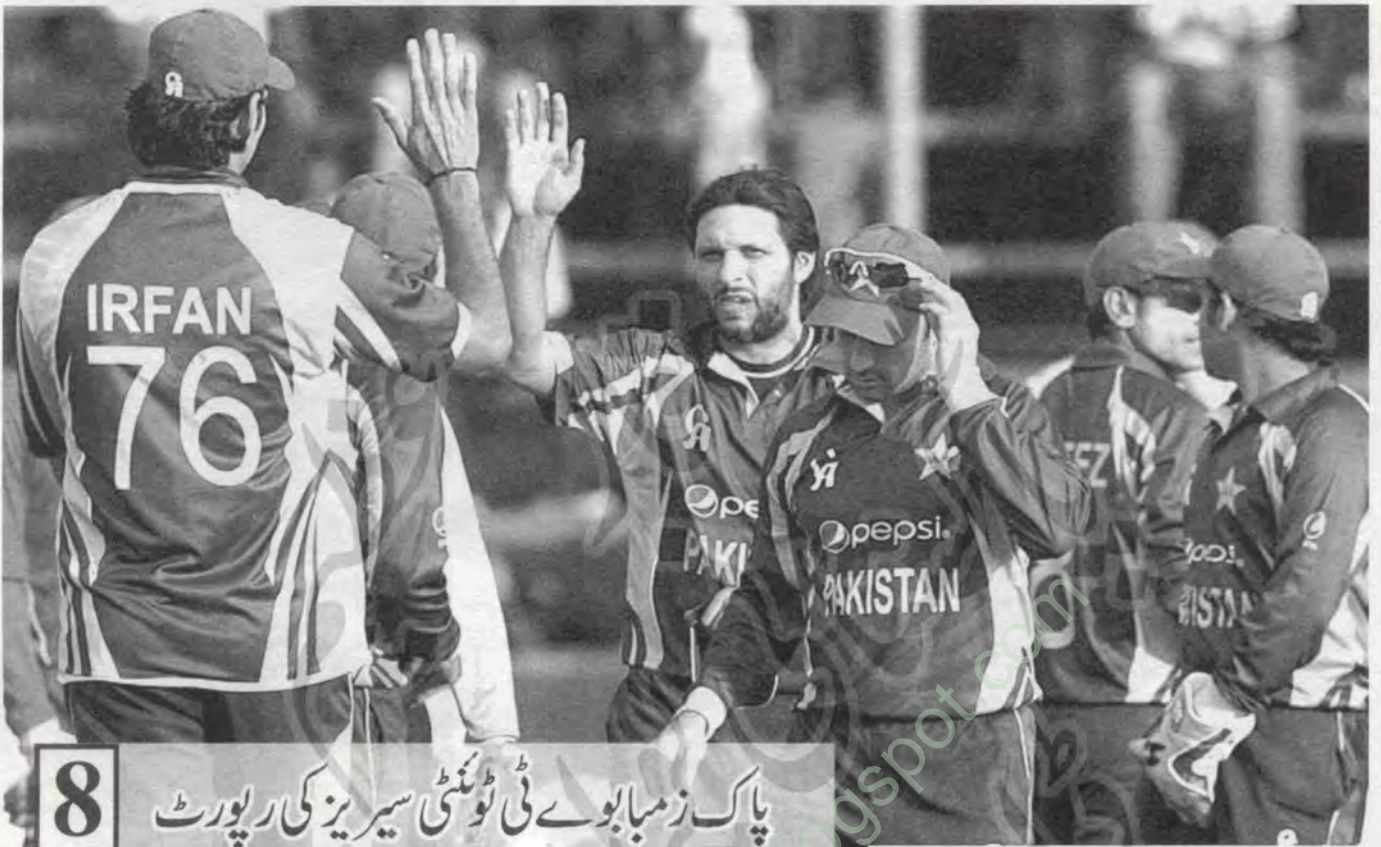
ماہنامہ

کرکٹر پاکستان

Registration No. SS-048

مینجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

بزنس منیجر لاہور
عصمت پاشا
فون: 0300-9493896

اسپیشل فوٹو گرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، اسٹیو واٹمنگ (انگلینڈ)
کین پیئرز (آسٹریلیا)
ڈک برٹنان (نیوزی لینڈ)
گوتم بھرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
برولی جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری خط و کتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ "کرکٹر"
C-14,4 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن، کراچی۔
فون: 35805391 (پانچ لائنیں)
فیکس نمبر: 35896269
ای میل: cricketerurdu@gmail.com

ستمبر 2013ء، جلد نمبر 35، شمارہ نمبر 07

قارئین کرام

پاکستانی کرکٹ اور کرکٹرز سے محبت کرتے ہیں، ان کے بھروسے کو ٹھیس پہنچانے کے بعد ملوث پلیئرز نے کئی بار معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کوشش کی کہ خود کو بے گناہ ثابت کیا جائے، معاملے کو کبھی بھارت تو کبھی کسی اور کی سازش قرار دیا گیا، بیچارے سادہ لوح عوام بھی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر بے وقوف بنتے رہے۔ ہمارے معاشرے میں منافقت کوٹ کوٹ کر بھری ہے، کرپشن سے کروڑوں روپے جمع کرنے والے بعض لوگ آج بھی ہیرو بن کر ٹھاٹ سے زندگی گذار رہے ہیں۔ ایسے افراد کو دیکھ کر ہی عامر، سلمان اور آصف کے ذہن میں لالچ نے جنم لیا ہوگا، انھوں نے سوچا جب ہمارے ہیروز یہ سب کچھ کر کے ہی ٹھاٹ سے جی رہے ہیں تو ہم بھی ایسا ہی کیوں نہ کریں۔ انھیں علم نہیں تھا کہ اب میڈیا ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے ہے لہذا بچنا محال ہوگا، اسی لیے پکڑ میں آ گئے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایسے معاملات سے سبق سیکھ کر ٹھوس اقدامات کیے جاتے لیکن افسوس ایسا نہیں کیا گیا، الٹا اب عبوری چیئرمین پی سی بی نجم سیٹھی، عامر کو ریلیف دلا کر اپنے تئیں ملک کی خدمت کرنا چاہ رہے ہیں۔ پہلے بھی یہ بات کہی جا چکی کہ ان تینوں کرکٹرز کا اب کھیل سے دور رہنا ہی بہتر ہے، ملک کی جتنی بدنامی ہونی تھی ہو چکی، انھوں نے اچھی خاصی رقم تو جمع کر ہی لی ہوگی اب اس کے سہارے آسانی سے باقی کی زندگی گذر سکتے ہیں لہذا کرکٹ چھوڑ کر کسی اور شعبے میں طبع آزمائی کریں۔

ریاض احمد منصوری

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمٹیڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ "کرکٹر" پلاٹ نمبر C-4-14، ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

پاکستان کا دورہ زمبابوے

3 تا 7 ستمبر...... پہلا ٹیسٹ..... ہرارے

10 تا 14 ستمبر.... دوسرا ٹیسٹ... بلاوایو

آسٹریلیا کا دورہ، انگلینڈ (ایشیز سیریز)

6 ستمبر----- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل------ لیڈز

8 ستمبر------- دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- مانچسٹر

11 ستمبر------- تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- برمنگھم

14 ستمبر------- چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل---- کارڈف

16 ستمبر------- پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل--- ساؤتھمپٹن

آسٹریلیا کا دورہ اسکاٹ لینڈ

3 ستمبر-------- واحد ون ڈے انٹرنیشنل---- ایڈن برگ

انگلینڈ کا دورہ، آئر لینڈ

3 ستمبر-------- واحد ون ڈے انٹرنیشنل--- ڈبلن

پاک جنوبی افریقہ سیریز

14 تا 18 اکتوبر.... پہلا ٹیسٹ.............. ابوظہبی

23 تا 27 اکتوبر.... دوسرا ٹیسٹ.............. دبئی

30 اکتوبر..... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل......... شارجہ

یکم نومبر.... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.......... دبئی

6 نومبر... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.............. ابوظہبی

8 نومبر.... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.............. ابوظہبی

11 نومبر.... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.......... شارجہ

13 نومبر... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............. دبئی

15 نومبر.... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............. دبئی

8 دسمبر کو شارجہ میں پاکستان اور افغانستان واحد ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ ڈے اینڈ نائٹ کھیلیں گے۔

آسٹریلیا کا دورہ، بھارت

10 اکتوبر........ واحد ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل........... راجکوٹ

13 اکتوبر------ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل............ پونا

16 اکتوبر------ دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل------ جے پور

19 اکتوبر------ تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل----- چندی گڑھ

23 اکتوبر------ چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل------ رانچی

26 اکتوبر------ پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل--- کٹک

30 اکتوبر........... چھٹا ون ڈے انٹرنیشنل---- ناگپور

2 نومبر------ ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل--- بنگلور

بھارت کا دورہ جنوبی افریقہ

21 نومبر.......... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......... جوہانسبرگ

24 نومبر.......... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......... کیپ ٹاؤن

27 نومبر----- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل........ ڈربن

30 نومبر------ دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- پورٹ الزبتھ

3 دسمبر------ تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- ایسٹ لندن

6 دسمبر------ چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل--- سینچورین

8 دسمبر------ پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل-- جوہانسبرگ

12 دسمبر.......... چھٹا ون ڈے انٹرنیشنل---- بلوم فاؤنٹین

15 دسمبر------ ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل--- کیپ ٹاؤن

26 تا 30 دسمبر----- پہلا ٹیسٹ-------- ڈربن

2 تا 6 جنوری------ دوسرا ٹیسٹ--............ کیپ ٹاؤن

15 تا 19 جنوری------ تیسرا ٹیسٹ--- جوہانسبرگ

انگلینڈ کا دورہ آسٹریلیا (ایشیز سیریز)

21 تا 25 نومبر----- پہلا ٹیسٹ------ برسبین

5 تا 9 دسمبر--------- دوسرا ٹیسٹ--- ایڈیلیڈ

7 تا 13 دسمبر-------- تیسرا ٹیسٹ---- پرتھ

26 تا 30 دسمبر---- چوتھا ٹیسٹ--- میلبورن

3 تا 7 جنوری------ پانچواں ٹیسٹ--- سڈنی

12 جنوری.......... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... میلبورن

17 جنوری...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل........ برسبین

19 جنوری...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل........ سڈنی

24 جنوری...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل......... پرتھ

26 جنوری..... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... ایڈیلیڈ

29 جنوری.... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......... ہوبارٹ

31 جنوری..... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل....... میلبورن

2 فروری...... تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل....... سڈنی

ویسٹ انڈیز کا دورہ، نیوزی لینڈ

3 تا 7 دسمبر----- پہلا ٹیسٹ----- ڈنیڈن

11 تا 15 دسمبر---- دوسرا ٹیسٹ---...... ویلنگٹن

19 تا 23 دسمبر----- تیسرا ٹیسٹ---...... ہیملٹن

26 دسمبر----- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل------ آکلینڈ

29 دسمبر------ دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- نیپیئر

یکم جنوری------ تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل--- کوئینز ٹاؤن

4 جنوری------ چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل--- نیلسن

8 جنوری------ پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل--- ہیملٹن

11 جنوری....... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل............... آکلینڈ

15 جنوری........ دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل............... ویلنگٹن

پاک سری لنکا سیریز

11 دسمبر....... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل................. دبئی

13 دسمبر........ دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل................. دبئی

18 دسمبر----- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل------- شارجہ

20 دسمبر------- دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- دبئی

22 دسمبر------- تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---- شارجہ

25 دسمبر------- چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل---- ابوظہبی

27 دسمبر------- پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل--- ابوظہبی

31 دسمبر تا 4 جنوری...... پہلا ٹیسٹ................ دبئی

8 تا 12 جنوری........ دوسرا ٹیسٹ.............. ابوظہبی

آسٹریلیا کا دورہ، جنوبی افریقہ (2014)

12 تا 16 فروری----- پہلا ٹیسٹ------ سینچورین

20 تا 24 فروری--- دوسرا ٹیسٹ---..... پورٹ الزبتھ

یکم تا 5 مارچ----- تیسرا ٹیسٹ---.......... کیپ ٹاؤن

9 مارچ........... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل......... پورٹ الزبتھ

12 مارچ.......... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......... ڈربن

14 مارچ....... تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......... سینچورین

انگلینڈ کا دورہ، ویسٹ انڈیز (2014)

28 فروری.... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل....... اینٹیگوا

2 مارچ....... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل..... اینٹیگوا

5 مارچ...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... اینٹیگوا

9 مارچ...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل........ بارباڈوس

11 مارچ..... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل..... بارباڈوس

13 مارچ..... تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... بارباڈوس

بھارتی کرکٹ میں اب تبدیلی آتی جارہی ہے

یوراج سنگھ

بھارتی مڈل آرڈر بلے باز یوراج سنگھ کا کیریئر ان دنوں ہائی اسکورنگ ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں درمیانی اوورز کا رہ گیا ہے وہ ٹیم میں گرتے پڑتے اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوتا ہے مگر تا حال اپنی جگہ اسکواڈ میں مستحکم نہیں کرسکا اسے بھارتی ٹیم سے کھیلتے ہوئے دس سال ہوچکے ہیں کبھی وہ فارم کے مسائل کا شکار ہوتا ہے تو کبھی انجری اسے ٹیم سے باہر کردیتی ہے اس کے اردگرد بے شمار ایشو گھومتے رہتے ہیں شاید وہ وقت آچکا ہے کہ اسے یقین کرلینا چاہئے کہ اب وہ کبھی ٹیسٹ کرکٹ میں دوبارہ قدم نہیں رکھ سکے گا۔ چوتھا موقع تھا کہ اسے کسی سیریز سے ڈراپ کیا گیا۔ پہلا موقع ایشیا کپ میں تھا جہاں اسے حتمی اسکواڈ سے باہر رکھا گیا جو کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میں جو کہ ویسٹ انڈیز میں کھیلا گیا کا تسلسل تھا اسے سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں بھی آزمانے کی زحمت گوارہ نہیں کی گئی۔ اسے یہ تلخ حقیقت تسلیم کرنا پڑے گی کہ اب ٹیسٹ کرکٹ میں نمبر 6 کے لئے سریش رائنا پہلی چوائس ہے جو کہ ٹیسٹ کرکٹ میں ڈیبیو پر سنچری داغ کر اسے پیچھے دھکیل چکا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بھارتی بلے باز ٹیم میں واپسی کے لئے دوبارہ پرسکون طریقے سے رہ کر اپنی جنگ لڑ سکے گا؟ اس سے پوچھا گیا کہ وہ کیوں پوائنٹ پر فیلڈ کرنے سے کتراتا ہے اور کیوں ہر وقت غصے میں بھرا دکھائی دیتا ہے اور ڈراپ ہونے کی کیا وجوہات ہیں تو اس نے ان تمام سوالوں کا بہترین اسٹروک کھیلتے ہوئے جواب دیا کہ ”میں ایک کھلی کتاب کی طرح ہوں اور کچھ بھی چھپانا پسند نہیں کرتا۔“

یوراج سنگھ سمجھتا ہے کہ اسے وہ مقام اور عزت نہیں دی گئی جو کہ دس سالوں میں کرکٹ ٹیم سے وابستگی کی صورت میں اس کا حق تھی اور اس طرح سے اسے ڈراپ کرنا اس کی عزت گھٹانے کے مترادف ہے۔ اس نے اپنے گزشتہ سالوں پر نظر دوڑاتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ ”لڑکے میچور ہونے میں بہت وقت لگا رہے ہیں۔“ کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے وہ بہت کچھ کہہ چکا تھا۔

ٹیم سے ڈراپ ہونے کی وجہ انجری ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ تمہارے ساتھ درپیش رہی آخری 12 ماہ تمہارے کیریئر کے بہت مشکل ثابت ہیں ہورہے؟

بالکل آخری 12 ماہ میرے کیریئر کے لئے کافی سخت ثابت ہوئے اور مجھے اپنے جسم اور پرفارمنس کو یکجا کرنے میں کافی مشکل ہوئی ہے میں نے آخری سنچری ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2009ء کے بعد ویسٹ انڈین ٹور میں اسکور کی تھی اور اس اننگز نے میرے حوصلوں کو توانائی بخشی کیونکہ بہت زیادہ انجریز کا سامنا کرنے کے بعد یہ تھری فیگر اننگز کھیلنے میں کامیاب رہا جو کہ ذہنی طور پر بھی میرے لئے اذیت کا باعث بن چکی تھیں۔ میری انگلی ٹوٹی ایک ساتھ دو فریکچر ہوئے جبکہ میری کلائی بھی متاثر ہوئی اس سے قبل آخری سیریز میں مجھے گردن کی انجری کا سامنا کرنا پڑا یہ تمام میرے لئے بہت پریشان کن امر رہے۔

یہ اس لئے بھی مایوس کن تھا کہ میں اپنے کیریئر کے عروج پر تھا اور 28 سے 30 سالہ کرکٹر کے لئے اس عمر میں اتنی انجریز کا سامنا کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی بہترین فارم کھو چکے ہیں۔ لیکن اس مرحلے پر میں نے سوچا کہ شاید یہ میرے کیریئر کے لئے بہتر ہی ہو کم ازکم میرے کیریئر کے اختتام پر تو ایسی انجریز نہیں ہوئیں ورنہ آپ سوائے افسوس کے اور کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ میں نے خود کو مضبوط کیا اور مجھے اندازہ ہے کہ اس کے بعد جو کچھ ہوا میرے حق میں بہتر ہوا اور تمام چیزیں میرے حق میں اچھی ہوتی گئیں۔

تمہارے کیریئر کا بدترین دور کون سا رہا؟

بنگلہ دیش میں مجھے کلائی کی انجری کا سامنا کرنا پڑا۔ جب میں دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوران بیٹنگ کے لئے میدان میں نہ آسکا۔ یہ میرے لئے بہت مایوس کن تھا اس کے علاوہ سری لنکا کے ٹور میں مجھے کافی بُرے دور کا سامنا کرنا پڑا میں نے سائیڈ میچ میں سنچری اسکور کی اور پہلے ٹیسٹ میں نصف سنچری بنائی لیکن اس کے بعد مجھے بیماری نے گھیر لیا اور اور تیسرے ٹیسٹ سے آؤٹ ہوگیا اور یہ اس وقت میرے لئے بہت پریشان کن اور دل توڑ دینے والے لمحات تھے۔

دورہ سری لنکا میں تماشائیوں کی جانب سے ناخوشگوار واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا جو مختلف ناموں سے تمہیں پکار رہے تھے کیا وجہ تھی؟

میں نے اپنے ردعمل کا اظہار صرف اپنے ساتھ غلط رویہ اختیار کرنے پر نہیں کیا تھا وہاں کا پورا کراؤڈ ہماری ٹیم کے تمام لڑکوں کو غلط ناموں سے پکار رہا تھا ان کا رویہ بالکل غلط تھا اور ہم نے وہاں سیکورٹی چیف سے اس بات کی شکایت بھی کی اور یہ بھی کہا کہ ہماری شکایات آئی سی سی تک پہنچائی جائیں کہ یہاں تماشائیوں کا رویہ بھارتی ٹیم کے ساتھ غیر اخلاقی ہے۔

یعنی تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم نے تماشائیوں کی جانب انگلی سے غلط اشارے نہیں کئے؟

یہ تمام میڈیا کی پھیلائی ہوئی بات ہے جو کہ ہر بات کا فسانہ بنادیتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن کچھ درست باتیں بھی ہوتی ہیں ایسا ہی کچھ ویسٹ انڈیز میں بھی ہوا جبکہ ہم میچ کے بعد کھانے کے لئے گئے تھے۔ وہاں بھی کھلاڑیوں کا قصور کوئی نہیں تھا۔ کھلاڑی بھارت کے لئے کھیلتے ہیں اور ان پر ملکی سفیر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ہم یہ غلط باتیں برداشت کرنے

کے متحمل نہیں ہو سکتے ، ہر شخص کا اپنا الگ مزاج ہوتا ہے لیکن اپنے جذبات اپنے قابو میں رکھتا ہوں۔

یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ لوگوں کے رویے کے باعث آپ ہر وقت غصے میں رہتے ہیں۔؟

جو لوگ مجھے نہیں جانتے وہ کس طرح سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے کیا پسند ہے اور کیا ناپسند، وہ لوگ صرف مجھے فیلڈ پر دیکھتے ہیں یا پھر اشتہارات میں دیکھتے ہوں گے اب ان لوگوں کو کیا پتہ کہ میں کس مزاج کا لڑکا ہوں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کھلی کتاب ہوں ، فیلڈ میں مجھے جارحانہ رویہ بھی اختیار کرنا پڑتا ہے آپ خود بہتر سمجھ سکتے ہیں وہاں صورتحال کیا ہوتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں فیلڈ میں کبھی مسکراتا دکھائی نہیں دیتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت مشکل ہے کہ آپ غصے اور پریشانی میں ہوں اور مسکرانا پڑے لیکن مسکراہٹ ہی ہے جو کہ دباؤ کو دور دھکیلتی ہے اور آپ ریلیکس محسوس کر سکتے ہیں

فیلڈ میں ہر طرح کی صورتحال کا آپ کس طرح سے سامنا کرتے ہیں؟

میں فیلڈ میں رہتے ہوئے کبھی یہ نہیں کرتا کہ یہ کروں گا یا وہ کروں گا یہ موقع کی مناسبت سے کہا جاتا ہے کہ اس صورتحال میں ایسا کیا جائے تو مناسب رہے گا اور پھر اس کے مطابق ہر چیز آسان ہوتی جاتی ہے۔ اگر ایک بالر میرے سامنے مسلسل بولتا رہتا ہے تو میری پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کے سامنے زیادہ سے زیادہ رنز اسکور کروں اور اسے بیٹ دکھا کر ماحول میں گرمجوشی پیدا کروں اگر آپ کو کوئی شخص کچھ کہتا ہے تو آپ بھی جواب میں اسے کچھ کہہ سکتے ہیں یہاں آپ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ شخص آپ کے ساتھ جنگ کرنے پر تلا ہوا ہے تو میں بھی پھر اسے جنگ کرنے کی دعوت دیتا ہوں عام طور پر ہم جذبات کے ذریعے اس کا اظہار کرتے ہیں اس لئے میں جذبات کو اپنے کنٹرول میں رکھتا ہوں میں ہر وقت اس کا اظہار نہیں کرتا اور مجھ میں تبدیلی لانے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کیونکہ ماضی میں ہمیشہ میں بغیر دیکھے اپنے ردعمل کا اظہار کر دیتا تھا اس کے بعد میں نے تجزیہ کیا کہ ہر وقت کچھ کہہ دینا بعض اوقات نقصان دہ ہوتا ہے عام طور پر یہ بھی تنقید سے گھبرا کر کبھی اپنے ردعمل کا اظہار نہیں کرتا لیکن جب تنقید ذاتیات پر ہونے لگی تو وہ مجھے زیادہ دکھی کرتی ہے کیونکہ ہم کرکٹ اپنے ملک کی عزت اور وقار کے لئے کھیلتے ہیں لیکن لوگ ہمیں اس کھیل سے ہٹ کر غلط کاموں میں ملوث کرنے پر اتر آتے ہیں تو پھر میرے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اب پچھلے سال آئی پی ایل کرکٹ میں بھی یہی کچھ ہوا جب مجھ پر الزام لگایا گیا کہ میں انڈر پرفارم کر رہا ہوں یہ زیادتی کی بات ہے اور میں ایسی بات ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ کو اس الزام سے کتنا دکھ ہوا؟

مجھے اس الزام نے بہت زیادہ دکھی کیا۔ یہاں اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ میں نے بہت زیادہ مایوسی محسوس کی۔ حقیقتاً اس الزام نے مجھے بہت زیادہ ڈسٹرب کیا کیونکہ میں اپنی بات پھر دہراؤں گا کہ ہم کرکٹ عزت و وقار کے لئے کھیلتے ہیں اور مجھے خود نہیں معلوم کہ مجھے کن کن الزامات میں پھنسا دیا گیا ہے کیا یہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ میں کلائی کی انجری سے ابھی حال ہی میں صحت یاب ہوا ہوں اور مجھے اس وقت بھی اپنی بائیں کلائی میں کافی تکلیف تھی لیکن میں آئی پی ایل کھیلنا چاہتا تھا، میری انجری ایک سیریس انجری تھی اور اس ہاتھ میں تکلیف تھی جسے میں طاقتور اسٹروکس کھیلنے کے لئے استعمال کرتا تھا۔ اب اگر مجھے یہ کہانیاں سننے کو ملیں کہ میں نے کپتان نہ

بنائے جانے کے سبب انڈر پرفارم کھیل پیش کیا تو یہ باتیں مجھے مایوس نہیں کریں گی یا مجھے غصہ نہ آئے تو میں کیا کروں؟

ٹیسٹ کرکٹ میں اپ اینڈ ڈاؤن تمہارے ساتھ پیش آتے رہے کیا تمہیں اپنی صلاحیتوں پر کوئی شک تھا تم نے اپنی صلاحیتوں کا بہتر استعمال نہیں کیا؟

اصل میں ٹیسٹ کرکٹ میں اپ اینڈ ڈاؤن رہنے کی کافی وجوہات رہی ہیں ون ڈے کرکٹ کے کیریئر کے آغاز سے قبل مجھے بہت زیادہ چار میچوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ ہماری ڈومیسٹک کرکٹ میں اتنی زیادہ ون ڈے کرکٹ نہیں ہوتی تھی زیادہ تر چار روزہ میچ ہوتے تھے اس طرح سے ابتدائی دو سے 3 سال مجھے صرف ون ڈے کرکٹ کے لئے استعمال کیا گیا ٹیسٹ میچوں میں مواقع فراہم نہیں کئے گئے جب مجھے ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا چانس ملا تو اس سے ایڈجسٹ کرنا کافی مشکل تھا کیونکہ چند ماہ تو مجھے اس بات کو سمجھنے میں لگے کہ میں اب ٹیسٹ کرکٹ میں مستقل ہو چکا ہوں اس کے بعد میرے ساتھ کبھی ان اور کبھی آؤٹ کا کھیل کھیلا گیا جس سے کافی مشکلات ہوئیں۔ پلیئنگ الیون میں مجھے کبھی وریندر سہواگ، سارو گنگولی اور وینکٹ لکشمن کی طرح مستقل مواقع نہ مل سکے اور ایسا ممکن بھی نہ تھا۔ اب جبکہ مجھے ٹیسٹ کرکٹ کھیلتے ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے اب میرے لئے ٹیم میں جگہ ملنی مزید مشکل ہو گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے اور اسی صورت میں مجھے جگہ مل سکتی ہے جب میں اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کارکردگی پیش کروں لیکن بدقسمتی سے مجھے حالیہ سیریز میں خراب فارم کا سامنا رہا 2006ء میں جنوبی افریقہ کا دورہ میرے لئے صلاحیتوں کی آزمائش کا بہترین موقع تھا لیکن بدقسمتی سے مجھے یہاں گھٹنے کی انجری کا سامنا رہا اور یہی ٹور تھا جہاں میں ٹیم میں اپنی جگہ مستحکم کر سکتا تھا لیکن حالات سے کون لڑ سکتا ہے۔ اب گزشتہ میچوں میں دیکھ لیں مجھے کہا گیا کہ متعدد مرتبہ ایسا ہوا کہ تم 50 سے 60 کے درمیان وکٹ گنوا بیٹھے جبکہ تم سنچری بھی بنا سکتے تھے ٹھیک ہے تمام مواقعوں پر سنچری نہیں بنا سکتا تھا لیکن کم از کم 6 سے 7 اننگز ایسی تھیں جو کہ سنچری میں تبدیل کی جا سکتی تھیں یہی وجہ تھی کہ میں ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی جگہ مستحکم نہ کر سکا۔ یہ ایک اچھی بات نہ تھی لیکن میں نے اس پر کوئی احتجاج نہ کیا میں ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کا ٹیم کے لئے بہتر سے بہتر استعمال کرتا رہا۔

• مجھے اس سے غرض نہیں کہ لوگ کیا کہتے ہیں میں کیا کر رہا ہوں کیا پسند کرتا ہوں وہ مجھے کہتے ہیں کہ میں محنت سے جی چراتا ہوں ، کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے مجھے کہا کچھ نہیں لیکن شاید وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں 250 انٹرنیشنل میچ کھیل چکا ہوں میں ایسے ہی چھلانگ لگا کر ٹیم میں نہیں آ گیا تھا 250 میچز کھیلنا اور خود کو عالمی کرکٹ میں ان رکھنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

آج کا یوراج سنگھ ماضی کے اس یوراج سے کیوں مختلف ہے جو کہ پوائنٹ پوزیشن پر سپر فیلڈر تھا؟

اس کی وجوہات کا تسلسل ہے، بہت زیادہ انجریز جو کہ گھٹنے سے کندھوں تک مجھے پیش آئیں کلائی ٹوٹی انگلیوں میں فریکچر ہوا ایک دفعہ آپ اتنی زیادہ انجریز کا شکار ہو کر دوبارہ کرکٹ کے میدان میں واپس آئیں تو کبھی بھی پرانی پوزیشن پر برقرار نہیں رہ سکتے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اب میں 21 سال کا نہیں 37 سال کا ہوں اور اب جسم ریکوری میں کافی وقت لیتا ہے۔ اس سے پہلے میں نے عالمی کرکٹ اتنی زیادہ نہیں کھیلی تھی صرف ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ کھیل رہا تھا۔ اس وقت میں نوجوان تھا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں 37 سال کا بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن جب محسوس کروں گا کہ میرا جسم پوائنٹ پوزیشن پر 100 فیصد فیلڈنگ کے لئے فٹ ہے میں خود اس پوزیشن پر جا کر کھڑا ہو جاؤں گا آخری سیریز میں پوائنٹ پوزیشن پر میں نے فیلڈ کی یہ میری پسندیدہ پوزیشن ہے اور میں آگے بھی اس پوزیشن پر فیلڈ کرنا پسند کروں گا۔ سچن نے مجھے کہا تھا کہ اگر تم پوائنٹ پوزیشن پر فیلڈنگ کرو گے تو 15 سے 20 رن بچا سکتے ہو اور تم اپنی اس اہلیت کا اندازہ پچھلی سیریز کی وڈیوز سے دیکھ کر لگا سکتے ہو۔ میں نے یہ وڈیوز دیکھیں اور میں خود حیران ہوں کہ میں اتنی صلاحیتیں رکھتا ہوں۔ میں نے وڈیوز دیکھ کر ایک لمحے کے لئے سوچا کیا واقعی یہ میں ہوں؟ جب میں نے جونٹی رہوڈز سے اس سلسلے میں تذکرہ کیا تو اس نے کہا کہ میرے لئے تمہیں پوائنٹ پوزیشن پر فیلڈ کرتے دیکھنا کافی حیرت انگیز ہوتا ہے۔ ایک شخص جو کہ خود جونٹی رہوڈز کو پسند کرتا ہو اس کے یہ الفاظ کافی مسرت انگیز تھے۔ لیکن اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں

ڈائیو لگانے میں پہلے جیسی پھرتی نہیں دکھا سکتا اور نہ ہی گیند پر چیتے کی طرح لپک سکتا ہوں میں اس لئے اب پوائنٹ پوزیشن پر کھڑا ہونے سے گریز کر رہا تھا اور جب میرا جسم 10 فیصد میرا ساتھ دے گا تو ضرور اس پوائنٹ پوزیشن پر فیلڈ کروں گا۔

اسپاٹ فکسنگ کیا اس کھیل کی روح متاثر نہیں کر رہا؟

یہ بالکل جوانی کی بات ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ اسپاٹ فکسنگ کیا چیز ہے مجھے لوگوں سے اور پھر اخبارات کے ذریعے پتہ چلا کہ اسپاٹ فکسنگ کسے کہتے ہیں میں یہ پڑھ کر اور سن کر انتہائی حیران ہوا۔ بالکل یہ کھیل کی روح کو متاثر کر رہی ہے اور انتہائی افسوس ناک امر ہے۔ یہ کھیل کے لئے بھی تباہ کن ہے یہ بالکل غلط ہے اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو سامنے لائیں آپ سنسنی خیزی پھیلانے کے لئے من گھڑت کہانیاں نہ شائع کریں کہ یہ میچ فکسڈ تھا وہ میچ فکسڈ تھا۔

کیا کسی شخص نے آپ تک اس قسم کی پیش کش کے لئے رسائی حاصل کی؟

یہ چیزیں ممکن ہو سکتی ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں دنیا میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں اور بکیز تو خاص طور پر کھلاڑیوں تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں جب آپ لوگوں سے ملتے ہیں تو پتہ نہیں ہوتا کہ ان میں سے بکیز کون ہیں لوگ آپ کو آپ کے کھیل سے متعلق تجاویز اور مشورے دیتے ہیں اسی طرح سے وہ کھلاڑیوں سے رابطے نکال کر انہیں غلط کاموں کی طرف اکسا سکتے ہیں لیکن میں نوجوان کھلاڑیوں کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ اجنبی لوگوں سے میل جول میں احتیاط کریں۔ رہا سوال میرا کہ مجھ سے کسی نے اب تک رابطہ کیا یا نہیں تو میری باڈی لینگویج کچھ اس طرح کی ہے کہ لوگ مجھ سے بات کرتے ہوئے کتراتے ہیں او رخاص طور پر اس قسم کے کام کے لئے تو کوئی شخص مجھ سے بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا آپ خود کو مضبوط بنا کر رکھیں کوئی غلط شخص آپ کی طرف نہیں بھٹکے گا اور یہی چیز ہے کہ کوئی شخص آپ کی طرف انگلی اٹھانے سے بھی باز رہے گا۔ میں ہمیشہ اسی اصول پر کاربند رہا اور یہی وجہ ہے کہ شاید آج تک مجھ سے کسی نے اس قسم کی بات یا رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔

تمہاری ٹیم سے 10 سالہ رفاقت ہے کیا ان دس سالوں میں تم اپنے کیریئر سے مطمئن ہو یا تلخ یادیں ہیں؟

جب میں نے اپنے کیریئر کا آغاز کیا تو میں نے محسوس کر لیا تھا کہ بھارتی کرکٹ میں اب تبدیلی آتی جا رہی ہے جب ہم نوعمر تھے تو اپنے سینئر کھلاڑیوں کے کھیل کا بغور مشاہدہ کرتے تھے کہ ان کے کھیل کی اپروچ کیا ہے جب میں نے کھیلنا شروع کیا تو کھیل کی ترجیحات بدل گئیں، کھیل میں تیزی آ گئی۔ میری کرکٹ میں آمد سے قبل 230 سے 240 کے درمیان اسکور وننگ ٹارگٹ سمجھا جاتا تھا لیکن جب میں نے کھیلنا شروع کیا تو ٹیمیں 260 سے 270 کا ہدف بھی عبور کرنے لگیں ایک ایسا نوجوان لڑکا جس کی انٹرنیشنل کرکٹ میں آمد کے ساتھ ہی کھیل میں تبدیلیاں ہو جائیں اسے ہم آہنگ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ میرے لئے ذہنی طور پر بھی بہت زیادہ مشکل تھا، جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے خلاف تہلکہ خیز کارکردگی کے بعد میرے کیریئر میں بیڈ پیچ آ گیا کئی ٹورنامنٹس میں مجھ سے رنز اسکور نہ ہو سکے اور میرے لئے یہ سمجھنا بالکل مشکل تھا کہ میں خود کو کس طرح سے ردھم میں واپس لاؤں۔ مجھے کچھ نہیں پتہ کہ کیا کرنا ہے مجھے سخت جدوجہد کرنا پڑی۔ اب وہ دن گزر چکے ہیں اور ان گزرے سالوں نے مجھے ذہنی طور پر مضبوط بنا دیا ہے۔ مجھے جسمانی طور پر کافی زیادہ انجریز کا سامنا گزشتہ سالوں میں بھی کرنا پڑا اور اس سے میری کارکردگی میں عروج وزوال آتا رہا یہاں میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اپنے ون ڈے انٹرنیشنل کیریئر سے بہت مطمئن ہوں ہاں میں ٹیسٹ کرکٹ میں بھی اچھی کارکردگی دے سکتا تھا لیکن مجھے زیادہ چانس ملنے کے باعث ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ تاہم جتنا بھی کھیلا میں اس سے بھی مطمئن ہوں۔

جب نئے لڑکوں کی ٹیم میں آمد ہوتی ہے تو تم خود کو ماضی میں جا کر 20 سال کی عمر میں ان سے کیسے موازنہ کرتے ہو؟

میں یہ دیکھتا ہوں کہ نئے لڑکے بہت زیادہ غلطیاں کر رہے ہیں۔ غلطیوں سے مراد میری یہ ہے کہ جب آپ ٹیم میں آتے ہیں تو کافی زیادہ محنت اور کامیابیوں کے بعد اس مقام پر پہنچتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ بس یہی میری منزل تھی اور میں اسی طرح سے اب انڈین ٹیم میں بھی اپروچ اختیار کروں گا یہ ناممکن ہے جب آپ بھارت کی نمائندگی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں جو چاہتا تھا وہ مل گیا یہ بھی ناممکن ہے۔ یہ دراصل منجھے ہوئے کھلاڑی کی نشانی نہیں ہے۔ آپ کے پاس عالمی کرکٹ کا تجربہ نہیں ہے آپ غلطیاں کرتے ہیں اور پھر ناکامی کا شکار ہوتے ہیں۔ یہاں نئے کھلاڑیوں کو اپنے سینئر اور تجربہ کار کھلاڑیوں سے مدد لینی چاہئے یہی موقع ہوتا ہے کہ آپ ان کی رہنمائی سے خود کو عالمی سطح پر منوا سکتے ہیں صرف اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے میں نے بہت سے نوجوان کرکٹرز کو دیکھا ہے جو کہ ٹیلنٹ سے مالا مال ہیں۔ ویرات کوہلی اور روہیت شرما کی مثال دینا چاہوں گا جو کہ اپنی بیٹنگ سے تہلکہ مچا سکتے ہیں اب سینئر کھلاڑی کے ناطے میں ان کو مشورہ دوں گا کہ وہ غلطیاں نہ دہرائیں جو کہ میں کر چکا ہوں میں انہیں مستقبل کے لئے بہتر مشورہ ہی دوں گا یہاں کھیل روزانہ تبدیل ہوتا ہے آپ کو اپنی تیکنیک میں روز تبدیلی لانا پڑے گی۔ آپ ایک ہی زاویے سے کھیل کر ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

تم نے تینوں طرز کی کرکٹ کھیلی ہے کیا یہ مشکل کام نہیں ہے کہ ٹی ٹوئنٹی میں تیز ترین کھیلنے کے بعد ٹیسٹ کرکٹ میں بڑی اننگز کھیلی جا سکے؟

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں اچھا کھیل رہے ہیں اور اس کے بعد اچانک آپ کو ٹیسٹ کرکٹ کی طرف منتقل کر دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادہ مشکل ہے کہ کوئی اس سے خود کو ہم آہنگ کر سکے۔ جبکہ ون ڈے انٹرنیشنل سے ٹیسٹ کرکٹ کی طرف جانا پھر بھی اتنا مشکل امر نہیں۔ پہلے 50 اوورز کو مختصر طرز کی کرکٹ سمجھا جاتا تھا لیکن جب سے ٹی ٹوئنٹی کرکٹ آئی ہے 50 اوورز کی کرکٹ بھی اب طویل دورانیئے کی کرکٹ سمجھی جانے لگی ہے۔ محدود اوورز کی کرکٹ سے طویل دورانیئے کی کرکٹ کی طرف جا کر خود کو جلد ہم آہنگ کر لینا یہ آسان کام نہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہوا میں 20 اور 50 اوورز کی کرکٹ کے ساتھ ٹیسٹ کرکٹ بھی کھیلتا رہا۔ یہاں آپ کو بڑی تیزی کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ پیچھے کھلاڑیوں کی لائن لگی ہے جو کہ آپ کی جگہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کی بہ نسبت 50 اوورز کی کرکٹ میں پھر بھی آپ کے پاس گیم پلان کے لئے وقت ہوتا ہے جبکہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کی پہلی گیند ہی آخری گیند سمجھ کر کھیلی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ ٹیسٹ کرکٹ میں جاتے ہیں تو یہاں بالکل ہی صورتحال تبدیل ہوتی ہے۔ فاسٹ بالنگ اٹیک موجود ہے جہاں آپ کو پہلا کام وکٹ بچانا ہے ایک اچھا کھلاڑی جانتا ہے کہ اسے کس طرح سے خود کو ہم آہنگ کرنا ہے یہاں آپ کو آف سائیڈ کے باہر گیندوں سے کھیلنے سے اجتناب برتنا پڑتا ہے۔ یہ بنیادی باتیں ہیں جو کہ ایک اچھا کرکٹر ہی جلد انہیں اپنے آپ میں سمو لیتا ہے۔

اگلے 6 ماہ بھارت کرکٹ ٹیم بہت زیادہ مصروف رہے گی تم نے کیا پلان کیا ہے؟

میں نے اب پلاننگ کرنا چھوڑ دی ہے۔ دراصل آدمی پلاننگ بہت زیادہ کرتا ہے مگر ان میں سے بیشتر وہ مکمل نہیں کر پاتا۔ اس سے کوئی بھی شخص اپ سیٹ ہو سکتا ہے۔ میں نے صرف ایک طریقہ کار اپنا لیا ہے کہ سخت محنت کرو اپنا کھیل کھیلو لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ بھارت کو آگے اہم سیریز کھیلنا ہیں۔ میں خود کو بہترین فارم اور فٹنس کے ساتھ مصروف رکھنا چاہوں گا اس لئے نہیں کہ ٹیم مجھے واپس بلائے یا مجھے ٹیم میں جانا ہے بلکہ اس لئے کہ یہ وقت کی ضرورت ہے میں بھارتی ٹیم کے لئے ورلڈ کپ میں چند بہترین اسٹروکس کھیلنا چاہتا تھا پچھلے ایونٹ میں ہم خاص کارکردگی نہ دے سکے لیکن اس سال ہمارے ہوم گراؤنڈ پر منعقدہ ایونٹ میں موقع تھا کہ ہم اچھی کارکردگی دیکر ٹائٹل اپنے نام کر سکیں اور ہم نے ایسا کر دکھایا۔

پاکستان نے زمبابوے کو شکست دے کر ٹی 20 سیریز اپنے نام کرلی!!

اوپنر احمد شہزاد دو رنز کی کمی سے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں پاکستان کی طرف سے پہلی سنچری اسکور کرنے کا منفرد اعزاز حاصل نہ کرسکے تاہم احمد شہزاد اور حفیظ نے 143 رنز کی شراکت قائم کرکے پاکستان کا نیا ریکارڈ بنانے میں کامیاب ہوئے۔ احمد شہزاد نے 64 گیندوں پر 98 ناقابل شکست رنز بنا کر پاکستان کو دوسرے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں 19 رنز سے کامیابی دلوادی محمد حفیظ کی قیادت میں پاکستان نے سیریز دو صفر سے اپنے نام کرلی۔ اس سے قبل پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز بھی دو صفر سے جیتی تھی۔ ہرارے اسپورٹس کلب میں احمد شہزاد کی دھواں دار اننگز میں 6 چھکے اور 6 چوکے شامل تھے ٹی ٹوئنٹی میں اب تک 9 بیٹسمین سنچریاں اسکور کرچکے ہیں ان میں کوئی پاکستانی شامل نہیں ہے احمد شہزاد اس فارمیٹ میں پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ انفرادی اسکور بنانے والے بیٹسمین بن گئے اس سے قبل 2008 میں بنگلہ دیش کے خلاف کراچی میں مصباح الحق نے 87 رنز بنائے تھے 143 رنز کی دوسرے وکٹ کی پارٹنرشپ پاکستان کا نیا ریکارڈ ہے۔ پاکستان نے 20 اوورز میں ایک وکٹ پر 179 رنز بنائے جواب میں زمبابوے نے 20 اوورز میں 6 وکٹ پر 160 رنز اسکور کئے۔ پاکستان نے 13 ویں دوطرفہ سیریز جیتی ہے۔ جنوبی افریقا کو 12 سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔ احمد شہزاد کو مین آف دی میچ اور مین آف دی سیریز ایوارڈ دیئے گئے۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی بمقام ہرارے 23 اگست

پاکستان نے آسان شکار زمبابوے کو اس کے آنگن میں کسی دقت کے بغیر دبوچ لیا۔ احمد شہزاد کی ذمہ دارانہ بیٹنگ کے بعد شاہد آفریدی نے آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کرکے پہلے ٹی ٹوئنٹی میچ میں ہوم سائیڈ کے خلاف 25 رنز سے کامیابی میں نمایاں کردار ادا کیا آفریدی اس بار بھی فتح گر بن کر چھاگئے ہرارے میں کھیلے جانے والے اس میچ میں زمبابوے نے ٹاس جیت کر پاکستان کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ برینڈن ٹیلر کا یہ فیصلہ ابتدا میں درست دکھائی دینے لگا تھا کہ کیونکہ پاکستانی ابتدائی بیٹسمین اس کمزور حریف کے خلاف بھی ناکام رہے اور ابتدائی تین وکٹیں 51 رنز پر گر گئیں۔ ٹینڈائی چتارا کے ہاتھوں ناصر جمشید اور محمد حفیظ کی وکٹیں جلد حاصل کرکے پاکستان کو پچھلے قدموں پر دھکیل دیا۔ اگر احمد شہزاد 70، پہلا ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے صہیب مقصود 26 اور پھر آخر میں شاہد آفریدی 23 رنز کی باریاں نہ کھیلتے تو پاکستان کو کافی مشکلات کا سامنا ہوسکتا تھا۔ احمد شہزاد نے بالخصوص اس وقت جب دوسرے اینڈ سے تین وکٹیں گرچکی تھیں، اننگز کو بہت اچھی طرح سنبھالا۔ خراب گیندوں کو باؤنڈری کی راہ دکھائی اور اچھی گیندوں پر فیلڈرز کے درمیان رنز لے کر اسکور بورڈ کو متحرک رکھا اور آنے والے بلے بازوں کے لیے موقع پیدا کیا کہ وہ آخری اوورز کا فائدہ اٹھا کر مجموعے کو زمبابوے کی پہنچ سے کہیں دور تک پہنچا دیں۔ صرف 50 گیندوں پر 70 رنز کی شاندار اننگز کا خاتمہ اس وقت ہوا جب وہ اسکور کو تیزی سے مزید آگے بڑھانے کی کوشش میں وہ لانگ آن باؤنڈری پر کیچ دے گئے۔ لیکن اس وقت تک وہ اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھا چکے تھے۔ ان کی اننگز میں 6 چوکے اور ایک چھکا بھی شامل تھا۔ صہیب مقصود نے اپنی 16 گیندوں کی مختصر اننگز میں کافی متاثر کیا۔ انہوں نے دو مرتبہ گیند کو چھکے کی راہ دکھائی جبکہ ایک بار چوکا بھی لگایا اور 26 رنز بنانے کے بعد ووسی سبانڈا کے ایک خوبصورت کیچ کا شکار ہوگئے جو واضح طور پر چوکے یا چھکے کے لیے جاتی ہوئی گیند کو لپکنے کے لیے کافی فاصلہ طے کرکے آئے باؤنڈری سے چند فٹ کے فاصلے پر اسے جالیا۔ آخری لمحات میں شاہد آفریدی کی 16 گیندوں پر 23 رنز کی اننگز نے پاکستان کے مجموعے کو 161 تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی باری میں ایک چھکا اور ایک چوکا شامل تھا۔ زمبابوے کی جانب سے چتارا نے دو، جبکہ پراسپر اتسیا، شنگی ماساکازا اور ایلٹن چگمبورا نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ اتسیا نے اپنے چار اوورز میں محض 15 رنز دیئے۔ جواب میں زمبابوے کا آغاز عمدہ تھا۔ اوپنرز ہملٹن ماساکازا اور ووسی سبانڈا نے 53 رنز کا عمدہ آغاز فراہم کیا اور پاکستان کے ابتدائی بالرز کو کافی پریشان کیا۔ انور علی نے خطرناک روپ دھارتی ہوئی اس شراکت داری کا خاتمہ ماساکازا کو ایل بی ڈبلیو کرکے کیا۔ جو 16 گیندوں پر 18 رنز بنانے کے بعد

پاکستان

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	باؤلنگ1	باؤلنگ2
احمد شہزاد	70	98*	-	-
ناصر جمشید	2	23	-	-
محمد حفیظ	3	54*	1/12	3/30
عمر امین	14	DNb	-	-
صہیب مقصود	26	DNb	-	-
شاہد آفریدی	23*	DNb	3/25	0/24
انور علی	10*	DNb	1/21	1/24
سرفراز احمد	DNb	DNb	-	
سہیل تنویر	DNb	DNb	0/23	0/28
سعید اجمل	DNb	-	0/30	-
محمد عرفان	DNb	-	0/18	-
ذوالفقار بابر		DNb		2/21
اسد علی		DNb		0/26
فاضل رنز	13	4	16	13
مجموعی	161/5	179/1	136/5	160/6

پویلین لوٹے۔ حالات مزید بگڑتے لیکن پاکستانی اسپنرز نے میزبان ٹیم کے لیے مسئلے کھڑے کر دیئے۔ سب سے پہلے شاہد آفریدی نے ووسی سبانڈا کو کلین بولڈ کیا جنہوں نے 42 گیندوں پر 31 رنز بنائے جبکہ اگلے ہی اوور میں محمد حفیظ نے سین ولیمز کو ایل بی ڈبلیو کر کے پاکستان کو بہتر پوزیشن پر پہنچا دیا۔ اس کے بعد زمبابوے میچ میں واپس نہ آ سکا۔ گو کہ کپتان برینڈن ٹیلر کریز پر موجود تھے لیکن بڑھتا ہوا رن اوسط ان کے بس کی بات دکھائی نہ دیتی تھی۔ آفریدی نے اننگز کے 18 ویں اوور میں تمی سین مارووما اور ایلٹن چگمبورا کی وکٹیں بھی حاصل کیں اور مقررہ 20 اوورز کے اختتام تک

زمبابوے

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	بالنگ1	بالنگ2
ہملٹن ماساکازا	18	41	-	-
ووسی سبانڈا	31	23	-	-
برینڈن ٹیلر	32*	3	-	-
سین ولیمز	9	25	0/18	0/15
ٹمی سین مارووما	10	0	-	-
ایلٹن چگمبورا	6	35*	1/30	0/13
میلکم والر	14*	20	-	0/4
پراسپر اتسیا	DNB	DNB	1/15	0/35
برائن وٹوری	DNB	DNB	0/26	0/41
شنگی ماساکازا	DNB	0*	1/37	1/42
ٹینڈائی چتارا	DNB	-	2/30	-
تناشے پنیانگرا	-	DNB		0/29
فاضل رنز	16	13	13	4
مجموعی	136/5	160/6	161/5	179/1

زمبابوے 5 وکٹوں پر 136 رنز ہی بنا پایا۔ شاہد آفریدی نے 25 رنز دے کر 3 جبکہ انور علی اور محمد حفیظ نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ احمد شہزاد کو دن کی سب سے بڑی اننگز کھیلنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

دوسرا ون ڈے ہرارے 24 اگست

ہرارے اسپورٹس کلب میں کھیلے جانے والے دوسرے ٹی 20 میچ میں بھی زمبابوے نے ٹاس جیتا اور میزبان ٹیم کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ پاکستان کے ٹاپ آرڈر نے گزشتہ روز کی ناکامی کے بعد بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مقررہ 20 اوورز میں صرف ایک وکٹ کے نقصان پر 179 رنز اسکور کیے۔ پاکستان کی اننگ کی خاص بات اوپنر احمد شہزاد کے 64 گیندوں پر ناقابل شکست 98 رنز تھے۔ کپتان محمد حفیظ نے 54 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جب کہ ناصر جمشید نے 23 رنز اسکور کیے۔ نوجوان احمد شہزاد بدقسمتی سے ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ میں پاکستان کی جانب سے سنچری بنانے والے پہلے بلے باز نہ بن سکے اور آخری گیند پر جب انہیں سنچری کے لیے تین رنز کی ضرورت تھی تو وہ صرف ایک رن بنا پائے۔ بہرحال، انہوں نے سب سے طویل ٹی ٹوئنٹی اننگز کا قومی ریکارڈ ضرور اپنے نام کیا اور ناقابل شکست 98 رنز کے ساتھ میدان سے واپس لوٹے۔ پاکستان کا ٹاپ آرڈر جو گزشتہ مقابلے میں بری طرح ناکام ہوا تھا، آج بھرپور کھیل پیش کیا۔ 20 اوورز میں پاکستان کی صرف ایک وکٹ ناصر جمشید کی صورت میں گری جس کے بعد احمد شہزاد اور کپتان محمد حفیظ کے درمیان 143 رنز کی ریکارڈ شراکت داری قائم ہوئی جو آخر تک برقرار رہی۔ احمد شہزاد نے صرف 64 گیندوں پر 6 چھکوں اور اتنے ہی چوکوں کی مدد سے 98 رنز بنائے۔ یہ کسی بھی ٹی ٹوئنٹی اننگز میں پاکستانی بلے باز کی جانب سے لگائے گئے سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ دوسے اینڈ سے محمد حفیظ نے 40 یندوں پر دو چھکوں اور تین چوکوں سے 54 رنز سمیٹے۔

زمبابوے نے سات بالرز آزمائے لیکن کوئی بھی توقعات پر پورا نہ اترا۔ واحد گرنے والی وکٹ شنگی ماساکازا کو ملی لیکن انہوں نے 4 اوورز میں 42 رنز کھائے۔ 180 رنز کے پہاڑ جیسے ہدف کے تعاقب میں زمبابوے کے غیر تجربہ کار کھلاڑیوں نے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا تاہم وقفے وقفے سے اپنی وکٹیں بھی گنواتے رہے۔ وکٹوں کے گرنے کی وجہ سے مہمان ٹیم درکار اوسط کے ساتھ ہدف کا تعاقب کرنے میں ناکام رہی اور مقررہ 20 اوورز میں 6 کھلاڑیوں کے نقصان پر 160 رنز بنا سکی۔ پاکستان کی جانب سے محمد حفیظ نے 30 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جب کہ ذوالفقار بابر نے 21 رنز دے کر 2 کھلاڑیوں کو اپنا شکار بنایا۔ زمبابوے کو اوپنرز ووسی سبانڈا اور ہملٹن ماساکازا کی جانب سے 50 رنز کا اچھا آغاز ملا لیکن ایک مرتبہ پھر جیسے ہی اسپنر میدان میں آئے، زمبابوے کے لیے معاملہ دشوار ہو گیا۔ محمد حفیظ نے مسلسل تین اوورز میں سبانڈا، برینڈن ٹیلر اور ہملٹن ماساکازا کو ٹھکانے لگا کر زمبابوے کی پیشرفت کو سخت دھچکا پہنچایا اور رہی سہی کسر 15 ویں اوور میں ذوالفقار بابر کی دو وکٹوں نے پوری کر دی۔ اس کے باوجود آخری پانچ اوورز میں زمبابوے نے 51 رنز بنائے لیکن پھر بھی ہدف سے 19 رنز دور ہی پہنچ پایا۔ ماساکازا 41 رنز کے ساتھ سب سے نمایاں بلے باز رہے جبکہ ایلٹن چگمبورا نے 19 گیندوں پر ناقابل شکست 35 رنز بنائے۔ پاکستان کی جانب سے محمد حفیظ نے 3، ذوالفقار بابر نے دو جبکہ انور علی نے ایک وکٹ حاصل کی۔ ان تین وکٹوں کے ساتھ محمد حفیظ کسی میچ میں نصف سنچری اور کم از کم تین وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ چار مرتبہ انجام دینے والے پہلے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ان کے قریبی ترین حریف آسٹریلیا کے شین واٹسن ہیں جنہوں نے تین مرتبہ ایسی آل راؤنڈ کارکردگی دکھائی ہے۔ واضح رہے کہ ہرارے اسپورٹس کلب گراؤنڈ میں زمبابوے نے اب تک 8 ٹی 20 میچز کھیلے ہیں اور اسے تمام میں ہی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ناقدین کو اپنی کارکردگی سے جواب دینا چاہتا ہوں شاہد آفریدی؟

شاہد آفریدی کا شمار دنیا کے ان خوش قسمت ترین کھلاڑیوں میں ہوتا ہے، جن پر جب بھی برا وقت آیا، قسمت اچانک ان پر اتنی مہربان ہوئی کہ وہ ایک مرتبہ پھر دنیائے کرکٹ کے آسمان پر ستارہ بن کر چمکنے لگے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ حالیہ دورہ ویسٹ انڈیز میں ہوا جہاں انہوں نے شاندار کارکردگی کے ذریعے ٹیم کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا۔ یوں وہ شاہد آفریدی جن کے بین الاقوامی کرکٹ کیریئر پر سوال ثبت ہو گیا تھا، نہ صرف ایک مرتبہ پھر خبروں میں ہیں بلکہ قوم سمیت سابق کرکٹرز تک نے ایک مرتبہ پھر ان سے قوی امیدیں باندھ لی ہیں۔ اس کا اندازہ خود شاہد آفریدی کو بھی ہے انہوں نے ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے اپنی نئی خواہش کا اظہار بھی کر دیا ہے، جو اپنی جگہ ایک تمنا تو ہے ہی لیکن ساتھ میں آئندہ کافی عرصے تک کرکٹ جاری رکھنے کا عندیہ بھی ہے۔ شاہد آفریدی نے اپنی فٹنس اور فارم پر اعتماد کا اظہار کیا اور بین الاقوامی کرکٹ میں 400 چھکوں کا سنگ میل عبور ہونے پر اللہ کا شکر بھی ادا کیا۔ اب شاہد آفریدی کہتے ہیں کہ ان کی نظریں ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں 400 وکٹیں حاصل کرنے پر مرکوز ہیں اور انہیں یقین ہے کہ وہ یہ سنگ میل بھی جلد عبور کر لیں گے۔ پاکستانی آل راؤنڈر شاہد آفریدی مخالفین کو پرفارمنس سے جواب دینے کیلئے کوشاں ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے چیلنجز قبول کرنا اچھا لگتا ہے۔ ان کے مطابق ریکارڈز سوچ کر نہیں بنائے جاتے۔ آفریدی انٹرنیشنل کرکٹ میں 400 چھکے لگانے والے پہلے بیٹسمین بن چکے ہیں، انھوں نے 314 چھکے ون ڈے انٹرنیشنل، 52 ٹیسٹ کرکٹ اور 34 ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں لگائے، اس حوالے سے انھوں نے کہا کہ ریکارڈز سوچ کر نہیں بنائے جاتے، یہ خوش قسمت کرکٹرز کے حصے میں آتے ہیں اور کسی کارنامے سے کم نہیں ہوتے، میں نے ہمیشہ ریکارڈز سے زیادہ اس بات پر توجہ دی کہ میری کارکردگی ٹیم کے کام آئے اور وہ جیتے۔ سب سے زیادہ کس بالر کی پٹائی لگا کر لطف آیا، اس سوال پر آفریدی نے کہا کہ انضمام الحق کی زیر قیادت 2005 کے دورۂ آسٹریلیا میں ہوبارٹ کے ون ڈے میں میک گرا کو 2 چھکے اور 3 چوکے لگائے جبکہ بریٹ لی کو بھی 2 چھکے اور ایک چوکا رسید کیا۔ میں نے اس اننگز میں صرف 26 گیندوں پر 56 رنز بنائے تھے، چھکوں کے اعتبار سے میری دوسری بہترین کارکردگی 2010 کے ایشیا کپ میں سری لنکا کیخلاف رہی، انھوں نے کہا کہ جب آپ کسی بھی ورلڈ کلاس بولر کے خلاف اچھی کارکردگی دکھائیں تو بہت خوشی ہوتی ہے۔ مرلی دھرن جیسے بولر کو چھکا لگانا آسان نہیں لیکن میں نے 109 رنز کی اننگز میں ان کیساتھ 5 بار یہ سلوک کیا۔ کرکٹ کی اسٹیبلشمنٹ سے تعلقات ڈانواں ڈول کیوں رہتے ہیں، اس سوال پر آفریدی نے کہا مجھے اس طرح کی صورتحال میں بڑا لطف آتا ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر شخص آپ کو پسند کرے کچھ مخالف بھی ہوتے ہیں، میری ہمیشہ سے کوشش رہی کہ ایسے لوگوں کو اپنی کارکردگی سے جواب دوں۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان آل راؤنڈر شاہد آفریدی نے کہا کہ قومی ٹیم کا زمبابوے کا دورہ بہت اہم ہوگا جس میں کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کا اصل امتحان ہوگا انہوں نے کہا کہ اس وقت وہ اپنی فارم اور فٹنس پر توجہ دے رہے ہیں تاکہ اگلے ورلڈ کپ میں ملک کی نمائندگی کر سکیں شاہد آفریدی نے کہا ہے کہ انڈور میں ٹریننگ سے کھلاڑیوں کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہے لیکن مجبوری کے عالم میں ٹریننگ تو کرنا ہے شاہد آفریدی نے کہا کہ وہ فارم اور فٹنس کے ساتھ 2015 کا ورلڈ کپ کھیلنا چاہتے ہیں زمبابوے کے دورے کیلئے سلیکشن کمیٹی ان کی رائے لیتی تو وہ آرام کو ترجیح دیتے تاکہ نئے کھلاڑیوں کو زیادہ موقع ملتا آل راؤنڈر نے کہا کہ وہ کسی کی بھی کپتانی میں کھیل سکتے ہیں مصباح الحق مثبت انداز میں ٹیم کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں۔ آل راؤنڈر شاہد آفریدی نے کہا ہے کہ قومی ون ڈے اور ٹیسٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق اور محمد حفیظ کی پرفارمنس اچھی ہے اور ان کی کپتانی میں کھیلنے میں انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصباح الحق بہت مثبت طریقے سے ٹیم کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور ان کی کپتانی میں کھیلنا چاہتا ہوں۔

شاہد آفریدی نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ 2015 کے ورلڈ کپ تک کھیلوں لیکن اس کا انحصار میری فٹنس اور پرفارمنس پر ہوگا، میری کوشش ہے کہ اپنی پرفارمنس میں تسلسل لاؤں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک چھوٹی اننگز کھیلوں لیکن میرا مقصد ٹیم کی ضرورت اور کپتان کی توقعات کے مطابق کھیلنا ہوتا ہے، ساتویں نمبر پر سنچری کرنا مشکل ہوتا ہے، سنچری بنانا اسی صورت میں ممکن ہے جب ٹاپ آرڈر بلے باز جلدی آؤٹ ہو جائیں۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ دورہ زمبابوے سمیت ہر دورہ ٹیم کے لئے اہم ہوتا ہے، ٹیم نے ویسٹ انڈیز میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اب دورہ زمبابوے میں بہترین کارکردگی سے ٹیم کا مورال بلند ہوگا اور کئی کھلاڑیوں کو اپنی فارم میں واپس آنے کا موقع ملے گا۔ قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان نے کہا کہ زمبابوے جیسی ٹیموں کے خلاف زیادہ سے زیادہ جونیئر کھلاڑیوں کو کھیلنے کا موقع دیا جانا چاہیے تاکہ ورلڈ کپ تک ہمیں اچھے کھلاڑی مل سکیں، اگر مجھے کہا جاتا تو میں جونیئر کھلاڑیوں کو موقع دینے کے لئے آرام کر لیتا لیکن جب مجھے دورہ زمبابوے میں شامل کیا گیا تو میں خود سے انکار نہیں کر سکتا۔ ایک سوال کے جواب میں شاہد آفریدی نے بتایا کہ پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کے نہ ہونے سے کافی نقصان ہو رہا ہے تاہم ہمیں اپنی ڈومیسٹک کرکٹ کو مضبوط کرنا چاہیے، پاکستان میں بہت سا نیا ٹیلنٹ موجود ہے اور کئی نئے اسپنرز، آل راؤنڈرز، فاسٹ بالرز اور بلے باز مل سکتے ہیں۔ ایک روزہ کرکٹ میں تیز ترین سنچری کے ریکارڈ کے مالک آل راؤنڈر نے کہا کہ بارش کی وجہ سے کھلاڑیوں کو تربیتی کیمپ میں انڈور ٹریننگ کرنا پڑ رہی ہے، انڈور ٹریننگ میں انجری کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ آفریدی نے کہا کہ ابھی تو میرا فوکس صرف کرکٹ کی طرف ہے تاہم زمبابوے کے دورہ کے بعد چیریٹی فاؤنڈیشن کے لیے کام کروں گا اور سیلاب اور زلزلہ سے متاثرہ لوگوں کی مدد جاری رکھوں گا۔ اس وقت ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں شاہد آفریدی کی وکٹوں کی تعداد 358 ہے اور انہیں مزید 42 وکٹوں کی ضرورت ہے۔ بحیثیت مجموعی بین الاقوامی کرکٹ میں شاہد کی وکٹیں 470 ہیں جن میں سے 48 وکٹیں انہوں نے ٹیسٹ اور 64 ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں حاصل کی ہیں۔ شاہد آفریدی کی خواہش ہے کہ ون ڈے کرکٹ میں 400 چھکے اور 400 وکٹیں لینے والے کا ایسا آل راؤنڈر ریکارڈ بنا دیں، جسے توڑنا طویل عرصے تک ممکن نہ ہو اور وہ کرکٹ کتاب میں سنہرے الفاظوں میں یاد رکھے جائیں گے۔ اس وقت صرف ایک روزہ کرکٹ میں شاہد آفریدی کے چھکوں کی تعداد 314 ہے اور اس سنگ میل کو عبور کرنے کے لیے وہ ابھی کافی عرصے تک قومی ٹیم کی نمائندگی کرنا چاہیں گے۔

شاہد آفریدی
Pepsi
PAKISTAN
WEST INDIES CRICKET
WEST INDIES CRICKET
WEST INDIES CRICKET

اسپاٹ فکسنگ: محمد آصف کا اعترافِ جرم کافی ہے؟

سلمان بٹ اور محمد عامر کے بعد بالآخر تیز گیند باز بولر محمد آصف کو بھی عقل آ ہی گئی یا یوں کہیں کہ تمام دروازے بند ہو جانے کے بعد محمد آصف نے بھی توبہ میں ہی عافیت جانی۔ تین برس قبل لارڈز میں اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل میں ملوث پائے جانے والے سابق فاسٹ بولر محمد آصف نے اپنے دیگر دو ساتھیوں کی تقلید کرتے ہوئے عوام سے معافی مانگ لی۔ پاکستانی کرکٹر محمد آصف نے ایک بار پھر میچ فکسنگ کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے اس جرم پر شرمندہ ہیں اور اس سے جو نقصان ہوا وہ ناقابل تلافی ہے۔ پاکستان کے سابق فاسٹ بالر محمد آصف نے 2010 کے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل کے حوالے سے پہلی بار اپنا جرم قبول کرتے ہوئے اس کے لیے معافی مانگی ہے۔ محمد آصف کو سپاٹ فکسنگ کے الزامات کے تحت پانچ سالہ پابندی کا سامنا ہے۔ 30 سالہ کرکٹر اپنے جرم کا اعتراف کرنے والے آخری کھلاڑی ہیں۔ ان کے ساتھ اس سپاٹ فکسنگ کے شریک ملزم سلمان بٹ اور محمد عامر پہلے ہی اپنے جرم کا اعتراف کر چکے ہیں۔ پاکستان کی قومی ٹیم کے یہ تینوں کھلاڑی بالر محمد آصف، محمد عامر اور اس وقت ٹیم کے کپتان سلمان بٹ پر 2010 میں لارڈز کے میدان میں انگلینڈ کے خلاف کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ میں جان بوجھ کا نو بال کروانے کے الزام میں پابندی عائد کی گئی تھی۔ بین القوامی کرکٹ کونسل کے انسدادِ بدعنوانی ٹریبیونل کی جانب سے سلمان بٹ پر دس سال، محمد آصف پر سات سال اور محمد عامر پر پانچ سال کی پابندی عائد کی تھی۔ ٹریبیونل نے اعتراف جرم، معافی اور بحالی کو کم کی گئی سزا کے بدلے لازم قرار دیا تھا۔ محمد آصف نے ایک نیوز کانفرنس میں کہا کہ میں نے 2011 میں آئی سی سی کی جانب سے سزا کو قبول کیا۔ ان کا کرئیر پہلی بار اس وقت داغدار ہوا جب ان پر اور ان کے ساتھی کھلاڑی شعیب اختر کے خلاف ممنوعہ ادویات کے ٹیسٹ مثبت آئے۔ پاکستانی کرکٹ بورڈ نے تو انہیں کھیلنے دیا تاہم 2008 میں انڈین پریمئر لیگ کے دوران ڈوپ ٹیسٹ میں ناکامی کے بعد ان پر ایک سال کی پابندی عائد کی گئی۔ انہیں 2008 میں آئی پی ایل کی پابندی کے بعد واپسی پر دوبئی کے ہوائی اڈے پر اس وقت حراست میں لیا گیا جب ان کے پاس سے منشیات برآمد ہوئیں۔ میں اپنے کیے کے لیے معافی مانگتا ہوں جس کی وجہ سے میرے پیارے ملک اور پاکستان کے لاکھوں شائقین کی دنیا بھر میں بدنامی ہوئی۔ 2011 میں تینوں کھلاڑیوں کے ساتھ ان کے ایجنٹ مظہر مجید کو بھی

برطانوی عدالت نے قید کی سزا سنائی تھی۔ تینوں کھلاڑی گذشتہ برس رہا ہو گئے تھے آصف کا یہ اعتراف ان کوششوں میں ناکامی کے بعد آیا ہے جس میں انہوں نے سزا اور آئی سی سی کی جانب سے پابندی کو چیلنج کیا تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں قائم کھیلوں کی ثالثی عدالت نے محمد آصف کی جانب سے آئی سی سی کے فیصلے کے خلاف اپیل مسترد کر دی تھی جس کے بعد جون میں لندن کی اپیل کی عدالت نے بھی ان کی جانب اپیل مسترد کر دی تھی۔ محمد آصف کا کہنا تھا کہ وہ اپنی غلطیوں پر نادم ہیں۔ انہوں نے کہا جب میں اپنے کیریئر کے واقعات کو دیکھتا ہوں تو مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔

میں اپنے ملک کی نمائندگی کی خواہش رکھنے والے تمام کھلاڑیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی بدعنوانی سے دور رہیں۔ انہوں نے مزید کہا جو کھلاڑی ان خطرات سے بچنا چاہتے ہیں میں ان کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ میں آئی سی سی اور اس کے انسدادِ بدعنوانی یونٹ اور پی سی بی کے ساتھ کرکٹ کے کھیل سے بدعنوانی کے خاتمے کے لیے تعاون کروں گا۔ محمد آصف نے کہا کہ انہیں ان کے غلط کاموں کے باعث بہت کچھ بھگتنا پڑا اور ان کی وجہ سے ان کے خاندان کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تاہم وہ ایک بار پھر قوم سے میچ فکسنگ کے جرم کی معافی مانگتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ جب اپنے کیریئر کو مڑ کر دیکھتے ہیں تو انہیں بہت افسوس ہوتا ہے لیکن وہ آئندہ ماضی سے سبق سیکھتے ہوئے ایسی کسی بھی حرکت سے دور رہیں گے۔ محمد آصف کا کہنا تھا کہ آئی سی سی کی جانب سے انہیں میچ فکسنگ کی سخت سزا دی گئی ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے اعتراف جرم کے بعد انہیں معاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ آئی سی سی سے ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ انہیں انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی جائے۔ آصف کا کہنا تھا کہ وہ پاکستان کے لئے اپنی خدمات دینے اور نوجوان کھلاڑیوں کو اپنے تجربے سے مستفید کرنے کے لئے تیار ہیں اور ان کی اس سلسلے میں پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکام سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کوشش ہوگی کہ وہ فرسٹ کلاس کرکٹ کھیل کر قومی ٹیم میں دوبارہ واپس آئیں۔ محمد آصف اعتراف جرم کرتے ہوئے کافی پرسکون نظر آئے، پر موصوف بضد تھے کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہیں۔ آصف کا کہنا تھا کہ بین الاقوامی کرکٹ کونسل اور پاکستان کرکٹ بورڈ سے بات چیت جاری ہے اور انہوں نے دونوں کو یقین دہانی کروائی ہے کہ بحالی پروگرام کو وہ اختیار بھی کرنا چاہتے ہیں اور اس ضمن میں بورڈ اور کونسل کو اگر ان کی ضرورت ہو تو اس کے لیے بھی دستیاب ہیں۔ آصف نے کہا کہ وہ اپنے پرستاروں سے معافی مانگ رہے ہیں یقیناً قوم بھی انہیں معاف کر دے گی۔ آصف کا کہنا تھا کہ ان میں کافی کرکٹ ابھی باقی ہے اور وہ اپنی فٹنس پر بھی کام کر رہے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ اس معافی کے بعد آئی سی سی ان کے ساتھ نرمی برتے گی اور ان کی سزا میں کمی کر کے انہیں دوبارہ سے بین الاقوامی کرکٹ جاری رکھنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ سابق کرکٹرز نے بولرز کے اس ایکشن پر تبصرے کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام راستے بند ہو جانے کے بعد پیسر کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ سابق ٹیسٹ کپتان ظہیر عباس نے کہا ہے کہ اسپاٹ فکسنگ میں ملوث سابق فاسٹ بالر محمد آصف کی جانب سے ایک مدت گزرنے کے بعد معافی مانگنے کا کوئی جواز نہیں بنتا، اگر آئی سی سی نے سزا معاف کر دی تو یہ سلسلہ چل نکلے گا، آصف کو لارڈز ٹیسٹ 2010 میں جان بوجھ کر نو بال کرانے کی پاداش میں 5 برس کی پابندی پر اعتراف جرم بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا، ظہیر عباس نے کہا کہ اگر آصف ایسا کر لیتے تو ممکن ہے کہ آئی سی سی ان کو معاف کر دیتی یا پھر سزا میں تخفیف ہو جاتی، لیکن آج تمام راستے بند ہو جانے کے بعد وہ معافی پر مجبور ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ محمد آصف سچائی تسلیم کرنے کی بجائے ڈھٹائی کے ساتھ مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولتے رہے، ان کا اعتراف جرم خوش آئند ہے مگر آئی سی سی نے ان کو معاف کر دیا تو آئندہ بھی ایسے واقعات پیش آتے رہیں گے، چنانچہ آئی سی سی کو اپنے فیصلہ پر سختی سے کاربند رہنا ہوگا تاکہ دیگر کھلاڑیوں کو سبق حاصل ہو، سابق ٹیسٹ کرکٹر باسط علی نے کہا کہ محمد آصف کو اپنے جرم پر اللہ سے معافی مانگنی چاہیے، انھوں نے جرم کر کے جھوٹ کا سہارا لیا اور ایک کے بعد دوسرے گناہ کے مرتکب ہوئے، ایک اور سابق ٹیسٹ کرکٹر صادق محمد نے کہا کہ محمد آصف کو اپنے جرم کی سزا بھگتنی چاہیے، جرم میں شریک محمد عامر کے بعد سابق ٹیسٹ کپتان سلمان بٹ نے اعتراف کیا اور اب محمد آصف بھی سچائی کا اعتراف کر رہے ہیں، یہ کھلاڑی ملک و قوم کی بدنامی کا باعث بنے۔ انھوں نے کہا کہ آئی سی سی کی جانب سے بخشے جانے کا امکان کم ہے جبکہ آئی سی سی کی طرح پی سی بی کو بھی اس معاملہ میں اپنے فیصلے پر سختی سے کاربند رہنا ہوگا تاکہ آئندہ کے لیے دیگر کھلاڑیوں کو کرپشن میں ملوث ہونے پر سزا کا پیغام مل جائے، سابق ٹیسٹ کرکٹر عبدالقادر نے تجویز دی ہے کہ شرفاء کے کھیل کو بدنام کرنے والوں کے خلاف سرکاری سطح پر قانون بنانا چاہیے، جس کھلاڑی کا جتنا جرم ہو اس کے مطابق اسے سزا دی جانی چاہیے، انھوں نے کہا کہ اسپاٹ فکسنگ، میچ فکسنگ سمیت کسی بھی ناپسندیدہ فعل کی بھرپور طریقے سے مذمت کی جانی چاہیے کیونکہ یہ کرکٹ کے کھیل میں بہت بڑا جرم ہے۔ عبدالقادر نے کہا کہ اس منفی سرگرمیوں میں ملوث صرف کھلاڑی یا اس کے خاندان پر ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی نیک نامی پر حرف آتا ہے، ماضی کے جادوگر اسپنر نے تجویز دیتے ہوئے کہا کہ سرکاری سطح پر ایک قانون بننا چاہیے جس میں اس جرم کے حوالے سے قواعد وضوابط بنائے جائیں اور ان قوانین کی روشنی میں ذمہ داروں کو سزا دی جائے۔ عبدالقادر نے کہا کہ اس قانون میں ذمہ دار کو ہر حال سزا دینے کے ساتھ ایک اور شق شامل کی جانی چاہیے کہ وہ کسی بھی صورت عدالت کا دروازہ نہ کھٹکھٹا سکے اور اس حوالے سے بنائے جانے والے قانون میں بورڈ کے سربراہان بھی تبدیلی نہیں کر سکیں۔

محمد آصف پاکستان کی جانب سے 36 ایک روزہ میچ اور 23 ٹیسٹ میچ کھیل چکے ہیں اور ایک روزہ میچوں میں 46 اور ٹیسٹ میچوں میں 106 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ پاکستان کے سابق کپتان سلمان بٹ کو ڈھائی سال قید کی سزا سنائی گئی تھی اور ان پر آئی سی سی کی جانب سے کسی بھی قسم کی کرکٹ کھیلنے کی دس سالہ پابندی عائد ہے۔ سلمان بٹ اور محمد عامر کی جانب سے اسپاٹ فکسنگ معاملے میں قید کی سزا کے خلاف اپیلیں کی تھیں جن کو لندن کی اپیلٹ کورٹ نے مسترد کرتے ہوئے ان کی سزا برقرار رکھی تھی۔ اسی اسکینڈل میں ملوث چھتیس سالہ اسپورٹس ایجنٹ مظہر مجید کو دو سال آٹھ ماہ کے لیے جیل بھیجا گیا تھا۔ لیجنڈری پاکستانی فاسٹ بولر عمران خان کی جانب سے نئی بال کے دنیا کے بہترین بالر قرار دیے جانے والے آصف کے کیریئر کو پہلا دھچکا اس وقت لگا تھا جب 2006 میں وہ اور ان کے ساتھی فاسٹ بولر ممنوعہ طاقت بخش ادویات لینے کا الزام ثابت ہوا تھا۔ انھیں اس وقت تو پاکستان کرکٹ بورڈ نے کوئی سزا نہیں سنائی تھی تاہم 2008 میں انڈین پریمئر لیگ کے دوران ڈرگ ٹیسٹ فیل ہونے پر ان پر ایک سالہ پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ انھیں 2008 میں دبئی ائیرپورٹ پر بھی ممنوعہ ڈرگ رکھنے پر حراست میں لیا گیا تھا۔

اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑی

امیر الٰہی

تاریخ پیدائش، یکم ستمبر1908(لاہور)

تاریخ وفات،28دسمبر1980(کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، بہاول پور، بڑودہ، مسلمز، ناردرن انڈیا، ساؤدرن پنجاب

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم، لیگ بریک بالر

پہلا ٹیسٹ، بھارت، بمقابلہ آسٹریلیا، بمقام سڈنی12تا18دسمبر1947

آخری ٹیسٹ، پاکستان، بمقابلہ بھارت، بمقام کولکتہ12تا15دسمبر1952

کیریئر ریکارڈز:(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	6	9	82	47	10.25	0	0	0
فرسٹ کلاس	125	172	2562	96	16.85	3	0	67

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	6	400	248	7	4/134	35.42	3.72	0
فرسٹ کلاس	125	24822	13221	513	8/94	25.77	3.19	30

فرحان عادل

تاریخ پیدائش،25ستمبر1977 کراچی

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک، کراچی

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم آف بریک بالر

واحد ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش ملتان3تا6 ستمبر2003

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ون ڈے	1	2	33	25	16.50	0	0	0
فرسٹ کلاس	107	162	5326	211	35.74	23	9	53

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ون ڈے	1	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	107	295	199	1	1/70	199.00	4.04	-

تسلیم عارف

تاریخ پیدائش، یکم مئی1954(کراچی)

تاریخ وفات،13مارچ2008،کراچی

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، نیشنل بینک آف پاکستان، سندھ

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ(وکٹ کیپر)

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ پاکستان، بمقام کولکتہ29جنوری تا3فروری1980

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام فیصل آباد8تا12دسمبر1980

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام کراچی21نومبر1980

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام لاہور19دسمبر1980

کیریئر ریکارڈز:(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	6	10	501	210*	62.62	2	1	6/3s
ون ڈے	2	2	28	24	14.00	0	0	1/1s

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	6	30	28	1	1/28	28.00	5.60	0
ون ڈے	2	-	-	-	-	-	-	-

وقار حسن

تاریخ پیدائش،12ستمبر1932

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پنجاب یونیورسٹی، سروسز پاکستان

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت بمقام نئی دہلی16تا18اکتوبر1952

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لاہور21تا26نومبر1959

کیریئر ریکارڈز:(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	21	35	1071	189	31.50	6	1	10
فرسٹ کلاس	99	145	4741	201*	35.64	8		47

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	21	6	10	0	-	-	10.00	-
فرسٹ کلاس	99	-	172	2	1/9	86.00	-	0

اعجاز احمد

تاریخ پیدائش،20ستمبر1968

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، درہم، گجرانوالہ، حبیب بینک، اسلام آباد

، لاہور، پاکو، راولپنڈی

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیفٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت، بمقام چنئی3تا8فروری1987

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ہیملٹن27تا30مارچ2001

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام سیالکوٹ14نومبر1986

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام نیروبی11اکتوبر2000

کیریئر ریکارڈز:(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	60	92	3315	211	37.67	12	12	45
ون ڈے	250	232	6564	139*	32.33	37	10	90

کیریئر ریکارڈز(بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	60	180	77	2	1/9	38.50	2.56	-
ون ڈے	250	637	476	5	2/31	95.50	4.48	0

معین خان

تاریخ پیدائش،23 ستمبر1971
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پی آئی اے
بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم آف بریک بالر (وکٹ کیپر)
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام فیصل آباد 23 تا 25 نومبر 1990
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام فیصل آباد 20 تا 24 اکتوبر 2004
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام ملتان 13 نومبر 1990
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام لاہور 16 اکتوبر 2004
کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	69	104	2741	137	28.55	15	4	128/20s
ون ڈے	219	183	3266	72*	23.00	12	0	214/73s

احتشام الدین

تاریخ پیدائش،4 ستمبر1950 لاہور
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، لاہور، نیشنل بینک، پی آئی اے، پنجاب، یو بی ایل
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین اور میڈیم فاسٹ بالر
ٹیسٹ ڈیبیو، بمقابلہ بھارت بنگلور 21 تا 26 نومبر 1979
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ 26 تا 31 اگست 1982
کیریئر ریکارڈز
کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	5		2	2	1.00	0	0	2
فرسٹ کلاس	134	146	1078	83	11.46	1	0	39

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانامی	5w
ٹیسٹ	5	940	375	16	5/47	23.43-		1

رضوان الزمان

تاریخ پیدائش،،4 ستمبر1961 کراچی
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پی آئی اے
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک گگلی بالر
ٹیسٹ آغاز، بمقابلہ آسٹریلیا پرتھ 13 تا 17 نومبر 1981
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ آکلینڈ 24 تا 28 فروری 1989
ون ڈے آغاز، بمقابلہ ویسٹ انڈیز میلبورن 21 نومبر 1981
آخری ون ڈے، بمقابلہ بھارت اندور 27 جنوری 1987
کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	11	19	345	60	19.16	3	0	4
ون ڈے	3	3	20	14	6.66	0	0	2

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانامی	5w
ٹیسٹ	11	132	46	4	3/26	11.50	2.09	-
ون ڈے	3	-	-	-	-	-	-	-

سعید انور

تاریخ پیدائش،،6 ستمبر1968 کراچی
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، اے ڈی بی پی، کراچی، لاہور، یو بی ایل
پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، سلولیفٹ آرم آرتھوڈکس بالر
ٹیسٹ آغاز، بمقابلہ ویسٹ انڈیز فیصل آباد 23 تا 25 نومبر 1990
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش 29 تا 31 اگست 2001
ون ڈے آغاز، بمقابلہ ویسٹ انڈیز پرتھ یکم جنوری 1989
آخری ون ڈے، بمقابلہ زمبابوے بلاوایو 4 مارچ 2003
کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	55	91	4052	188*	45.52	25	11	18
ون ڈے	247	244	8824	194	39.21	43	20	42

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانامی	5w
ٹیسٹ	55	48	23	0	-	-	2.87	-
ون ڈے	247	242	191	6	2/9	31.83	4.73	-

محمد اکرم

تاریخ پیدائش،،10 ستمبر1974 اسلام آباد
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، ایسیکس، راولپنڈی، نارتھمپٹن شائر، سرے سسیکس
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر
ٹیسٹ آغاز، بمقابلہ سری لنکا فیصل آباد 15 تا 19 ستمبر 1995
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ 27 تا 30 مارچ 2001
ون ڈے آغاز، بمقابلہ سری لنکا گوجرانوالہ 29 ستمبر 1995
آخری ون ڈے، بمقابلہ سری لنکا 5 جولائی 2000
کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	9	15	24	10*	2.66	0	0	4
ون ڈے	23	9	14	7*	7.00	0	0	8

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانامی	5w
ٹیسٹ	9	1477	859	17	5/138	50.52	3.48	1
ون ڈے	23	989	790	19	2/28	41.57	4.79	0

اظہر خان

تاریخ پیدائش،،7 ستمبر1955 اسلام آباد
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک، لاہور، پی آئی اے، پاکستان یونیورسٹیز، پنجاب
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم آف بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا لاہور 18 تا 23 مارچ 1980
کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	1	2	14	14	14.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	159	244	7733	209*	37.53	42	16	111

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ٹیسٹ	1	18	2	1	1/1	2.00	0.66	0
فرسٹ کلاس	159	7528	7126	122	6/34	25.62	2.49	4

پرویز میر

تاریخ پیدائش، 24 ستمبر 1953 ڈھاکہ

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، ڈربی شائر، گلیمورگن، حبیب بینک، لاہور

، پاکستان یونیورسٹیز، پنجاب، راولپنڈی

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

ون ڈے آغاز، بمقابلہ ویسٹ انڈیز برمنگھم 11 جون 1975

آخری ون ڈے، بمقابلہ انگلینڈ ساہیوال 23 دسمبر 1977

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ون ڈے	3	3	26	18	13.00	0	0	2
فرسٹ کلاس	80	140	3983	155	31.61	-	5	73

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ون ڈے	3	122	77	3	1/17	25.66	3.78	0
فرسٹ کلاس	80	-	5011	192	6/31	26.09	-	12

ماجد خان

تاریخ پیدائش، 28 ستمبر 1946 (لدھیانہ)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کیمبرج یونیورسٹی، گلیمورگن، لاہور، پی آئی

اے، پنجاب، کوئینز لینڈ، راولپنڈی

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم، آف بریک بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام کراچی 24 تا 29 اکتوبر 1964

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت، بمقام لاہور 23 تا 28 جنوری 1983

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کرائسٹ چرچ 11 فروری 1973

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام مانچسٹر 19 جولائی 1982

بطور آئی سی سی میچ ریفری (ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا سیریز 1995 ویسٹ انڈیز میں، 4 ٹیسٹ)

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ٹیسٹ	63	106	3931	167	38.92	19	8	70
ون ڈے	23	22	786	109	37.42	7	1	3

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ٹیسٹ	63	3584	1456	27	4/45	53.92	2.43	-
ون ڈے	23	658	374	13	3/27	28.76	3.41	-

عرفان بھٹی

تاریخ پیدائش، 28 ستمبر 1964 پشاور

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، اسلام آباد، کے آر ایل، راولپنڈی

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

ون ڈے آغاز، بمقابلہ زمبابوے لاہور 27 دسمبر 1993

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ون ڈے	1	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	19	30	613	70	25.54	4	0	9

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ون ڈے	1	48	22	2	2/22	11.00	2.75	-
فرسٹ کلاس	19	1517	809	23	4/16	35.17	3.19	-

سلیم پرویز

تاریخ پیدائش، 9 ستمبر 1947 لاہور

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، نیشنل بینک

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

واحد ون ڈے، بمقابلہ ویسٹ انڈیز لاہور 19 دسمبر 1980

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ون ڈے	1	1	18	18	18.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	135	239	8075	226*	36.21	45	16	89

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ون ڈے	1	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	135	24	12	0	-	-	3.00	-

غلام علی

تاریخ پیدائش، 8 ستمبر 1966 کراچی

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پاکو، پی آئی اے، پاکستان یونیورسٹیز، یو بی ایل

پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

ون ڈے آغاز، بمقابلہ ویسٹ انڈیز کیپ ٹاؤن 25 فروری 1993

آخری ون ڈے، بمقابلہ بنگلہ دیش شارجہ 8 اپریل 1995

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچ
ون ڈے	3	3	53	38	17.66	0	0	0
فرسٹ کلاس	167	271	9973	224	40.05	52	23	108

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکانومی	5w
ون ڈے	3	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	167	1145	609	24	5/43	25.37	3.19	-

نوید اشرف

تاریخ پیدائش،،4 ستمبر1974راولپنڈی
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کے آر ایل۔راولپنڈی
پوزیشن،سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ
ٹیسٹ آغاز، بمقابلہ زمبابوے لاہور10تا14دسمبر1998
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا کراچی12تا15 مارچ2000

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	2	3	64	32	21.33	0	0	0
فرسٹ کلاس	165	269	7837	230*	30.37	42	10	80

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	2	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	165	1289	760	12	2/17	63.33	3.53	-

کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی مختلف کھیلوں میں کارکردگی سے لگایا جاسکتا ہے کھیل لوگوں اور قوموں کے درمیان بھائی چارے اور رواداری پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔جدید تحقیق بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے کھیلوں کے شائقین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی وجہ سے ہر ملک نے اپنے ہاں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے اسٹیڈیمز بنا رکھے ہیں۔

کرکٹ دنیا کا ایک مقبول ترین کھیل ہے۔اس کھیل کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ وہ ممالک جہاں کرکٹ کھیلی جاتی ہے۔ وہاں تو بڑی تعداد میں کرکٹ اسٹیڈیم موجود ہیں لیکن وہ ممالک جن کی ٹیمیں ابھی انٹرنیشنل لیول پر کوئی بڑا مقام نہیں رکھتیں۔ انہوں نے بھی کرکٹ اسٹیڈیم بنا رکھے ہیں۔ یہ اُن ممالک کا اس کھیل یعنی کرکٹ سے محبت کا ایک اظہار ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ ون ڈے انٹرنیشنل میچز شارجہ کرکٹ گراؤنڈ میں ہوئے ہیں حالانکہ متحدہ عرب امارات کی ٹیم نے ابھی کرکٹ میں وہ مقام نہیں بنایا۔اس ملک کا کرکٹ شائقین کو شارجہ کرکٹ گراؤنڈ کے بعد ایک بڑا تحفہ دبئی سٹی کرکٹ اسٹیڈیم کی صورت میں ملا ہے۔ یہ کرکٹ کے اسٹیڈیمز میں ایک خوبصورت اور جدید اضافہ ہے۔ مین شہر سے ہٹ کر اس اسپورٹس سٹی اسٹیڈیم کو دیکھیں تو لارڈز اور ایم سی جی (میلبورن کرکٹ گراؤنڈ) کا گمان ہوتا ہے۔اسٹیڈیم کا بیرونی منظر جتنا قابل دید ہے۔ اُس سے کہیں زیادہ اندرونی حصہ دیکھنے کے لائق ہے۔ اسٹیڈیم کی خوبصورتی کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسے آسٹریلوی طرز پر بنایا گیا ہے اور آسٹریلیا کے کرکٹ گراؤنڈ ساری دُنیا میں خوبصورتی کے حوالے سے اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔

دبئی کے اس اسپورٹس سٹی کرکٹ اسٹیڈیم میں تقریباً25ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے جبکہ مزید اسے30ہزار تک بڑھایا جاسکتا ہے پویلین میں بین الاقوامی معیار کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ دوران میچ کھلاڑیوں کے بالکونی میں بیٹھنے کے لئے وسیع جگہ ہے پویلین میں بیٹھ کر بھی پورے گراؤنڈ کو دیکھا جاسکتا ہے۔

دبئی اسپورٹس اسٹیڈیم کا ڈریسنگ روم دیکھنے کے لائق ہے۔ اس اسٹیڈیم کو دیکھنے کے بعد اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہاں ایسا ڈریسنگ روم تیار نہیں ہوسکا۔ اسپورٹس سٹی میں ایک "بار" رائل باکس' وی آئی پی باکس' گولڈ باکس' لگژری باکس اور کارپوریٹ باکس مہمانوں کو محفوظ کرتی ہے۔ وی آئی پی اور گولڈ باکس ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ جہاں 150 سے زائد مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ لگژری باکس کی تعداد24 ہے اور17 اعلیٰ معیار کے کارپوریٹ باکس بھی موجود ہیں۔

اسٹیڈیم کو ہال کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے۔ تاکہ شائقین باآسانی اسٹیڈیم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھلاڑیوں کو دیکھ سکیں۔گراؤنڈ کی لمبائی کم ہے۔جس کی وجہ سے بیشتر چھکے تماشائیوں میں گرتے ہیں۔ اسٹیڈیم کی چھت کا نام "ریم روف" رکھا گیا ہے۔ یہاں فلڈ لائٹس کے لئے ٹاورز کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ریم روف یعنی چھت پر چاروں اطراف سے لائٹس نصب کی گئی ہیں۔ جن کی تعداد تقریباً350 ہے۔اسٹیڈیم کے اندر بیٹھ کر میچ دیکھیں تو ایک لمحے کے لیے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے قدرتی روشنی میں میچ کھیلا جارہا ہے۔

دبئی اسپورٹس اسٹیڈیم کی تعمیر میں انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اسے ایک بین الاقوامی تعمیراتی کمپنی جی ایم پی نے ڈزائن کیا۔ اسٹیڈیم کی تعمیر پر تقریباً300 ملین درہم خرچ ہوئے جو کہ اب تک ایم سی جی (ملبورن کرکٹ گراؤنڈ) لارڈز اور ایڈن گارڈن کلکتہ کے بعد سب سے بڑی رقم ہے۔ یہاں لارڈز اسٹیڈیم کی طرز پر ایک میڈیا باکس بنایا گیا ہے جہاں صحافیوں کو جدید ترین سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔100 سیٹوں پر مشتمل اس میڈیا باکس میں6 ملٹی میڈیا اسکرینیں نصب ہیں۔ یہاں دنیا بھر سے آئے صحافیوں کو چوبیس گھنٹے ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ کی سہولت بھی میسر ہے۔

دبئی اسپورٹس سٹی میں کرکٹ کے بین الاقوامی اسٹیڈیم کے علاوہ انٹرنیشنل ہاکی اسٹیڈیم' فٹبال اسٹیڈیم' ملٹی پرپز انڈور اسٹیڈیم 18 ہولز پر مشتمل خوبصورت گالف کورس بھی اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کررہے ہیں۔ اس اسپورٹس سٹی میں آئی سی سی کا ہیڈ کوارٹر اور آئی سی سی کی گلوبل کرکٹ اکیڈمی بھی قائم ہے۔ انڈور اسٹیڈیم میں باسکٹ بال، والی بال، ہینڈبال، ٹینس اور آئس ہاکی کے کورٹ بھی بنائے گئے ہیں۔ دبئی اسپورٹس سٹی م یں ایک جدید طرز کی رہائشی کالونی بھی اپنے تعمیر کے آخری مراحل میں ہے ماضی میں پاکستان اور سری لنکا اور پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان ہونے والی سیریز میں شائقین کرکٹ نے بڑی تعداد میں اس اسٹیڈیم کا رخ کیا اور اس کی تعریف کیئے بغیر نہ رہ سکے۔ دبئی کرکٹ اسٹیڈیم کی انتظامیہ اس کوشش میں بھی ہے کہ پاکستان اور بھارت کی کرکٹ ٹیموں کے مابین سیریز کا انعقاد کراسکے دبئی اسپورٹس سٹی کی انتظامیہ پاکستان کے ساتھ دیگر ممالک کے مقابلوں کے لئے بھی پروگرام تشکیل دے رہی ہے۔

(رانا محمد شاہد)

عمر اکمل کی پراسرار بیماری معمہ بن گئی!

ٹیسٹ بیٹسمین عمر اکمل کی پراسرار بیماری بدستور معمہ بنی ہوئی ہے عمر اکمل کے بڑے بھائی اور ٹیسٹ وکٹ کیپر کامران اکمل کا کہنا ہے کہ عمر اکمل مرگی کے مرض میں نہیں وہ کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ عمر اکمل کو پہلی بار مرگی کا دورہ نہیں پڑا ہے ستمبر میں سری لنکا میں آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے سیمی فائنل سے قبل عمر اکمل پر دورہ پڑا تھا جس کے بعد وہ پاکستان ٹیم کے فزیوتھراپسٹ ڈاکٹر فیصل حیات نے ان کو دوائیں دیں۔ اگلے دن انہوں نے سری لنکا کے خلاف سیمی فائنل کھیلا۔ اس سے قبل ہانگ کانگ سکسز کے دوران بھی وہ اس قسم کی اعصابی بیماری کا شکار رہے، تاہم اگلے دن انہوں نے ہانگ کانگ میں میچ کھیلا۔ کامران اکمل نے اعتراف کیا کہ سری لنکا اور ہانگ کانگ میں عمر اکمل کی طبیعت خراب ہوئی تھی۔ ڈاکٹر فیصل حیات نے ان کا علاج کیا تھا۔ تاہم انہیں کسی قسم کا دورہ نہیں پڑا بلکہ وہ کمر کی تکلیف میں مبتلا ہوئے تھے۔ کامران اکمل نے کہا کہ لاہور میں پی سی بی کے ڈاکٹر عمر اکمل کی رپورٹس کا جائزہ لیں گے اور ان کا کسی مناسب ڈاکٹر سے علاج کرائیں گے۔ کامران اکمل نے تسلیم کیا کہ عمر اکمل کی جہاز میں طبیعت خراب ہوئی تھی۔ اسی طرح جنوبی افریقی اسپنر عمران طاہر بھی جہاز کے سفر کی وجہ سے تھکاوٹ کا شکار ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عمر کی بیماری سنجیدہ نوعیت کی نہیں ہے۔ پی سی بی نے اطمینان کرنے کے لئے ان کا مکمل معائنہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر بارباڈوس کے جس فزیو نے ان کا علاج کیا تھا اور انہیں اسپتال لے کر گئے تھے۔ انہوں نے ان کے ہمراہ دبئی تک سفر کیا تاکہ طبیعت خراب ہونے کی صورت میں جہاز میں عمر اکمل کو طبی امداد فراہم کی جائے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکام کو میڈیکل رپورٹس کی بنیاد پر سو فیصد یقین ہے کہ بیٹسمین عمر اکمل مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ لاہور آمد کے بعد عمر اکمل نے جس طرح اپنے آپ کو فٹ قرار دیکر پی سی بی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس پر پی سی بی حکام ان سے سخت ناراض ہیں اور عمر اکمل پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اپنا علاج کرائیں اگر انہوں نے پی سی بی کو متنازع بنانے کی کوشش کی تو پی سی بی ان کی میڈیکل رپورٹ میڈیا کو جاری کر دے گا۔ پی سی بی کے حد درجہ ذمہ دار اور مصدقہ ذرائع کے مطابق کیریبین لیگ میں ہونے والے بارباڈوس ٹیم کی جانب سے پی سی بی کو ارسال کردہ میڈیکل رپورٹ میں بھی عمر کے مرگی میں مبتلا ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ پورٹ آف اسپین اینٹیگا جاتے ہوئے انہیں جہاز میں مرگی کا دورہ پڑا تھا۔ اینٹیگا کے نیورولوجسٹ نے ان کا ایم آر آئی بھی کرایا جس سے اس مرض کی تصدیق ہوئی ہے۔ رپورٹ پاکستان آنے کے بعد لاہور میں چیئرمین نجم سیٹھی، چیف آپریٹنگ آفیسر سبحان احمد، انتخاب عالم، قومی ٹیم کے منیجر معین خان اور پی سی بی کے ڈاکٹروں نے دو گھنٹے اس رپورٹ کا جائزہ لیا اور کھل کر بحث کی۔ رپورٹ میں واضح طور پر تحریر ہے کہ ان کا جسم میچوں کیلئے فٹ نہیں ہے۔

بارباڈوس کی طرف سے دو میچ کھیل کر وہ ان فٹ ہوئے اور رات اسپتال میں گزاری۔ ذرائع کے مطابق عمر اکمل کی میڈیکل ہسٹری یہی بتاتی ہے کہ ان پر کبھی کبھی مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ بارباڈوس ٹیم کے حکام نے عمر اکمل کے ساتھ ابوظبی تک انڈین ڈاکٹر بھیجا۔ البتہ پاکستانی ویزہ نہ ہونے کے سبب وہ لاہور نہ آسکا۔ ایک مرحلے پر پی سی بی نے ابوظبی سے لاہور تک تین گھنٹے کی فلائٹ کیلئے اپنا ڈاکٹر بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاہم جب انڈین ڈاکٹر نے اطمینان دلایا کہ تین گھنٹے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی تو پی سی بی نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔ ذرائع کے مطابق عمر اکمل کے جارحانہ بیانات کو پی سی بی حکام بلیک میلنگ سمجھ رہے ہیں۔ ان پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے مرض کو چھپانے کیلئے پی سی بی کو ہدف بنایا تو ان کی میڈیکل رپورٹ میڈیا کو جاری کر دی جائے گی۔ ان کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہو رہی۔ انتخاب عالم نے عمر اکمل کو حقائق سے آگاہ کیا۔ قومی ٹیم میں شامل کرنے سے قبل پی سی بی عمر اکمل کا جلد نیورولوجسٹ سے معائنہ کرانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

پی سی بی کے حکام عمر اکمل کے کیس میں ابھی تک نرم رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور ان کے بعض بیانات کہ ڈسپلن کی خلاف ورزی تصور کرنے کے باوجو خاموش ہیں۔ البتہ عمر اکمل کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ علاج کرائیں اور تنازع سے گریز کریں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے ٹیسٹ بیٹسمین عمر اکمل کو ان فٹ قرار دے کر ان کا نام زمبابوے کا دورہ کرنے والی پاکستانی ٹیم سے واپس لے لیا تھا، وطن واپسی پر عمر اکمل نے اپنی بیماری کی خبروں کو غلط قرار دے کر دعویٰ کیا کہ میں مکمل فٹ ہوں اور دورہ زمبابوے میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے تیار ہوں عمر اکمل کے اس انکشاف نے ایک طرف پی سی بی کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے دوسری طرف ایک نیا پنڈورا بکس کھول دیا ہے، ان کی پراسرار بیماری بدستور معمہ بنی ہوئی ہے۔ عمر اکمل نے کہا کہ میڈیکل رپورٹ اپنے ساتھ لایا ہوں۔ ویسٹ انڈین ڈاکٹروں نے مجھے مکمل فٹ قرار دیا ہے۔ پی سی بی کے چیئرمین نجم سیٹھی سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس میں حقائق بتاں گا، میری بیماری کے حوالے سے خبریں غلط اور من گھڑت ہیں، میڈیا سے درخواست ہے کہ میری بیماری کے حوالے سے غلط خبریں نہ چلائی جائیں، مکمل طور پر فٹ اور کھیل پر فوکس ہوں۔ عمر اکمل نے کہا کہ میری بیماری کے حوالے سے خبروں کی اشاعت کے بعد میرے خاندان کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ وہ لاہور کے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچے تو ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے سیاہ ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی وہ جس طرح چل رہے تھے اس سے ان کے خاندان کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہو رہا تھا کہ وہ کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ وہ شام کو جاگرز اور گرین شرٹ پہن کر قومی اکیڈمی آئے ان کی آمد پر پی سی بی نے قومی اکیڈمی کے دروازے میڈیا کے لئے بند کر دیئے تھے۔ پریکٹس سیشن کے بعد انہوں نے میڈیا سے بات چیت سے گریز کیا۔ پاکستان کرکٹ میں کہانیاں، اسکینڈل اور خبریں نہ رکی ہیں اور نہ ہی کوئی روک سکتا ہے کیوں کہ پی سی بی میں مفاد پرستوں کی ایک فوج ظفر موج ہے جو میڈیا کے لیے ہر وقت دروازے کھول کر رکھتی ہے، اب عمر اکمل کا ہی معاملہ دیکھ لیجئے جو اتنا گمبھیر نہ تھا جتنا اسے بنا دیا گیا، چیئرمین پی سی بی نجم سیٹھی اس تمام صورت حال پر چراغ پا ضرور ہیں لیکن انہیں مستقبل میں بھی ایسی صورت حال کے لیے خود کو اس وقت تک تیار رکھنا چاہیے جب تک پی سی بی میں پاکستان کرکٹ کے حق میں نہیں خلاف کام کرنے والے اپنی اننگز مکمل نہیں کر لیتے، کیریبین پریمیر لیگ میں بارباڈوس ٹرائیڈنٹس کے لیے 6 میچوں میں 49 رنز کیساتھ 3 کیچ اور 5 اسٹمپڈ کرنے والے عمر اکمل کی دورہ ویسٹ انڈیز میں کارکردگی شاندار رہی تھی، جہاں اس نے 5 ون ڈے میچوں میں 175 رنز بنانے کیساتھ 8 کیچ اور 3 اسٹمپڈ کیے، دو ٹی 20 میچوں میں وکٹ کیپر کی اضافی ذمہ داریاں نبھانے والے اس نوجوان نے 55 رنز بنانے کیساتھ 2 کیچ کیے لیکن عین اس وقت جب پاکستان ٹیم زمبابوے جانے کے لیے سامان باندھ رہی تھی، عمر اکمل کیریبین پریمیئر لیگ ادھوری چھوڑ کر قومی ٹیم کے ہمراہ زمبابوے جانے کے لیے پاکستان کے سفر پر روانہ ہونے والے تھے، میڈیا میں اس خبر نے عمر اکمل کو متنازع بنا دیا کہ وہ مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں، عمران فرحت کی دورہ زمبابوے کے لیے عدم دستیابی جانتے ہی جس انداز میں پی سی بی نے شان مسعود کو چند گھنٹوں میں ٹیسٹ ٹیم کا حصہ بنا دیا، اسی انداز میں عمر اکمل کی پاکستان واپسی کا انتظار کیے بغیر پی سی بی نے بھونڈے انداز میں سرفراز احمد کی دو ٹی 20 اور تین ون ڈے کے لیے ٹیم میں شمولیت کا اعلان کر کے نیا پنڈورا بکس کھول دیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ٹیسٹ ٹیم کے لیے منتخب وکٹ کیپر عدنان اکمل کو دورہ زمبابوے کے لیے ون ڈے اور ٹی 20 اسکواڈ کے لیے زمبابوے روانہ کر دیا جاتا اور دورہ جنوبی افریقا کے تین ٹیسٹ میچوں کی چھ اننگز میں 83 رنز کیساتھ 8 کیچ لینے والے وکٹ کیپر کو کس کی سفارش پر زمبابوے بھیجا گیا، ابھی یہ سوال بھی جواب مانگ رہا ہے؟ جہاں تک عمر اکمل کیس کا تعلق ہے، وہ شاید پیچیدہ نہ ہوتا، اگر پی سی بی کے معزز افسران قدرے سوچ بچار سے کام لیتے اور عمر اکمل کے پاکستان پہنچنے سے قبل ان کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہ کیا جاتا اور میڈیا میں خبر نہ بھیجی جاتی، عمر اکمل پی سی بی سینٹرل کنٹریکٹ میں شامل کرکٹر ہیں انہیں بغیر کھیلے پاکستان کرکٹ بورڈ لاکھوں روپے ماہانہ دے رہا ہے، اگر ان کی میڈیا میں جا کر بات کرنے کا نوٹس لیا جائے تو عمر اکمل ڈسپلنری چھری کے نیچے اپنی گردن کو آنے سے بچا نہیں پائیں گے لیکن سارے معاملے میں ان کے مرگی کے مرض کا میڈیا میں چرچا ہونا نوجوان کرکٹر کی ضرور جگ ہنسائی کا سبب بنا ہے۔ ایک ایسے کرکٹر کی جو غیر ملکی دوروں پر وطن عزیز کا سفیر ہوتا ہے، ذہنی طور پر اسے ضرور اس بات کے منظر عام پر آنے کا شدید دکھ پہنچا ہے، جو کسی طور غلط نہیں۔ نجم سیٹھی کو مشورہ ہے کہ وہ پی سی بی کے اس کیس سے مستقبل کا لائحہ عمل بنائیں، وہ چیئرمین پی سی بی ہیں، انہیں چیئرمین پی سی بی کی حیثیت سے ابھی کئی امتحانوں سے گزرنا ہے، عمر اکمل غلط ہیں یا پاکستان کرکٹ بورڈ، اس بات سے قطع نظر پاکستان کرکٹ بورڈ سے زیادہ ٹیم کا مفاد مقدم ہے، کیوں قومی ٹیم کی جیت ہی ہمارے لیے اہمیت کی حامل ہے، نیورو لوجسٹ اور مشہور کرکٹ رائٹر ڈاکٹر سعد شفقت کا کہنا ہے کہ اگر ایم آر آئی کلیئر ہے تو عمر اکمل کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں؟ عمر اکمل کی عمر میں مرگی کا مرض زیادہ سنجیدہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ عمر اکمل کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ دو مشہور انٹرنیشنل کرکٹرز جونٹی روڈز اور ٹونی گریگ بھی اس مرض میں مبتلا رہ چکے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی نے چارج سنبھالنے کے بعد اپنے پالیسی بیان میں میڈیا سے کچھ نہ چھپانے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اب انکے لئے عمر اکمل کا کیس پہلی بڑی آزمائش بن کر سامنے آ گئی ہے۔ عمر اکمل کی فٹنس اور پراسرار بیماری کے حوالے سے چیئرمین پی سی بی کا کیا ردعمل ہوگا شائقین کرکٹ منتظر ہیں۔

پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز دو صفر سے جیت لی!

پاکستان نے دوسرے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں ویسٹ انڈیز کو 11 رنز سے شکست دے کر ٹی 20 سیریز 0-2 سے جیت لی۔ پاکستان کے 135 رنز کے جواب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم 124 رنز بنا سکی، عمر اکمل کو مین آف دی میچ اور ذوالفقار بابر کو مین آف دی سیریز کا ایوارڈ دیا گیا۔ دوسرے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کو جیت کیلئے 136 رنز کا ہدف دیا۔ قومی ٹیم کے احمد شہزاد نے 44 اور عمر اکمل نے 46 رنز اسکور کیے، ویسٹ انڈیز کے سنیل نرائن نے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو دوسرے ٹی ٹوئنٹی مقابلے میں شکست دے کر نہ صرف سیریز دو۔ صفر سے جیت لی بلکہ ٹی ٹوئنٹی کی عالمی درجہ بندی میں دوسرا مقام بھی حاصل کرلیا۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی میچ 27 جولائی 2013ء، سینٹ ونسنٹ

پہلے ٹی 20 میچ میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان نے میزبان ویسٹ انڈیز کو 2 وکٹوں سے شکست دے کر 2 میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ کنگز ٹاؤن میں کھیلے گئے میچ میں ویسٹ انڈیز نے پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور مقررہ 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 152 رنز بنائے، کیرون پولارڈ جارحانہ کھیل پیش کرتے ہوئے 36 گیندوں پر 49 رنز اسکور بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ ڈیرن سیمی 14 گیندوں میں 30 رنز بنا کر دوسرے نمایاں بیٹسمین رہے، پاکستان کی جانب سے اپنا پہلا ٹی 20 میچ کھیلنے والے ذوالفقار بابر نے عمدہ بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا 153 رنز کا ہدف پاکستان نے آخری اوور کی آخری گیند میں 8 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا، بوم بوم شاہد آفریدی کے بیٹ نے ایک بار پھر رنز اگلے جس نے پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا اور وہ 46 رنز بنا کر کیچ آؤٹ ہوئے جبکہ اپنا پہلا ٹی 20 میچ کھیلنے والے عمر امین نے بھی شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 34 گیندوں پر 47 رنز بنائے، شاہد آفریدی نے میچ میں اپنے چھکوں کی چوتھی سنچری بھی مکمل کی اس طرح وہ انٹرنیشنل میچز میں 400 چھکے لگانے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔ بہترین کارکردگی پر شاہد آفریدی کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ ویسٹ انڈیز کے ٹاس جیتنے کے بعد ابتدا میں وکٹیں گریں جب محمد حفیظ اور ذوالفقار بابر نے سرفہرست چاروں بلے بازوں کو واپسی کی راہ دکھادی۔ وہ بھی محض 42 رنز کے مجموعے پر۔ پاکستان مقابلہ پر گرفت مضبوط کرچکا تھا لیکن اس مقام پر حفیظ کی انوکھی کپتانی سے یہ گرفت ڈھیلی پڑگئی۔ ایک ایسی وکٹ پر جو اسپنرز کے لیے واضح طور پر مددگار تھی اور تیز گیند باز بری طرح پٹ رہے تھے انہوں نے خود دوبارہ گیند تھامنے کی زحمت نہ کی اور معاملہ جنید خان اور محمد عرفان پر چھوڑ دیا جو جتنی اوورز میں کیرون پولارڈ اور ڈیرن سیمی کے ہاتھوں بری طرح پٹے۔ پولارڈ 36 گیندوں پر 49 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے جبکہ سیمی نے 14 گیندوں پر 30 رنز کی بہترین اننگز کھیلی۔ ان سے قبل سیموئلز اور ڈیوین براوو نے 25،25 رنز کی کارآمد اننگز کھیلی۔ پاکستانی بالنگ کے حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آخری 10 اوورز میں ویسٹ انڈیز نے 86 رنز لوٹے، جن میں 5 اوورز میں بنائے گئے 55 رنز بھی شامل ہیں۔ محمد عرفان کے تین اوورز میں ویسٹ انڈین بلے بازوں نے 39 رنز سمیٹے جبکہ جنید خان کو اتنے ہی اوورز میں 34 رنز پڑے۔ یعنی اسپنرز کے پھینکے گئے 14 اوورز ایک طرف اور ان دونوں بالرز نے چھ اوورز میں تقریباً اتنے ہی رنز کھائے۔ اس کے مقابلے میں اپنا پہلا ٹوئنٹی کھیلنے والے ذوالفقار بابر نے بہت عمدہ بالنگ کی انہوں نے 4 اوورز میں صرف 23 رنز دے کر 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جن میں مارلن سیموئلز، لینڈل سمنز اور ڈیوین براوو کی قیمتی وکٹیں شامل تھیں۔

پاکستان نے ابتدا ہی میں وکٹیں سمیٹ مستحکم آغاز کیا تو ویسٹ انڈیز نے کیرون پولارڈ، مارلن سیموئلز، ڈیوین براوو اور ڈیرن سیمی کی شاندار بلے بازی کی بدولت بہترین واپسی کی۔ پھر پاکستان بھی ابتدا میں وکٹیں گنوانے کے بعد شاہد آفریدی اور عمر امین کی بلے بازی کے باعث میچ میں واپس آیا لیکن یہ آخری اوور میں اپنا پہلا ٹوئنٹی کھیلنے والے ذوالفقار بابر کا سیموئلز کو رسید کیا گیا چوکا اور آخری گیند پر چھکا تھا، جس نے پاکستان کو ایک زبردست فتح سے ہمکنار کیا۔ پاکستان آخری دو اوورز میں درکار 16 رنز کے ساتھ باآسانی ہدف کی جانب گامزن تھا کیونکہ شاہد آفریدی اپنی بہترین فارم میں نظر آرہے تھے۔ انہوں نے 19 ویں اوور کی پہلی گیند پر شیلن گیبریل کو فائن لیگ پر خوبصورت چوکا رسید کرکے ظاہر کیا کہ معاملہ اب صرف چند گیندوں کا رہ گیا ہے۔ لیکن یہ ان کی غلط فہمی تھی، اگلی گیند کو میدان بدر کرنے کی کوشش کے نتیجے میں پاکستان کو تقریباً مقابلے سے باہر کردیا۔ پاکستان کو آخری اوور میں 6 رنز کی ضرورت تھی جو پہلی گیند پر ذوالفقار بابر کے خوبصورت چوکے کے ساتھ 5 گیندوں پر دو رنز درکار تک آگئی لیکن سیموئلز نے بہترین انداز میں واپسی کرتے ہوئے اگلی دو گیندوں پر ذوالفقار کو کوئی رن نہ لینے دیا۔ جب چوتھی گیند پر بائے کا رن بنا تو اسکور برابر ہوگیا۔ فاتحانہ رن لینے کی کوشش میں سعید اجمل لینڈل سمنز کی براہ راست تھرو کا نشانہ بن گئے اور یوں معاملہ ایک گیند پر ایک رن تک آ پہنچا۔ جہاں 34 سالہ ذوالفقار نے سیموئلز کی فل ٹاس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے بالر کے اوپر سے باؤنڈری کے باہر پہنچا دیا اور اس یادگار چھکے کے ساتھ پاکستان کو سیریز میں برتری دلادی۔ 153 رنز کے بھاری ہدف کے تعاقب میں پاکستان کا آغاز ہی بہت مایوس کن تھا۔ محض 10 رنز پر دونوں اوپنرز ناصر جمشید اور احمد شہزاد میدان بدر ہوچکے تھے۔ پاکستان نے رنز بنانے کی رفتار کو تو کم نہ ہونے دیا لیکن وکٹیں روکنا ضروری تھا جس میں قومی ٹیم مکمل طور پر ناکام نظر آرہی تھی۔ پانچویں اوور میں محمد حفیظ سنیل نرائن کو دو چوکے لگانے کے بعد تیسرے کی کوشش میں شارٹ تھرڈ مین کو کیچ دے بیٹھے۔ دوسرے اینڈ پر عمر امین بہت عمدگی سے کھیل رہے تھے۔ انہوں نے آتے ہی شیلن گیبریل کو ایک اوور میں تین چوکے رسید کیے تھے اور پھر سیموئل بدری کو بھی ایک اوور میں چار چوکے لگائے۔ اس موقع پر عمر اکمل کو ان کا بھرپور ساتھ دینے کی ضرورت تھی لیکن وہ ایک مرتبہ پھر بلاوجہ ایڈونچر کی کوشش میں آؤٹ ہوگئے۔ ویسٹ انڈیز کی ناقص فیلڈنگ کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھ بیٹھے کہ ہاتھوں سے رن لینا بھی کوئی مسئلہ نہیں لیکن سیمی کی براہ راست تھرو نے عمر اکمل کی خوش فہمی کا خاتمہ کردیا۔ پاکستان صرف 77 پر چار وکٹیں گنوا چکا تھا۔ معاملہ یہاں تک رہتا بھی تو کافی تھا لیکن 12 ویں اوور میں عمر امین کا آؤٹ ہونا گویا تازیانہ تھا۔ کیونکہ اب مستند بلے بازوں کی صرف آخری جوڑی ہی بچی، حماد اعظم اور شاہد آفریدی۔ عمر امین نے 34 گیندوں پر 9 چوکوں کی مدد سے 47 رنز

بنائے۔ حماد اعظم کچھ دیر تک تو کریز پر رہے لیکن 15 گیندوں پر 10 رنز کی اننگز تمام ہوتے ہی پوری ذمہ داری شاہد آفریدی کے کاندھوں پر آ گئی۔ شاہد جنہوں نے اپنی اننگز کا آغاز ہی چھکے کے ساتھ کیا تھا، بعدازاں بہت عمدگی سے کھیلے اور بلاشبہ ان کی اننگز حقدار تھی کہ نصف سنچری تک پہنچتی بلکہ پاکستان کو فتح تک بھی پہنچاتی لیکن 19ویں اوور میں پہلی گیند پر چوکا حاصل کرنے کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر روایتی انداز میں جلدی میں آ گئے اور اگلی گیند کو چھکے کی راہ دکھانے کی کوشش میں لانگ آف پر ڈیوین براوو کو کیچ دے گئے۔ ویسٹ انڈیز سمجھا کہ مقابلہ تمام ہوا لیکن ابھی ڈیبیوٹنٹ ذوالفقار بابر موجود تھے، جنہوں نے معجزہ کر دکھایا اور پاکستان سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے شینن گیبریل نے مایوس کن کارکردگی دکھائی۔ گو کہ انہیں سب سے زیادہ 3 وکٹیں بھی ملیں لیکن انہوں نے اہم اوورز میں جس طرح مار کھائی اور خاص طور پر 19ویں اوور میں انہوں نے وائیڈ کے پانچ رنز دیے۔ کپتان ڈیرن سیمی کی کپتانی پر اتنا ہی بڑا سوالیہ نشان لگنا چاہیے جتنا کہ پہلی اننگز کے خاتمے کے بعد محمد حفیظ پر اٹھا تھا۔ حفیظ نے اپنی اننگز میں دو اوورز میں صرف 4 رنز دیے اور اس کے بعد جب پاکستان کے بالرز پٹ رہے تھے، انہوں نے دوبارہ گیند تھامنے کی زحمت نہ کی۔ بالکل یہی صورتحال دوسری اننگز میں بھی پیش آئی۔ سیمی نے صرف ایک اوور پھینکا، 4 رنز دیے اور اس وقت جب گیبریل کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے، انہوں نے خود گیند کو ہاتھ لگانے کی زحمت نہ کی۔

دوسرا ٹی ٹوئنٹی میچ 28 جولائی 2013 سینٹ ونسنٹ

دوسرا ٹی ٹوئنٹی مقابلہ پاکستان نے خالصتاً بالنگ میں اپنی عمدہ کارکردگی کے باعث جیتا۔ پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا ناصر جمشید کو نہیں کھلایا گیا تھا، اس لیے محمد حفیظ احمد شہزاد کے ساتھ اوپنر آئے۔ لیکن انہوں نے وہی غلطی کی جو گزشتہ روز کر کے وہ آؤٹ ہوئے تھے۔ ابتدائی چار اوورز میں 24 رنز بن چکے تو انہوں نے سنیل بدری کی گیند پر وہی شاٹ کھیلا جس پر وہ پہلے وکٹ گنوا گئے تھے۔ ان کے آؤٹ ہونے کے کچھ ہی دیر بعد پاکستان کو عمر امین اور حارث سہیل کی بھی وکٹوں سے محروم ہونا پڑا اور ابتدائی 8 اوورز میں 42 رنز پر پاکستان کے تین کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ اس موقع پر احمد شہزاد اور عمر اکمل نے بہت اچھی باریاں کھیلیں۔ گو کہ شہزاد 13ویں اوور تک ہی چل پائے اور ایک مرتبہ پھر نصف سنچری سے قبل دھر لیے گئے۔

لیکن ایک کم اسکورنگ میچ میں 44 رنز کے ذریعے ان کا ڈالا گیا حصہ بعدازاں بہت قیمتی ثابت ہوا۔ عمر اکمل، جو وکٹ کے پیچھے اور وکٹوں کے آگے بھی اپنی بہترین فارم میں نظر آ رہے ہیں، کسی بلے باز کا ساتھ نہ ملنے کے باوجود پاکستان کو 135 رنز کے ایسے مجموعے تک پہنچا گئے، جس کا دفاع ممکن تھا۔ شاہد آفریدی 6، حماد اعظم 1 اور سہیل تنویر صفر کے ساتھ میدان بدر ہوئے لیکن ایک اینڈ عمر اکمل کی وجہ سے نہ صرف محفوظ تھا بلکہ تیزی سے رنز بھی اگل رہا تھا۔ آخری 13 گیندوں پر عمر اکمل ہی کی بدولت پاکستان نے 24 رنز لوٹے اور ویسٹ انڈیز کو 136 رنز کا ہدف دیا۔ عمر 36 گیندوں پر ایک چھکے اور 3 چوکوں کی مدد سے 46 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے سنیل نرائن نے 26 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو وکٹیں سنیل بدری کو ملیں۔ ڈیرن سیمی اور پولارڈ نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ محض 136 رنز کے ہدف کا دفاع کرتے ہوئے پاکستانی بالرز نے ابتدا ہی میں ویسٹ انڈین بلے بازوں کے پر کتر دیے۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے اوور میں جانسن چارلس، کرس گیل اور مارلن سیموئلز کی وکٹوں نے ویسٹ انڈیز پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ وہ آخر تک اس صدمے سے باہر نہ نکل سکا۔ ڈیوین براوو نے سنیل نرائن کے ساتھ مل کر کچھ سنبھالنے کی کوشش کی لیکن درکار رن اوسط کے مطابق کھیلنا ان کے بس کی بات نہ لگتی تھی۔ پاکستانی بالرز مقابلے پر چھائے ہوئے تھے۔ ویسٹ انڈیز کا کیرون پولارڈ سے قبل سنیل نرائن کو بھیجنے کا فیصلہ عجیب و غریب تھا، گو کہ نرائن 16 گیندوں پر 28 رنز بنا گئے لیکن اس کے باوجود ایک بہتر بلے باز کو سنگین صورتحال میں پہلے بھیجنا ضروری تھا۔ پوری اننگز میں صرف ایک لمحے ویسٹ انڈیز مقابلے پر حاوی ہوا جب 17ویں اوور میں پولارڈ نے ذوالفقار بابر کو ابتدائی چار گیندوں پر دو چھکے اور دو چوکے رسید کر کے تماشائیوں میں توانائی بھر دی۔ لیکن آخری دو گیندوں پر ذوالفقار نے پولارڈ اور براوو جیسے سیٹ بلے بازوں کو آؤٹ کر کے خطرے کے ٹال دیا۔ ڈیرن سیمی بھی حالات میں کوئی تبدیلی نہ لا سکے اور ویسٹ انڈیز 20 اوورز میں 9 وکٹوں پر 124 رنز ہی بنا پایا۔ یوں مقابلہ 11 رنز سے پاکستان کے نام ہوا اور سیریز بھی۔ پاکستان کی جانب سے سہیل تنویر نے بہت عمدہ بالنگ کی۔ انہیں محمد عرفان کی جگہ موقع دیا گیا تھا اور اپنے 4 اوورز میں انہوں نے 20 رنز دے کر دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا سعید اجمل نے 4 اوورز میں 21 رنز دیے اور 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ذوالفقار بابر کو ایک ہی اوور میں دو وکٹیں ملیں جس میں انہوں نے 20 رنز بھی کھائے۔ مجموعی طور پر پاکستان کی بالنگ اچھی رہی۔ بشمول کپتان محمد حفیظ کے، جنہوں نے اپنے 4 اوورز میں صرف 9 رنز دیے اور کرس گیل کی صورت میں سب سے بڑی وکٹ حاصل کی۔ عمر اکمل کو شاندار کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ سیریز کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز ذوالفقار بابر کو ملا، جنہوں نے دو مقابلوں میں پانچ وکٹیں بھی حاصل کیں اور پاکستان کو پہلے میچ میں سب سے قیمتی رنز بھی دیے۔

بیٹنگ ویسٹ انڈیز

کھلاڑی	1	2
جانسن چارلس	1	1
کرس گیل	5	0
مارلن سیموئلز	25	1
لینڈل سیمنز	6	3
ڈیوین براوو	25	35
کیرون پولارڈ	49	23
ڈیرن سیمی	30	1
سنیل نرائن	0	28
شینن گیبریل	Dnb	-
ٹینو بیسٹ	DNb	17*
سیموئل بدری	DNb	1*
کرسٹوفر	-	10
بارنویل		
فاضل رنز	11	4
مجموعی	152/7	124/9

بیٹنگ (پاکستان)

بلے باز	1	2
ناصر جمشید	6	-
احمد شہزاد	3	44
محمد حفیظ	13	10
عمر امین	47	7
عمر اکمل	9	46*
حماد اعظم	10	1
شاہد آفریدی	46	6
ذوالفقار بابر	13*	11*
سعید اجمل	0	Dnb
جنید خان	0*	-
محمد عرفان	DNB	-
حارث سہیل	-	1
سہیل تنویر	-	0
اسد علی	-	Dnb
فاضل رنز	11	9
مجموعی	158/8	135/7

بالنگ (ویسٹ انڈیز)

بالرز	1	2
شینن گیبریل	3/44	-
سیموئل بدری	1/27	2/16
سنیل نرائن	1/24	3/26
ٹینو بیسٹ	0/24	0/16
مارلن سیموئلز	1/33	-
ڈیرن سیمی	0/4	1/20
کیرون پولارڈ	-	1/16

بالنگ (پاکستان)

بالرز	1	2
محمد حفیظ	2/4	1/9
محمد عرفان	1/39	-
ذوالفقار بابر	3/23	2/37
سعید اجمل	0/23	2/21
شاہد آفریدی	0/24	1/29
جنید خان	0/34	-
سہیل تنویر	-	2/20
اسد علی	-	0/7

پاکستان اور
ویسٹ انڈیز کے
درمیان ٹی ٹوئنٹی
سیریز کی تصویری
جھلکیاں
ARNOS VALE SPORTS COMPLEX
Digicel
PAKISTAN

انڈر19 کرکٹ ٹورنامنٹ، پاکستان کی کامیابی کی تصویری جھلکیاں

پاکستانی بچوں نے گوروں کو کرکٹ کی اے بی سی سکھادی، انڈر 19 ٹرائنگولر سیریز کی ناقابل تسخیر ٹیم نے فائنل میں انگلینڈ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا اور 192 رنز کی فتح کے ساتھ ٹرافی اپنے نام کرلی۔ گرین شرٹس نے حریف بالرز کے چھکے چھڑاتے ہوئے 343 رنز کا پہاڑ کھڑا کیا، مین آف دی میچ کپتان سمیع اسلم نے 110 کی اننگز کھیلی، شایان جہانگیر 85 رنز بنانے میں

کامیاب ہوئے، کامران غلام نے صرف 32 گیندوں پر 61 رنز اسکور بورڈ پر سجائے، میزبان ٹیم ظفر گوہر کے عتاب کا شکار ہوکر 151 پر ڈھیر ہوگئی، اسپنر نے 25 رنز کی عوض 4 پلیئرز کو پویلین کی راہ دکھائی، حسین طلعت 3 اور محمد آفتاب 2 وکٹیں لے اڑے۔ پاکستان نے فیصلہ کن معرکے میں ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا،، حسین طلعت (11) جب رخصت ہوئے تو مجموعی اسکور 24 تھا، سمیع اسلم نے امام الحق (19) کے ساتھ 46 رنز جوڑے ، کپتان کا شاندار کھیل جاری رہا، انھوں نے شایان جہانگیر کی مدد سے تیسری وکٹ کیلئے اسکور میں 163 رنز کا اضافہ کیا، شایان نے 12 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 85 رنز بنائے، سمیع کی اننگز کا 110 پر اختتام ہوا، انھوں نے 121 میں سے 10 گیندوں کو باؤنڈری کی سیر کرائی۔ اس کے بعد کامران غلام نے بالرز کی درگت بنانا شروع کردی، انہوں نے صرف 32 گیندوں پر 61 رنز اسکور بورڈ کی زینت بنادیے، طوفانی اننگز میں 8 چوکے اور 2 چھکے شامل رہے، اس دوران حسن رضا 26 اور فرحان نذیر 5 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، پاکستان نے 6 وکٹ پر 343 رنز کا مجموعہ تشکیل دے کر حریف

بیٹنگ لائن کا امتحان لینے کی تیاری مکمل کرلی، پہاڑ جیسے ہدف کا تعاقب کرنے والی میزبان ٹیم پر ابتدائی ضربیں محمد آفتاب نے لگاتے ہوئے فنچ (5) اور ٹیرسل (19) کو چلتا کیا، ڈکٹ کی اننگز کامران غلام نے صرف 2 تک محدود کردی، ظفر گوہر کی گھومتی گیندوں نے رہوڈز کو 14 پر پویلین بھیجنے کے بعد میک مینس (11) اور ہیمنڈ (4) کا قصہ بھی تمام کردیا۔ 116 کے مجموعی اسکور پر 6 وکٹیں گرنے کے بعد وسلیڈ (12) کی مزاحمت حسین طلعت نے توڑی، انھوں نے جوش شا کو تو کھاتہ کھولنے کا موقع نہ دیا، ظفر گوہر نے چوتھا شکار فشر کا کیا، حسین طلعت نے کارور کی وکٹ حاصل کرکے انگلینڈ کی کمزور مہم کا 151 پر اختتام کیا، یوں 192 رنز کے بھاری مارجن سے فتح کے ساتھ پاکستان کا ٹرافی پر قبضے کا مشن مکمل ہوگیا۔ ظفر گوہر نے 7 اوورز میں صرف 25 رنز دیکر 4 شکار کیے، حسین طلعت 3 وکٹوں کے ساتھ دوسرے کامیاب بالر رہے، محمد آفتاب نے 2، کامران غلام نے ایک وکٹ کے ساتھ فتح میں اپنا حصہ ڈالا، سنچری میکر کپتان سمیع اسلم کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

پاکستان بمقابلہ انگلینڈ

انضمام کے بھانجے امام الحق نے ماموں کے نقش قدم پر چلنا شروع کردیا، ٹرائنگولر انڈر 19 کرکٹ سیریز میں انھوں نے سنچری داغ کر پاکستان کو انگلینڈ کیخلاف 46 رنز سے سرخرو کرادیا۔ 289 رنز کا تعاقب کرنے والی میزبان ٹیم ویل رہوڈز کی تھری فیگر اننگز کے باوجود 242 پر ہمت ہار گئی، آخری لمحات میں 22 گیندوں پر 46 رنز کی دھواں دار اننگز کھیلنے والے فرحان نذیر اور 4 وکٹیں لینے والے محمد آفتاب نے بھی گرین شرٹس کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ حریف کی دعوت پر پہلے بیٹنگ کرنے والی پاکستانی ٹیم کو کپتان سمیع اسلم اور عمران بٹ نے 46 رنز کا آغاز فراہم کیا، عمران (22) میتھیو فشر کا شکار بن گئے، امام نے کپتان کے ساتھ مل کر دوسری وکٹ کی شراکت میں 145 رنز جوڑے، سمیع اسلم 60 رنز بنانے کے بعد جارحانہ اسٹروکس کھیلنے کی کوشش میں ویل رہوڈز کی گیند پر فشر کو کیچ دے بیٹھے۔ امام الحق نے ایک اینڈ کامیابی سے سنبھالے رکھا جبکہ بعد میں آنے والے حسین طلعت 16 رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے، اس وقت ٹیم کا اسکور 211 رنز تھا، امام نے 120 رنز کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلی، انھیں جش شا نے بولڈ کیا۔ اختتامی اوورز میں فرحان نذیر نے صرف 22 گیندوں پر 46 رنز سے بجی اننگز کھیل کر ٹیم کے 289 کا قابل قدر مجموعہ ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کیا، انھیں آخری گیند پر جش شا نے بولڈ کیا، مشکل ہدف کا تعاقب کرنے والی میزبان ٹیم 60 رنز پر 4 وکٹیں گنوا بیٹھی۔ ویل رہوڈز اور ہیری فنچ نے پانچویں وکٹ کیلئے 134 رنز جوڑے، دونوں نے اسکور 194 تک پہنچا کر گرین شرٹس کے لیے خطرے کی گھنٹی بجائی مگر پیسر محمد آفتاب نے فنچ کو 50 پر آؤٹ کرتے ہوئے ساتھی پلیئرز کو حوصلہ فراہم کیا، ویل رہورڈز کی اننگز 102 رنز پر محمد آفتاب نے ختم کی، میزبان ٹیم 48 اوورز میں 242 رنز تک ہی پہنچ سکی، محمد آفتاب نے عمدہ بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 4 اور ظفر گوہر نے 3 بیٹسمینوں کو ٹھکانے لگایا، فرحان نذیر اور ضیا الحق کے حصے میں ایک، ایک وکٹ آئی۔

پاکستان بمقابلہ بنگلہ دیش

تین ملکی انڈر19 کرکٹ سیریز میں پاکستان نے بنگلہ دیش کو تختہ مشق بنالیا، تین دنوں میں ٹائیگرز کیخلاف گرین شرٹس نے دو فتوحات کو گلے لگایا۔ دوسرے مقابلے میں پاکستان نے 7 وکٹ سے کامیابی حاصل کی جبکہ اس سے قبل کھیلے گئے میچ میں بھی پاکستانی سائیڈ نے بنگلہ دیش کو 8 وکٹ سے مات دی۔ سہ ملکی انڈر19 سیریز میں پاکستان نے بنگلہ دیش کو تختہ مشق بناتے ہوئے پے درپے فتوحات حاصل کرلیں، دوسرے مقابلے میں پاکستانی ٹیم نے 7 وکٹ سے جیت پائی، ناکام سائیڈ پہلے کھیلتے ہوئے 43.4 اوورز میں 149 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی، نظم الحسین شانتو 46 اور مصدق حسین 25 رنز بنا کر نمایاں رہے، پاکستان کی جانب سے کامران غلام نے 4 اور ظفر گوہر نے 3 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا، حسین طلعت نے 2 وکٹوں کے لیے 23 رنز دیئے، پاکستان نے ہدف 31.5 اوورز میں 150 رنز بنانے کیلئے محض 3 وکٹیں گنوائیں، اوپنر سمیع اسلم نے شاندار کھیل کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے 58 رنز اسکور کیے۔ حسین طلعت نے 71 رنز بنانے کیلئے 84 گیندوں کا سامنا کیا، ان کے درمیان پہلی وکٹ کیلئے قائم ہونے والی 81 رنز کی شراکت نے حریف ٹیم کے اوسان خطا کر دیئے، جس کے بعد بنگلہ بولرز پر پاکستانی بیٹسمین حاوی ہوگئے۔ اس سے قبل سیریز کے ایک اور مقابلے میں پاکستان نے بنگلہ دیش پر 8 وکٹ سے ہاتھ صاف کیا، حریف ٹیم 49 اوورز میں 192 کا مجموعہ ترتیب دے کر پویلین لوٹ گئی، جاشم الدین 50 اور صدام اسلام 46 رنز بنانے میں کامیاب رہے، ضیا الحق نے 3 جبکہ محمد آفتاب اور کامران غلام نے 2، 2 وکٹیں لیں، پاکستان انڈر19 ٹیم نے 44.1 اوورز میں 2 وکٹ پر ہدف حاصل کرلیا، سمیع اسلم نے 120 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، عمران بٹ 34 رنز بنا کر نمایاں رہے، حسین طلعت 22 پر ناٹ آؤٹ رہے، مہدی حسن نے ایک وکٹ حاصل کی۔

پاکستان نے انگلینڈ کو 180 رنز سے زیر کرلیا

پاکستانی کرکٹ کو مستقبل کا شاہد آفریدی مل گیا، انگلینڈ کیخلاف ٹرائنگولر انڈر19 ٹورنامنٹ کے میچ میں اپردیر، خیبر پختونخوا کے آل راؤنڈر کامران غلام نے طوفانی سنچری داغ کر ٹیم کو 180 رنز سے فتح دلادی، پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 7 وکٹ پر 369 رنز بنا دیے، اوپنر سمیع اسلم نے شاندار فارم کا سلسلہ برقرار رکھتے ہوئے 57 رنز اسکور کیے، حسن رضا نے 71 کی اننگز کھیلی۔ رائٹ ہینڈر کامران غلام نے انگلش بولنگ کے بخیے ادھیڑتے ہوئے 56 گیندوں پر 102 رنز بنورے ، 18 سالہ پلیئر نے 9 چوکے اور 7 چھکے رسید کیے، وہ لیفٹ آرم اسپن بولنگ بھی کرتے اور قومی ٹی ٹوئنٹی ایونٹ میں ایبٹ آباد فالکنز کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ جواب میں انگلش ٹیم 35 اوورز میں 189 رنز پر ہمت ہارگئی،

> **نوجوان پاکستانی ٹیم سہ ملکی انڈر19 ٹورنامنٹ میں ناقابل شکست رہی، کپتان سمیع اسلم کے سب سے زیادہ رنز، اسپنر ظفر گوہر کی شاندار باؤلنگ پرفارمنس، کامران غلام کی شاہد آفریدی جیسی جارحانہ بیٹنگ**

ریان ہیگنز 65 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے، ظفر گوہر 3 وکٹوں کے ساتھ کامیاب ترین بولر ثابت ہوئے جبکہ حسین طلعت، فرحان نذیر اور ضیا الحق نے 2، 2 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔ انگلش کپتان بین ڈکیٹ نے عمدہ وکٹ کیپنگ کرتے ہوئے پانچ شکار کیے۔ جواب میں میزبان سائیڈ 35 اوورز میں 189 پر ہمت ہار گئی۔ ضیا الحق، فرحان نذیر اور حسین طلعت نے دو دو وکٹ لیے۔

انگلینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش

ریان ہنگو کی شاندار سنچری کی بدولت انگلینڈ نے انڈر 19 سہ فریقی سیریز میں بنگلہ دیش کو 9 وکٹوں سے شکست دے دی۔ مہمان ناکام ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں 198 اسکور کیے۔ بنگال ٹائیگرز شاندار آغاز نہ کرسکی شہریار جمن 4 رنز بنا کر ونسل ڈے کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے مصدق حسین جونیئر صفر پر فشر کی گیند پر آؤٹ ہوکر پویلین لوٹ گئے۔ سعد امان اسلام نے 9 رنز بنائے۔ ان کو بھی فشر نے آؤٹ کیا۔ جوئیراز شیخ نے 47 رنز بنائے اور روڈ لیز کی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ نظام الحسین کو کارور نے آؤٹ کیا۔ انہوں نے 33 رنز بنائے جسیم الدین 13، ابو حیدر 6، راحت اللہ فردوس نے 22، رفعت پردھان 22، زبیر حسین 13 رنز بنا سکے۔ جبکہ میتھو فشر اور ریل روڈ نے تین تین وکٹیں اپنے نام کیں۔ جواب میں انگلش ٹیم نے شاندار آغاز کیا۔ ہیری فنچ 8 رنز بنا کر رفعت پرادھان کی گیند پر آؤٹ ہوئے تاہم جوناتھن اور ریان ہنگو نے کھیل کا عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اور جوناتھن 73 اور ہنگو 112 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے۔ میزبان ٹیم نے ہدف ایک وکٹ کے نقصان پر 40.5 اوورز با آسانی پورا کرلیا۔ بنگال ٹائیگرز کی جانب سے صرف رفعت پرادھان صرف ایک وکٹ اپنے نام کر سکے۔

انگلینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش

تین قومی انڈر 19 کرکٹ ٹورنامنٹ میں انگلینڈ نے بنگلہ دیش کو 5 وکٹ سے شکست دیدی۔ بنگلہ دیش کی ٹیم 43ویں اوورز میں 170 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ مہدی حسن 41 رنز اور جوئے ریز شیخ 29 رنز کے ساتھ نمایاں بیٹسمین رہے۔ انگلینڈ کی جانب سے ون سلینڈ نے 39 رنز کے عوض 4 جبکہ منشر نے 28 رنز دے کر 3 وکٹ لیے جواب میں انگلینڈ نے مطلوبہ ہدف تین گیندیں قبل 5 وکٹ پر 171 رنز بنا کر حاصل کرلیا، ہیری فنچ نے سنچری مکمل کی انہوں نے 129 گیندوں پر 100 رنز مکمل کیے۔ رہوڈز نے 26 رنز اسکور کیے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے فردوس نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

محمد عامر کی واپسی کا شوشہ
ان سنی داستان بن گیا!!

محمد عامر کی واپسی کا شوشہ ان سنی داستان بن گیا، پاکستان کرکٹ بورڈ کے نگران چیئرمین نجم سیٹھی کی طرف سے پیسر کو رعایت دلانے کا نعرہ فضاؤں میں گم ہوگیا۔ آئی سی سی کی جانب سے کمیٹی بنانے کے بعد اس حوالے سے کوئی پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی، دوسری جانب سابق ٹیسٹ آل راؤنڈر مدثر نذر نے عامر کو کوئی رعایت دینے کی مخالفت کردی ہے۔ نجم سیٹھی نے عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی ہی پریس کانفرنس میں محمد عامر کی واپسی کیلیے آئی سی سی حکام سے بات چیت کا اعلان کیا، لندن میں سالانہ کانفرنس سے آتے ہی انھوں نے بتایا کہ پیسر کے کیس کا جائزہ لینے کیلیے ایک کمیٹی بھی بنادی گئی ہے لیکن صورتحال میں کوئی پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی۔ کرکٹ آرگنائزرز کے اعزاز میں تقریب کے دوران چیف آپریٹنگ آفیسر سبحان احمد نے بتایا کہ آئی سی سی کی طرف اس ضمن میں کوئی اشارہ نہیں ملا، کمیٹی کا ہمیں علم نہیں، نہ ہی ہمارا اس معاملے سے کوئی تعلق بنتا ہے۔ دوسری طرف چند دیگر سابق ٹیسٹ کرکٹرز کی ہمنوائی کرتے ہوئے مدثر نذر نے کہا کہ کم عمری کے باوجود محمد عامر کو رعایت دینا درست نہیں ہوگا، فکسنگ میں ملوث دیگر کھلاڑیوں کی طرح پیسر کو بھی سزا پوری کرنی چاہیے، انھوں نے کہا کہ میں نے اس وقت محمد عامر کا ٹیلنٹ دریافت کیا جب وہ صرف 13 برس کا تھا۔ اس حوالے سے میرا جذباتی تعلق بنتا ہے اور سخت مایوسی بھی محسوس کرتا ہوں، انھوں نے کہا کہ مجھے اب بھی امید ہے کہ عامر واپسی کے بعد شاندار پرفارمنس دکھائے گا، 5 برس کا نقصان تو پورا نہیں ہوسکتا تاہم دوبارہ بولنگ کرتے ہوئے صلاحیتوں کا لوہا منوانے میں ضرور کامیاب ہوگا۔ ادھر پاکستان ایک سیریز ہارتا ہے اور اسی وقت عوام میں آہ و بکا سنائی دیتی ہے کہ کسی طرح محمد عامر کو ٹیم میں واپس لایا جائے۔ اسے نجات دہندہ تصور کیا جاتا ہے، شاید اس لیے کہ پاکستان کی آخری یادگار فتح ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2009 میں اس نوجوان بالر کا کلیدی کردار تھا۔ لیکن ایک ایسا کھلاڑی جو بذات خود فکسنگ کا اعتراف کرے اسے ٹیم میں واپس لانے کے لیے اتنی بے تابی دکھانا درست رویہ ہے؟ وہ بھی اس صورت میں کہ ہمارے پاس جنید خان کی صورت میں ایک بہترین متبادل موجود ہو؟ ایسا لگتا ہے کہ آزادی کے باوجود ہمارا ذہن ابھی تک غلام ہی ہے۔ ماضی پر فخر بجا لیکن مستقبل کی فکر کیوں نہیں؟ یہی چیز قوموں کے زوال کو ظاہر کرتی ہے اور کچھ ایسا ہی معاملہ پاکستان کرکٹ کا بھی ہے۔ اور تو اور خود قائم مقام چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ نجم سیٹھی بھی صدا بلند کرچکے ہیں کہ وہ محمد عامر کی واپسی کے لیے بین الاقوامی کرکٹ کونسل سے مطالبہ کریں گے۔ یعنی کرلو گل، ایسا لگتا ہے کہ پاکستان کی دھرتی میں تاریخ میں صرف ایک بالر پیدا ہوا تھا جس کا نام محمد عامر تھا اور اسے اگر واپس لایا جائے تو گویا پاکستان کوئی میچ ہار نہیں سکتا۔ اس سوچ پر آخر کیا کہا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد عامر کے پاس کوئی ایسی جادوئی چھڑی نہیں کہ وہ گھمائے گا اور پاکستان میچ جیت جائے گا۔ اگر ہم پاکستان کی موجودہ ٹیم میں دیکھیں تو جنید خان نہ صرف یہ کہ محمد عامر کا ہم عصر کھلاڑی بھی ہے بلکہ ہر لحاظ سے اس کا بہترین متبادل بھی۔ آگے کی سطروں میں ہم دونوں کی کارکردگی کا تقابل کریں گے تو آپ کو بخوبی اندازہ بھی ہو جائے گا کہ محمد عامر کی قبل از وقت واپسی کے لیے آواز اٹھانے والے دراصل کس غلط فہمی کا شکار ہیں۔ سب سے پہلے اعلیٰ ترین کرکٹ یعنی ٹیسٹ کا جائزہ لیتے ہیں جہاں محمد عامر نے 14 اور جنید خان نے 9 ٹیسٹ میچز کھیلے ہیں۔ محمد عامر نے ان میچز میں 29.09 کے اوسط سے 51 وکٹیں حاصل کی ہیں اور اننگز میں بہترین بالنگ 84 رنز دے کر 6 وکٹیں اور میچ میں بہترین بالنگ 106 رنز دیکر 7 وکٹیں ہے۔

اس کے مقابلے میں جنید خان نے 28.17 کے اوسط سے 29 وکٹیں حاصل کر رکھی ہیں جس میں 38 رنز دے کر 5 وکٹیں ان کی بہترین کارکردگی ہے جبکہ میچ میں انہوں نے سب سے زیادہ 115 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ کچھ معاملات تو مجموعی اعداد و شمار ہی میں ظاہر ہیں لیکن ہم مزید بہتر جاننے کے لیے محمد عامر کے ابتدائی 9 ٹیسٹ میچز کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ معائنہ برابری کی بنیاد پر ہو۔ عامر نے اپنے ابتدائی 9 ٹیسٹ میچز میں 291 اوورز پھینکے اور 25 وکٹیں لیں، جس میں صرف ایک بار اننگز میں پانچ وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ شامل ہیں۔ اسکے مقابلے میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ جنید کی وکٹوں کی تعداد بھی زیادہ ہے، اوسط بھی بہتر اور تین مرتبہ پانچ یا زائد وکٹیں لے چکے ہیں۔ ایک روزہ کرکٹ میں جنید خان نے 30 مقابلے کھیل رکھے ہیں جبکہ محمد عامر کے ون ڈے میچز کی تعداد 15 ہے۔ عامر نے اپنے 15 میچز میں 24 کی اوسط سے 25 وکٹیں حاصل کیں جس میں 28 رنز دے کر 4 وکٹیں ان کی بہترین بالنگ ہے۔ اس کے مقابلے میں جنید خان کے 30 میچز کے کیریئر میں 24.40 کے اوسط سے 47 وکٹیں شامل ہیں جن میں 12 رنز دے کر 4 وکٹیں ان کی بہترین کارکردگی ہے۔ یہاں بھی اگر برابری کی بنیاد پر جائزہ لیں یعنی کہ جنید خان کے ابتدائی 15 میچز کا جائزہ لیں تو جنید نے اپنے ابتدائی پندرہ مقابلوں میں 550 رنز دے کر 24 وکٹیں حاصل کیں جس میں ان کی کیریئر کی بہترین کارکردگی یعنی 12 رنز دے کر 4 وکٹیں بھی شامل ہے۔ یعنی کہ یہاں بھی معاملہ ٹکر کا ہی ہے۔ مختصر ترین طرز کی کرکٹ یعنی ٹی ٹوئنٹی میں محمد عامر 18 اور جنید خان 4 میچز میں پاکستان کی نمائندگی کرچکے ہیں۔ جنید نے اپنے ان مقابلوں میں 102 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کی ہیں جبکہ محمد عامر نے 19.86 کے اوسط سے 23 وکٹیں لی تھیں۔ اپنے ابتدائی چار ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں عامر نے 3 وکٹیں حاصل کی تھیں یعنی کہ کوئی خاص اور واضح فرق ہمیں ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں بھی نظر نہیں آتا۔ محمد عامر کی صلاحیتوں سے کوئی انکار نہیں لیکن ایک قبیح جرم کے مرتکب فرد کو نجات دہندہ بنا کر پیش کرنا اور پاکستان کرکٹ ٹیم کی مستقبل کی کامیابیوں کو اس سے منتھی کرلینا، کسی طرح درست رویہ نہیں ہے اور وہ بھی اس صورت میں کہ جنید خان جیسا باصلاحیت بالر آپ کے پاس موجود ہو جو اپنی صلاحیتوں بلکہ اعداد و شمار کے لحاظ سے بھی کسی طرح محمد عامر سے کم نہ ہو۔ اگر صلاحیتوں ہی کو بنیاد بنایا جائے تو محمد آصف تو محمد عامر سے بھی اچھا گیند باز تھا تو اس کی واپسی کے لیے نجم سیٹھی صاحب آواز کیوں نہیں اٹھاتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ اس طرح کے لالی پاپ دینے کے بجائے مستقبل کے بالرز کی تلاش کے لیے ٹھوس بنیادوں پر کام کرے۔ محمد عامر اگر آنے والے چند سالوں میں ٹیم میں واپس آئے تو بلاشبہ وہ کسی ایک ہونہار گیند باز کی جگہ ہی پر آئیں گے، لیکن زیادہ افسوسناک بات یہ ہوگی کہ اگر وہ چل پڑے تو ٹھیک اور نہ چلے تو یہی شائقین کرکٹ گمان کریں گے کہ کہیں وہ پرانی روش پر تو نہیں لوٹ گئے، کہیں وہ پیسہ دیکھ کر بک تو نہیں گئے؟ یہ "فکسنگ کا بھوت" تاعمر عامر کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ پاکستان کو ضرورت ہے جنید خان کے ساتھ ایک اور نوجوان تیز بالر کو تیار کرنے کی جو 2015 عالمی کپ میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی مددگار پچوں پر حریف بلے بازوں کے ہوش اڑا سکے۔

ٹیسٹ کرکٹ کھیلنا میرا خواب ہے، انور علی

2006 میں کراچی کا ایک روایتی گرم دن تھا اور پاکستانی فیلڈرز کے پسینے چھوٹے ہوئے تھے کیونکہ نیشنل اسٹیڈیم میں ہندوستانی بلے باز مہندرا سنگھ دھونی اور یوراج سنگھ جم کر بالرز کی پٹائی کر رہے تھے اور بلاآخر آٹھ وکٹوں سے ایک آسان فتح کے ساتھ ہی مہمان ٹیم نے سیریز چار ایک سے اپنے نام کرلی۔ پاکستان کرکٹ کے بہت سے شائقین مایوسی کے عالم میں اسٹیڈیم سے نکلتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ کس طرح ہندوستان نے پاکستان پر اپنا غلبہ ثابت کر دیا اور کس طرح انہوں نے محمد سمیع اور رانا افتخار انجم پر مشتمل ایک غیر معیاری بالنگ اٹیک کو سبق سکھاتے ہوئے یہ باور کرایا کہ پاکستان میں فاسٹ بالنگ کا مستقبل دم توڑ رہا ہے اور آگے بھی تاریک دکھائی دیتا ہے۔ میدان سے باہر موجود مایوس پاکستانی شائقین کے درمیان ایک خاموشی سی طاری تھی کہ اچانک نو رنز پر چھ وکٹیں گرنے کی بازگشت سنائی دینے لگی اور نیشنل اسٹیڈیم کے اطراف موجود سبھی لوگوں کی گفتگو کا محور ایک انجان فاسٹ بالر انور علی بن گیا۔ کچھ ہی لمحوں بعد پاکستانی شائقین کی ساری توجہ سری لنکا کے شہر کولمبو کی جانب چلی گئی جہاں انور نے شاندار بالنگ 35 رنز کے عوض پانچ وکٹیں کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہندوستانی بیٹنگ لائن کو تباہ کر دیا تھا۔ اس کارکردگی کے بعد تو ایسا لگنے لگا کہ پاکستانی فاسٹ بالرز کا مستقبل روشن ہو گیا ہے اور ہماری اس شعبے میں برتری برقرار رہے گی کیونکہ یہ پرفارمنس انڈر نائنٹین کا ورلڈ کپ فائنل میں سامنے آئے تھی، جسے دونوں ٹیموں کے ٹیلینٹ کے درمیان مستقبل کی جنگ قرار دیا جاسکتا تھا۔ انور نے کرکٹر سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنے حریف کھلاڑیوں چیتیشور پجارا، روہیت شرما اور رویدرا جدیجا کو اس وقت بالکل نہیں جانتے تھے لیکن آج یہ دنیا بھر میں مشہور ہو چکے ہیں۔ یہ میرے کریئر ایک یادگار لمحہ تھا۔ انور کو فائنل میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا اور اس طرح پاکستان نے اس میچ میں یقینی شکست کو کامیابی میں بدل دیا۔ اسکول اور پھر کلب کی سطح پر کرکٹ کو بہت زیادہ وقت دینے کے باعث انور کے والد نے کبھی بھی ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔ اس کے باوجود انور کے عزم وحوصلہ میں کوئی کمی نہیں آئی۔ فاسٹ بالر نے کئی کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر ایک ٹیم بھی بنائی اور اس پاکستان کرکٹ کلب کا حصہ بنے جس کے کئی لڑکے قومی ٹیم حصہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انور دراصل کراچی میں زونل کرکٹ کھیل کر منظر عام پر آئے جس کے بعد انہیں انڈر 19 کیمپ کیلئے طلب کیا گیا۔ کراچی سے تعلق رکھنے والے انور پہلے سے موجود ایک سسٹم میں اپنی صلاحیتوں کی بل بوتے پر رفتہ رفتہ اوپر آئے اور انڈر 19 ٹیم میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں: میں بچپن سے ہی عمران خان کو اپنا ہیرو سمجھتا تھا لیکن پھر موجودہ زمانے کے بریٹ لی، شعیب اختر اور عمر گل سے کافی متاثر کیا۔ فاسٹ بالنگ میرا مشغلہ تھا۔

عمران اور گل نے بھی اپنے کیریئر کی ابتدا میں ان سوئنگ بالنگ کی اور میں نے ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جونیئر لیول پر کامیابی حاصل کی۔ سن 2006 میں انڈیا کے خلاف شاندار بالنگ کی ویڈیو یو ٹیوب پر وائرل ہونے کے بعد انور کا قدرتی ٹیلنٹ سب کے سامنے آگیا۔ فاسٹ بالر کا ماننا ہے کہ ان کے کریئر کے ابتدائی سالوں میں کوچنگ کی عدم موجودگی سے انہیں بے پناہ فائدہ ہوا۔ میں قدرتی طور پر ان سوئنگ کرتا ہوں۔ جب میں نے کرکٹ کھیلنا شروع کی تو مجھے نہیں بتایا گیا کہ کس طرح گیند کرنی ہے لیکن میری گیند قدرتی طور پر ان سوئنگ ہوتی تھی۔ بعد میں مجھے صحیح لائن اور لینتھ پر ان سوئنگ کرنے کیلیے نیٹس میں کافی محنت کرنا پڑی۔ تاہم قدرتی صلاحیتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود یہ نوجوان بالر غیر متوقع طور پر عالمی کرکٹ میں ابھی تک اپنی جگہ بنانے می ناکام رہے ہیں۔ پچیس سالہ انور کے کریئر میں بہت سی یادگار لمحات ہیں، جن میں سے میں اسٹیٹ بینک کے خلاف چوتھی انگ میں 16 رنز کے عوض 8 وکٹیں حاصل کرنا بھی تھا۔ عام طور پر وہ تسلسل کے ساتھ فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلنے والے کھلاڑی سمجھے جاتے ہیں جنہیں کبھی کبھار قومی ٹیم کیلیے منتخب تو کر لیا جاتا ہے لیکن وہ فائنل الیون کا حصہ بننے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کے باوجود انور کے عزم میں کوئی فرق نہیں آیا اور اب بھی ان کا ہدف گرین کیپ پہن کر پاکستان کیلئے کھیلنا ہے۔ ٹیسٹ کرکٹر بننا ہر کھلاڑی کا خواب ہوتا ہے اور میرا ابھی یہی خواب ہے۔ مجھے تماشائیوں کی بڑی تعداد کی طرح چوکوں، چھکوں اور جلد از جلد ملنے والی وکٹوں کی وجہ سے ٹی ٹوئنٹی پسند ہے کیونکہ میں نے اسی فارمیٹ میں نے پاکستان کی نمائندگی کی، لیکن ٹیسٹ کرکٹ ہی میرا پسندیدہ فارمیٹ ہے۔ انور اپنی ٹیم کے سینئر کھلاڑیوں کے تجربے سے سیکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر اپنے کریئر کے آغاز میں ملنے والی شہرت کو پھر سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ساتھ وہ یہ بات بھی اچھی طرح سیکھ چکے ہیں کہ کوئی بھی کھلاڑی صرف ایک شعبے میں مہارت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اسی وجہ سے وہ نیٹ میں بیٹنگ پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں 19.66 کی بیٹنگ اوسط کے حامل انور پاکستانی ٹیم میں موجود ایک اچھے آل راؤنڈر کا خلا پر سکتے ہیں۔ پی آئی اے کی جانب سے کھیلتے ہوئے اعزاز چیمہ اور شعیب ملک کے ساتھ بالنگ انتہائی خوش کن رہا۔ دونوں کھلاڑیوں نے پاکستان کرکٹ کیلئے خدمات انجام دی ہیں اور ان سے سیکھنا کافی مددگار ثابت ہوا۔ انور کہتے ہیں کہ انہوں نے موجودہ سیزن میں سخت محنت کی ہے اور وہ اپنے مداحوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان کی تمام تر کوششیں کا مقصد انہیں ایک مختلف انور علی بن کر دکھانا ہے۔ اس سال، رمضان ٹی ٹوئنٹی میں رنر اپ رہنے والی پی آئی اے کی نمائندگی کرنے والے انور علی کا ماننا ہے کہ وہ اور ان جیسے دوسرے کھلاڑیوں کو پاکستان میں عالمی کرکٹ کے نہ ہونے سے بھی کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ ملک میں عالمی کرکٹ واپس لے کر آئے، اس سے تماشائی آئیں گے، کرکٹ میں دلچسپی بڑھے گی اور سب سے بڑھ کر ڈومیسٹک کرکٹ کو کافی مدد ملے گی۔ پی سی بی کی اپنی لیگ کرکٹ جو عالمی کرکٹرز کو متوجہ کر سکے، بہت مددگار ثابت ہوگی۔ عالمی اسٹارز کے ساتھ مقامی کھلاڑیوں کے ڈریسنگ روم شیئر کرنے سے بھی ہمیں بہت فائدہ ہوگا۔ انور کچھ لوگوں کی توقعات کے برعکس شاید کبھی بھی لیجنڈ کھلاڑی کا درجہ حاصل نہ کرسکیں کیونکہ پچیس سال کی عمر میں بھی انہیں ابھی تک انڈر نائنٹین کے ایک میچ کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ یہاں سلیکٹرز سے ایک سوال ہے کہ ایک باصلاحیت کھلاڑی کو سکواڈ کا حصہ تو بنا دیا جاتا ہے لیکن فائنل الیون میں اس کی جگہ کیونکہ نہیں بن پاتی۔ اس حوالے سے کوچ اور کپتان کے خیالات پر غور کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ وہی فیصلہ کرتے ہیں کہ میچ میں کن گیارہ کھلاڑیوں کے ساتھ میدان میں اترنا ہے۔ انور کی پوری توجہ اپنے کھیل پر مرکوز ہے اور جس طریقے سے وہ بیٹ اور بال دونوں سے کارکردگی دکھانے کیلیے محنت کر رہے ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ 2006 میں کولمبو میں دکھائی جانے والی کارکردگی یقیناً زیادہ دور نہیں۔

کیل جاروِس نے اچانک بین الاقوامی کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کردیا!!

کیریئر ریکارڈز

کیل میلکم جاروس

تاریخ پیدائش 16 فروری 1989ء (ہرارے)

سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام ہرارے 4 تا 8 اگست 2011

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام ہرارے 25 تا 29 اپریل 2013

پہلا ون ڈے، بمقابلہ کینیا بمقام ہرارے 12 اکتوبر 2009

آخری ون ڈے، بمقابلہ بھارت بمقام بلاوایو 3 اگست 2013

پہلا ٹی ٹوئنٹی، بمقابلہ پاکستان بمقام ہرارے 16 ستمبر 2011

آخری ٹی ٹوئنٹی، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام نارتھ ساؤنڈ 2 مارچ 2013

زمبابوے کے نوجوان تیز بالر کیل جاروس نے بین الاقوامی کرکٹ سے مستعفی ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ یوں وہ پاکستان کے خلاف چند روز بعد شروع ہونے والی سیریز میں اپنے ملک کی نمائندگی نہیں کرپائے جاروس نے کہا ہے کہ وہ اب کاؤنٹی کرکٹ کھیلیں گے اور دوبارہ زمبابوے نہیں لوٹیں گے تنخواہوں کے معاملے پر زمبابوے کے کئی کھلاڑیوں نے احتجاجاً تربیتی کیمپ کا بائیکاٹ کردیا تھا۔ ان کھلاڑیوں میں جاروس بھی شامل تھے، جن کا کہنا ہے کہ وہ اب کاؤنٹی اور ٹی ٹوئنٹی کیریئر کی جانب توجہ دیں گے کیونکہ ایک معروف انگلش کاؤنٹی کے ساتھ ان کا تین سالہ معاہدہ ہونے جارہا ہے۔ 24 سالہ جاروس نے اپنے آٹھ ٹیسٹ مقابلوں میں 30، 24 ایک روزہ مقابلوں میں 27 اور 9 ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں 10 وکٹیں بھی حاصل کیں۔ 90 کی دہائی کے اواخر میں زمبابوے جو بہت تیزی سے عالمی منظرنامے پر ابھر رہا تھا، عاقبت نا اندیش بورڈ قیادت اور ان کے ناقص فیصلوں کی وجہ سے گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے زوال پذیر ہے اور اب ہر گزرتے دن کے ساتھ ٹیم پیچھے کی جانب جارہی ہے۔ گزشتہ ڈھائی سالوں میں کئی اہم کھلاڑی ٹیم کا ساتھ چھوڑ گئے جن میں سین اروائن نے عالمی کپ 2011 کے بعد اور کپتان ٹاٹنڈا ٹائبو نے صرف 29 سال کی عمر میں کرکٹ کو چھوڑنے کا اعلان کیا تھا۔

اب صرف 24 سال کی عمر میں کائل جاروس بھی زمبابوے چھوڑ گئے زمبابوین فاسٹ بولر کیل جاروس نے بہتر مستقبل پر انٹرنیشنل کیریئر قربان کردیا، پاکستان کے خلاف سیریز سے قبل بین الاقوامی کرکٹ کو الوداع کہہ دیا، کاؤنٹی اور ٹوئنٹی لیگز سے دولت کمائیں گے۔ پاکستان ٹیم کی آمد سے قبل ہی زمبابوین کرکٹ کو اپنے فاسٹ بولر کائیل جاروس کی اچانک ریٹائرمنٹ نے ہلا کر رکھ دیا، انھوں نے بہتر مستقبل کی خاطر انٹرنیشنل کرکٹ کو الوداع کہتے ہوئے دوبارہ زمبابوے کی نمائندگی نہ کرنے کا بھی اعلان کردیا جاروس نے اپنے بیان میں کہا کہ گذشتہ چند ماہ کے دوران مجھے چند مواقع حاصل ہوئے مگر میں نے یہ حتمی فیصلہ ایک ہفتہ قبل اس وقت کیا جب معاوضوں کا معاملہ سامنے آیا، میں نے سوچا کہ انٹرنیشنل کرکٹ کو چھوڑنے کا یہی مناسب وقت ہے، میں کاؤنٹی اور گلوبل ٹوئنٹی 20 کیریئر شروع کرنے کی خاطر انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر ہورہا ہوں۔ مجھ میں کچھ ٹیموں کو دلچسپی تھی مگر میں نے اور میرے منیجر نے ایک ٹاپ انگلش کاؤنٹی کے ساتھ تین برس کے معاہدے پر رضامندی ظاہر کی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ شائقین اور عوام میرے زمبابوین کرکٹ کو چھوڑنے کے فیصلے کو سمجھیں گے، میرے اس فیصلے کی بڑی وجہ صرف جاب سیکورٹی ہے، میں نے گذشتہ روز اس بارے میں اپنے ساتھی کھلاڑیوں کو آگاہ کیا انھوں نے مجھے سپورٹ کیا، وہ سمجھتے ہیں کہ میں یہ کیوں کررہا ہوں، اس کے بعد میں نے مینجنگ ڈائریکٹر سے ملاقات کی اور انھیں اپنی پوزیشن سے آگاہ کیا اور پھر ہم دونوں خوشگوار انداز میں الگ ہوگئے۔ انھوں نے مزید کہا کہ زمبابوے ہمیشہ میرا گھر رہے گا۔ 24 سالہ جاروس نے 8 ٹیسٹ میچز میں 31.73 کی اوسط سے 30 وکٹیں لیں، ون ڈے انٹرنیشنل میں ان کی وکٹوں کی تعداد 24 ہے جبکہ انھوں نے 9 ٹوئنٹی 20 مقابلوں میں 10 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا ہے۔ کیل جاروس سابق زمبابوین پلیئر میلکم جاروس کے بیٹے تھے۔ جنہوں نے 1992 سے 1994 کے عرصے میں زمبابوے سے ٹیسٹ اور ون ڈے انٹرنیشنل میں حصہ لیا تھا۔

کیرئیر ریکارڈز

(بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	8	14	58	25*	7.25	0	0	3
ون ڈے	24	15	52	13	5.20	0	0	6
ٹی ٹوئنٹی	9	5	9	9*	3.00	0	0	0

کیرئیر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	8	1569	952	30	5/54	31.73	3.64	2
ون ڈے	24	1217	1221	27	3/36	45.22	6.01	0
ٹی ٹوئنٹی	9	193	270	10	3/15	27.00	8.39	0

ٹیسٹ بالنگ کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	5w	10w
بنگلہ دیش	3	112.3	428	14	4/40	30.57	0	0
نیوزی لینڈ	2	78.4	282	7	5/64	40.28	1	0
پاکستان	1	29	96	2	1/17	48.00	0	0
ویسٹ انڈیز	2	41.2	146	7	5/54	2.85	1	0
مجموعی	8	261.3	952	30	5/54	31.73	2	0

ون ڈے بالنگ کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	اسٹرائیک
بنگلہ دیش	8	202.5	1221	27	3/36	45.22	6.01	45.00
بھارت	3	62.5	372	11	3/38	33.81	5.92	34.2
کینیا	4	26	128	4	2/18	32.00	4.92	39.00
نیوزی لینڈ	4	32	185	5	3/36	37.00	5.78	38.4
پاکستان	1	33	231	4	2/41	57.75	7.00	49.5
جنوبی افریقہ	1	10	55	1	1/55	55.00	5.50	60.00
ویسٹ انڈیز	3	10	76	0	-	-	7.60	-
مجموعی	24	29	174	2	1/54	87.00	6.00	87.00

ٹی ٹوئنٹی بالنگ کارکردگی

بمقابلہ	میچز	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	اسٹرائیک
نیوزی لینڈ	4	14	135	6	2/32	22.50	8.39	14.00
پاکستان	2	8	45	4	3/15	11.25	5.62	12.00
جنوبی افریقہ	1	3	20	0	-	-	6.66	-
سری لنکا	1	4	31	0	-	-	7.75	-
ویسٹ انڈیز	1	3.1	39	0	-	-	12.31	-
مجموعی	9	32.1	270	10	3/15	27.00	8.39	19.3

سابق پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان آصف اقبال جنہیں لوگ اپنے دور کے پرکشش کرکٹرز میں شمار کرتے تھے آج بھی شائقین کے ذہنوں میں موجود ہیں حالیہ دنوں میں انہیں میچ فکسنگ جیسے اسکینڈل سے بھی منسوب کرنے کی کوشش کی گئی مگر ان پر الزامات ثابت نہ کئے جاسکے۔ حیدر آباد (دکن) سے ابتدائی کرکٹ سیکھنے کے بعد انہوں نے پاکستان کا رخ کیا وہ ابتدائی دور میں اپنی آؤٹ سوئنگ گیندوں کی وجہ سے مصروف ہوئے مگر بعد ازاں انہوں نے بیٹنگ پر توجہ مرکوز کی۔80-1979ء کے دورہ بھارت میں پہلی مرتبہ پاکستان کرکٹ میں میچ فکسنگ کی بازگشت سنائی دی اس وقت آصف اقبال پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان تھے۔ بعد ازاں انہوں نے شارجہ میں کرکٹ میچوں کی بنیاد ڈالی تو یہاں بھی ان پر میچ فکسنگ کے الزامات عائد کئے گئے کیونکہ آصف اقبال وہاں ڈائریکٹر آف کرکٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ آصف اقبال ان دنوں لندن میں مقیم ہیں مگر کبھی کبھار ٹی وی پر وہ ماہرانہ رائے دیتے نظر آتے ہیں۔ سابق پاکستانی کپتان کو مرد بحران کے لقب سے بھی نوازا گیا جنہوں نے متعدد مرتبہ مشکل حالات سے قومی ٹیم کو نکالا۔68 مرتبہ انہوں نے پاکستان کی عالمی میچوں میں نمائندگی کی جبکہ کینٹ کاؤنٹی کی قیادت بھی انہیں دلیرانہ فیصلوں اور کامیابیوں کے باعث ملی۔ سابق پاکستانی کپتان سے کی گئی گفتگو کا احوال قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

پاکستان کی کرکٹ کی تاریخ میں بہترین کپتان کسے قرار دیں گے ؟

میں تو ایک کپتان کو بلاجھجک بہترین کپتان قرار دیتا ہوں اور وہ مشتاق محمد ہیں۔ کرکٹ کے کھیل کے امور سے ان کی بھرپور آگاہی تھی۔ ایک کپتان کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جو پلان مرتب کرے اس پر موقع محل کی مناسبت سے تبدیلیاں لاکر فوری طور پر عمل میں لائے۔ وہ اپنے دور میں بہترین کپتان رہے اور ہمیشہ ٹیم کی فرنٹ سے قیادت کی۔ ایک کپتان کی ذہانت کا امتحان یہ ہوتا ہے کہ اسے پتہ ہونا چاہئے کہ اس کی ٹیم میں کون سا کھلاڑی بہترین ہے اور اسے کس وقت اور کیسے استعمال کرنا ہے۔

اگر آپ سے شاھد آفریدی اور یونس خان میں سے کسی ایک کو طویل مدت کے لئے کپتان مقرر کرنے کے لئے رائے لی جائے تو کس کو ووٹ دیں گے ؟

حالیہ دنوں میں شاہد آفریدی اور یونس خان دونوں ہی تنازعات میں الجھے رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ حقائق کیا ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو شاہد آفریدی ہی اس معیار پر پورے اترتے ہیں کہ انہیں طویل مدت کے لئے کپتان مقرر کیا جائے۔ تاہم میں ضرور چاہوں کہ یونس خان کی ٹیم میں شمولیت ضروری ہے وہ ایک ورلڈ کلاس بلے باز ہے اور اس میں کوئی شک وشبے والی بات نہیں ہے وہ اس بات کا حقدار ہے کہ ٹیم میں اس کی مستقل جگہ مڈل آرڈر میں قائم رکھی جائے۔

آپ کے خیال میں کسے کرکٹ بورڈ کا چیئرمین بننا چاھئے ؟

کرکٹ بورڈ سربراہ کے کام کی نوعیت چیف سلیکٹر سے مختلف ہوتی ہے اور انفرادی طور پر چیئرمین کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کرکٹ کھیلتا رہا ہو، اسے انتظامی امور سنبھالنے میں مہارت ہونی چاہئے اور اتنی بڑی آرگنائزیشن کو پوری صلاحیتوں کے ساتھ چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور یہی وہ واحد وجہ ہے کہ جو کرکٹ برڈ کو بدانتظامی سے محفوظ رکھ کر اسے بہتر طریقے سے چلاسکتی ہے۔

آپ کو ذھین کپتانوں میں شمار کیا جاتا ھے موجودہ کپتانوں کے لئے کوئی تجویز دینا چاھیں گے ؟

کھلاڑیوں کا احترام کریں انہیں عزت دیں اگر آپ انہیں عزت نہیں دیں گے تو پھر ان کی طرف سے آپ کیا توقعات رکھ سکتے ہیں۔ عزت دینے سے کھلاڑی بھی کپتان کی بات سنے گا اور اپنی طرف سے بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ قیادت کے لئے بہترین نکتہ یہ ہے کہ کپتان خود اچھا پرفارم کرے تو کھلاڑی خود بخود اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ ہاں اس میں کرکٹ بورڈ کا بڑا عمل دخل ہے۔ اگر بورڈ نے کسی کھلاڑی کو اس کی مرضی کے مطابق من مانے فیصلے کرنے پر چھوڑ دیا تو پھر ضرور مسائل پیدا ہوں گے پلیئر پاور کا خاتمہ ضروری ہے جو کہ بدقسمتی سے پاکستان کرکٹ پر حاوی ہے۔

سینئر جونیئر کا کلچرل زور پکڑتا جارھا ھے کیا یہ ٹیم کے لئے خطرناک امر نہیں ھے ؟

میں نہیں سمجھتا کہ ٹیم میں سینئر جونیئر کا چکر ہونا چاہئے، یہ تو دونوں طرف سے باہمی تعاون کا تبادلہ ہونا چاہئے، جونیئر کو چاہئے کہ کسی بھی طرح سے سینئرز کی موجودگی کا دباؤ نہیں لیں، انہیں اپنے کیس پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے کرکٹ ٹیم کا کھیل ہے اگر آپ کسی کا احترام کریں گے تو یقینی طور پر آپ کا بھی وہ احترام کرے گا۔ یہ کچھ لو اور کچھ دو کی پالیسی ہے۔ سینئر کھلاڑی بھی اگر جونیئر کے ساتھ مل کر ٹیم کے لئے ایک یونٹ ہوکر نہیں کھیلیں گے تو ٹیم یقینی طور پر تنزلی کی طرف جائے گی۔

موجودہ کرکٹ اور ماضی کی کرکٹ میں کیا فرق تھا؟

اصل میں عالمی کرکٹ کا نہ ہونا بہت بڑا فرق ہے جس سے پاکستانی ٹیلنٹ کو ابھر کر سامنے آنے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔ آپ ہمارے وقتوں میں نہ جائیں، 90ء کی دہائی میں اٹھا کر دیکھ لیں پاکستانی ٹیم کے ہوم گراؤنڈز پر کس قدر عالمی کرکٹ کھیلی جارہی تھی جو کہ شائقین کی تعداد میں اضافے کا سبب بھی بن رہی تھی۔

کیرئیر ریکارڈ

تاریخ پیدائش: 6 جون 1943ء، حیدرآباد (دکن) بھارت

نمایاں ٹیمیں: پاکستان، حیدرآباد (دکن) کراچی، نیشنل بینک پاکستان، پی آئی اے

ٹیسٹ کیریئر آغاز: پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا، کراچی 24 تا 29 اکتوبر 1964ء

آخری ٹیسٹ: پاکستان بمقابلہ بھارت کولکتہ 29 جنوری تا 3 فروری 1980ء

ریکارڈز: 58 ٹیسٹ، 99 اننگز، 7 مرتبہ ناٹ آؤٹ 3575 رنز، 175 بہترین اسکور 38.85 اوسط، 11 سنچریاں، 12 نصف سنچریاں، 17 چھکے، 36 کیچز، بالنگ 3864 گیندیں 1502 رنز، 53 وکٹیں 28.33 اوسط 5/48 بہترین اننگز میں 5 وکٹیں 2 مرتبہ۔

ون ڈے کیریئر آغاز: پاکستان بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کرائسٹ چرچ 11 فروری 1973ء

آخری ون ڈے انٹرنیشنل: پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام اوول 20 جون 1979ء

ریکارڈز: 10 میچز، 8 اننگز، 2 مرتبہ ناٹ آؤٹ 330 رنز، 62 بہترین اسکور 5,500 اوسط، 5 نصف سنچریاں، 7 کیچز، بالنگ 592 گیندیں 378 رنز، 16 وکٹیں، 23.62 اوسط 4/56 بہترین، میچ میں 4 وکٹیں ایک مرتبہ۔

آپ سے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے ٹیلنٹ بلے باز عمر اکمل کی صلاحیتوں کے متعلق جاننا چاہیں گے؟ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ وہ ہمیشہ وکٹ کے ایک طرف ہی اسٹروک کھیلتا ہے؟

نہیں میں اس سے متفق نہیں، آج کل کی کرکٹ تیز ترین ہوتی جارہی ہے جس میں کوئی بھی کرکٹر ایک ہی قسم کے اسٹروکس پر انحصار نہیں کرسکتا اسے مختلف اسٹروکس کھیلنا پڑیں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ وکٹ کے دونوں جانب بھرپور اسٹروکس کھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ اس کے ساتھ زیادتی ہوگی کہ اسے صرف ایک وکٹ کے ایک طرف اسٹروک کھیلنے والا کھلاڑی قرار دیا جائے اس طرح سے وہ تو کبھی اتنی اچھی اننگز نہیں کھیل سکتا جیسا کہ آج کل کھیل رہا ہے دراصل موجودہ کرکٹ میں زیادہ تر بیٹسمین لیگ سائیڈ کی طرف اسٹروکس کھیلنے میں مہارت رکھتے ہیں کیونکہ یہ کسی بھی بیٹسمین کا فیورٹ علاقہ ہوتا ہے جبکہ یہ اسٹروکس ان کھلاڑیوں میں بھی مقبول ہیں جو کہ وکٹ کے دونوں جانب کھیلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پاکستان کی کرکٹ کی تاریخ میں بہترین کپتان کسے قرار دیں گے؟

میں تو ایک کپتان کو بلا جھجک بہترین کپتان قرار دیتا ہوں اور وہ مشتاق محمد ہیں۔ کرکٹ کے کھیل کے امور سے ان کی بھرپور آگاہی تھی۔ ایک کپتان کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جو پلان مرتب کرے اس پر موقع محل کی مناسبت سے تبدیلیاں لاکر فوری طور پر عمل میں لائے۔ وہ اپنے دور میں بہترین کپتان رہے اور ہمیشہ ٹیم کی فرنٹ سے قیادت کی۔ ایک کپتان کی ذہانت کا امتحان یہ ہوتا ہے کہ اسے پتہ ہونا چاہئے کہ اس کی ٹیم میں کون سا کھلاڑی بہترین ہے اور اسے کس وقت اور کیسے استعمال کرنا ہے۔

1979ء میں آپ کی زیر قیادت پاکستانی ٹیم بھارتی دورے پر گئی لیکن آپ نے اس ٹیم میں سرفراز نواز کو شامل نہیں کیا جبکہ عمران خان بھی ان فٹ تھے؟

میں اس موضوع پر کئی بار گفتگو کرچکا ہوں اور آج بھی میں یہی کہتا ہوں کہ میں سرفراز نواز کی بہت عزت کرتا ہوں اور میرے دور میں وہ ایک بہترین فاسٹ بالر تھا جس کے پائے کا کوئی بالر نہ تھا۔ انہیں بھارتی دورے میں منتخب نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ میں انہیں ہینڈل نہیں کرسکتا تھا۔ وہ ایک مشکل ٹور تھا اور میرے لئے یہ ناممکن تھا کہ میں کسی ایک کھلاڑی کے ساتھ ٹور کا 90 فیصد وقت گزاروں۔ بس یہی ایک وجہ تھی جس کے باعث میں نے اہم ٹور کے لئے انہیں ذمہ داری دینے سے گریز کیا۔

جب آپ کرکٹ کھیلتے تھے تو کیا اس بات سے متفق ہوں گے کہ اس وقت فیلڈر زیادہ اچھے ہوتے تھے بہ نسبت آج کے دور کے؟

میں اس سے متفق نہیں آج کی کرکٹ میں زیادہ اچھے فیلڈر دکھائی دیتے ہیں۔ فیلڈنگ ڈرل پر آج جتنے زیادہ کھلاڑی توجہ مرکوز کرتے ہیں ہمارے دور میں اتنی زیادہ توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ فیلڈنگ کا دارومدار کھلاڑی کی گراؤنڈ میں مکمل توجہ پر ہوتا ہے جبکہ ہماری ٹیم میں کھلاڑیوں میں جو کمی دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اپنی فیلڈنگ ڈرل پر یہ زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

جب آپ فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلتے تھے تو آپ کسے بہتر فاسٹ بالر سمجھ کر استعمال کرتے تھے؟

بدقسمتی سے مجھے پاکستانی فرسٹ کلاس میں زیادہ کھیلنے کے مواقع نہیں ملے البتہ چند میچز جو میں نے پاکستان میں کھیلے اس دوران میرے خیال میں سرفراز نواز سب سے بہتر فاسٹ بالر تھے وہ اپنے دور کے ایک عظیم بالر تھے وہ ہمیشہ وکٹیں لینے پر توجہ رکھتے تھے اور اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی رہتے تھے۔ گیند پر ان کا غضب کا کنٹرول تھا اور ریورس سوئنگ سے تو ان کی سب ہی واقف ہیں۔ انہوں نے فاسٹ بالر کو ایک نئی جدت دی وہ ہمیشہ اپنی بالنگ میں نت نئے تجربات کرتے رہے۔

آپ نے جتنا عرصہ کرکٹ کھیلی ان میں آپ کے خیال میں اس دوران سب سے بہترین فاسٹ بالر کون تھا؟

صرف ایک بالر تھا وہ نیوزی لینڈ کے رچرڈ ہیڈلی تھے جو کہ واقعی میں ایک ماسٹر بالر تھے کنڈیشنز کیسی بھی ہوں ان کی بالنگ پر اثر انداز نہیں ہوتی تھیں۔ وہ ہمیشہ بیٹسمین کو ٹارگٹ بنا کر رکھتے تھے اور اپنی وکٹوں کی تعداد میں اسی وجہ سے اضافہ بھی کیا۔ گیند پر ان کا کنٹرول دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا اور دونوں جانب گیند کو موو کرانے کی بے پایاں صلاحیت سے مالا مال تھے۔ وہ ٹمپرامنٹ سے مالا مال بالر تھے اور جانتے تھے کہ ان کی ٹیم کو ان سے کیا توقعات ہیں۔

1979ء میں بھارت سے سیریز میں شکست کے باوجود پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے اختیار کیا گیا رویہ آپ کے لئے خوشگوار حیرت کا باعث نہیں تھا۔

بالکل حیرت انگیز طور پر ہمارا وطن واپسی پر شاندار استقبال کیا گیا اور کسی بھی طرح سے ہمیں تنقید کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔ بھارت جانے سے قبل بھارتی ٹیم پاکستانی دورے میں شکست سے دوچار ہوئی تھی میں اس سیریز میں بھی کپتان تھا۔ بھارتی دورے پر روانگی سے قبل ہی میں پاکستان کرکٹ بورڈ کو کہہ چکا تھا کہ سیریز کے نتائج چاہے کچھ بھی ہوں میں اس سیریز کے بعد ریٹائر ہوجاؤں گا اور میں اس حوالے سے صاف اور واضح پلان بنا چکا تھا۔ جب ہم بھارت سے واپس لاہور ایئرپورٹ پر اترے تو عوام کی بہت بڑی تعداد ہمارے استقبال کے لئے موجود تھی وہ بہت زیادہ پرجوش تھے اور انہوں نے ہمارے بہادرانہ انداز میں شکست پر بھی ہمیں خراج تحسین پیش کیا۔ کرکٹ بورڈ کے آفیشلز نے مجھے کہا کہ ہم عوام کی طرف نہ جائیں ورنہ مسائل پیدا ہوسکتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ بحیثیت کپتان میرا فرض بنتا ہے

کہ ان کی بات سنوں کیونکہ انکا یہ حق ہے اور ہم سیریز یک طرفہ نہیں ہارے بلکہ لڑ کر ہارے ہیں۔ میں وہاں گیا تو لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے مجھے کندھوں پر اٹھالیا اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں ریٹائرمنٹ کا فیصلہ واپس لے لوں۔ یہ میرے لئے ناقابل یقین خوشگوار لمحات تھے جو کہ میں زندگی بھر نہیں بھلا سکتا میں اس ضعیف العمر شخص کو بھی نہیں بھلا سکوں گا جس نے مجھے قریب آ کر کہا کہ تم پاکستان کے بیٹے ہو اور یہ قطعی طور پر اچھا فیصلہ نہیں جو تم نے ریٹائرمنٹ کا کیا ہے۔ انہوں نے مجھ پر زور دیا کہ واپس آؤ اور ابھی مزید کرکٹ کھیلو جہاں تمہارے پرستار تمہاری راہ تک رہے ہیں میں مکمل طور پر ششدر تھا اور کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں اس محبت اور اعزاز کے بدلے میں کیا کروں لیکن ریٹائرمنٹ کا فیصلہ میں نے بالکل درست کیا اور عزت کے ساتھ اس گراؤنڈ سے رخصت ہو گیا۔

آپ نے صحرا میں متعدد کرکٹ میچز پاکستان کے ڈائریکٹر آف کرکٹ کی حیثیت میں کرائے ہیں اور اس کے بعد میچ فکسنگ کے متعدد ایشو پاکستان کے حوالے سے ابھر کر سامنے آئے ؟ آپ کیا کہیں گے ؟

شارجہ میں کرکٹ کرانا ایک بڑا کارنامہ ہے اور خاص طور پر میرے لئے بہت اچھا تجربہ رہا یہاں پاک بھارت میچ میں تماشائی امنڈ کر آتے تھے کیونکہ دونوں ممالک کی سرزمین پر اکثر و بیشتر سیاسی حالات کے باعث میچز کا انعقاد کھٹائی میں پڑتا رہا ہے شارجہ واحد جگہ تھی جہاں دونوں ممالک کے تماشائی یکساں تعداد میں مقیم تھے اور یہی واحد وجہ تھی جس کے باعث میں نے شارجہ میں کرکٹ کا بیڑا اٹھایا۔ رہی بات الزامات کی تو میچ فکسنگ کا براہ راست مجھ سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔ میں تو میچ کے انعقاد کا ذمہ دار تھا اور زیادہ تر الزامات تو غلط ہی ثابت ہوئے۔ یہ شارجہ سے کرکٹ کو ختم کرانے کی ایک سازش ضرور کہی جا سکتی تھی۔

اسپورٹس مین اسپرٹ

کرکٹ......ایک کھیل ہے اور اس میں ایک ٹیم نے جیتنا اور دوسری نے ہارنا ہے لیکن اچھے اخلاق اور رویہ ایسا عمل ہے جس سے کھلاڑی کی عزت و توقیر میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ملک کی نیک نامی بھی بڑھتی ہے۔ ''اسپورٹس مین اسپرٹ'' کھیلوں میں استعمال ہونے والا ایک مثبت اقدام ہے۔ جو کھلاڑی اسپورٹس مین اسپرٹ کا مظاہرہ کرتا ہے اس کی عزت و توقیر میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ آج کل کھلاڑی فیئر سے زیادہ ان فیئر گیم پر توجہ دیتے ہیں۔ کرکٹ کے چند واقعات ایسے ہیں جن میں کھلاڑیوں نے عظیم الشان ''اسپورٹس مین اسپرٹ'' کا مظاہرہ کیا۔

1987ء کا ورلڈ کپ...... پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان سنسنی خیز میچ آخری مراحل میں تھا۔ ویسٹ انڈیز کے فاسٹ باؤلر کورٹنی والش کو پاکستانی کھلاڑی سلیم جعفر کو رن آؤٹ کرنے کا ایک سنہری موقع ملا۔ والش نے اس موقع سے فائدہ بھی اٹھایا لیکن سلیم جعفر اس سے تیز نکلے پھرتی کے ساتھ کریز پر پہنچ کر انہوں نے والش کے ارادے کو ناکام بنا دیا۔ صورتحال عجیب مرحلے میں داخل ہو گئی بظاہر لگ رہا تھا کہ سلیم جعفر رن آؤٹ ہو چکے ہیں

سلیم جعفر

اور قریب تھا کہ امپائر انہیں رن آؤٹ قرار دے کر پویلین کی راہ دکھا دیں کہ کورٹنی والش امپائر کے پاس پہنچ گئے اور انہیں یہ بتا کر حیران کر دیا کہ سلیم جعفر کریز میں پہنچ گئے تھے کورٹنی والش کی اس فیئر گیم کے صلے میں انہیں اسپیشل پرائز دیا گیا لیکن ویسٹ انڈیز ورلڈ کپ سے باہر ہو گیا۔

1980-81ء میں بھارتی کھلاڑی وشواناتھ نے بھی اسپورٹس مین اسپورٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مشکل فیصلہ کیا جو کہ بعد ازاں بھارت کو بہت مہنگا پڑا۔ ہوا یوں کہ ایک ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کی ٹیم کے کھلاڑی بیٹنگ کر رہے تھے۔ ایان بوتھم جو کہ جارحانہ کھیل کے حوالے سے بہت مشہور ہیں' کریز میں موجود تھے' بھارتی کھلاڑی بوتھم کی اس خاصیت سے پوری طرح آگاہ تھے اور ابھی دل ہی میں ان سے جلد چھٹکارے کی دعا مانگ رہے تھے کہ ایان بوتھم سلپ میں وشواناتھ کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ بوتھم مایوسی کی حالت میں گراؤنڈ سے باہر کی طرف جانے لگے کہ وشواناتھ دوڑ کر امپائر کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ بوتھم آؤٹ نہیں ہوئے کیونکہ وہ گیند کو صحیح طریقے سے کیچ نہیں کر پائے' مکمل طور پر ان کے ہاتھوں

سری کانت

کورٹنی والش

میں آنے سے پہلے گیند نے گراؤنڈ کو چھو لیا تھا۔ اس فیصلے نے بوتھم کو نئی زندگی دی۔ انہوں نے ایک زبردستی جارحانہ اننگز کھیلی اور بھارت جیتا ہوا میچ ہار گیا لیکن وشواناتھ نے اپنا نام کرکٹ کی تاریخ میں اچھے الفاظ میں رقم کروالیا۔

کرکٹ کے کھیل سے جذباتی وابستگی ایک طرف......لیکن ہر قیمت پر جیتنا کھیل کا حسن داغدار کر دیتا ہے۔ مدمقابل ٹیموں میں ایک کو جیتنا اور ایک کو ہارنا ہے اس لئے اسپورٹس مین اسپرٹ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ پھر اسپورٹس مین اسپرٹ کا مطلب صرف ہار ہی نہیں ہوتا' اصل جیت تو لوگوں کے دل جیتنا ہے۔

1989ء میں دو روایتی حریفوں پاکستان اور بھارت کے درمیان میچ مشکل مرحلے میں داخل ہو چکا تھا۔ پاکستانی اور بھارتی تماشائی پوری طرح میچ میں محو تھے وہ اس میچ کا صرف ایک ہی نتیجہ چاہتے تھے اور وہ نتیجہ تھا فتح...... زبردستی فتح......اس موقع پر کوئی ایسا فیصلہ جو تماشائیوں کی مرضی کے خلاف ہو' کسی بھی کھلاڑی کے کیریئر کو متاثر کر سکتا تھا لیکن ایسے نازک موقع پر بھی پاکستان کی شان عمران خان نے ایک ایسا فیصلہ کیا جو عموماً کم ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ انہوں نے بھارتی بیٹسمین سری کانت کو جو کہ آؤٹ ہو چکے تھے لیکن امپائر کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ دوبارہ وکٹ پر آ کر بیٹنگ کرنے کا موقع دیا۔ عمران خان چونکہ کپتان تھے اور کپتان بھی ایسے کہ ان کے سامنے کسی کو کچھ کہنے کی ہمت نہ تھی۔ اس لئے کسی کو بھی اس فیصلے پر اعتراض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سری کانت ''عمران خان کے اس فیصلے پر خوش اور حیران تھے کہ انہیں دوبارہ بلے بازی کا موقع مل گیا لیکن ان کی طویل اننگز کھیلنے کی تمام اُمیدیں اس وقت دم توڑ گئیں جب وہ اگلی ہی بال پر دوبارہ آؤٹ ہو گئے۔ عمران خان کے اس فیصلے نے انہیں ہیرو اور سری کانت کو زیرو بنا دیا اور میچ کے

عمران خان

اختتام پر بھی یہ فیصلہ موضوع گفتگو بنا رہا کہ عمران کا یہ فیصلہ غلط تھا یا صحیح' کیا ٹیم اس وقت اس خطرناک فیصلے کو افورڈ کرنے کی پوزیشن میں تھی؟ لیکن شاید قدرت کی مدد عمران کے ساتھ تھی۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ سری کانت جلد آؤٹ ہو گیا بلکہ پاکستان وہ میچ بھی جیت گیا۔

کھیل کرکٹ کا ہو یا کوئی اور ''اسپورٹس مین اسپرٹ'' نہ صرف کھلاڑی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے بلکہ اس سے کھیل ایک دوستانہ ماحول کا رخ اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے کھیل کو کھیل ہی سمجھنا چاہیے زندگی اور موت کا مسئلہ نہیں بننا چاہیے۔ (رانا محمد شاہد)

آصف اقبال

کیل جاروس

شین وارن سے کبھی اپنا موازنہ نہیں کیا!! اسٹیورٹ میک گل
sony

اسٹیورٹ میک گل آسٹریلیا کے کامیاب لیگ اسپنر میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ان کی بدقسمتی یہ رہی کہ یہ اس دور میں سامنے آئے جبکہ شین وارن کا طوطی بول رہا تھا اور اسی وجہ سے آسٹریلین اسکواڈ میں ان کی جگہ بننی مشکل ہوتی تھی لیکن اسٹیورٹ میک گل کو جب بھی موقع ملا انہوں نے اپنی موجودگی کا بھرپور احساس دلایا خاص طور پر99-1989ء کی ایشز سیریز میں اسٹیورٹ میک گل نے 4 ٹیسٹ میں 27 وکٹیں لے کر ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔2008ء میں کیریبئن ٹور میں انجری نے انہیں عالمی کرکٹ سے دور کر دیا۔

اسٹیورٹ میک گل نے 25 فروری 1971ء کو پرتھ میں جنم لیا۔آسٹریلیا، ڈیون، نیو ساؤتھ ویلز، ناٹنگھم شائر، سمرسیٹ، ویسٹرن آسٹریلیا سے انہوں نے نمائندگی کی۔اسٹیورٹ میک گل سیدھے ہاتھ کے بلے باز اور لیگ بریک گگلی گیندیں کرانے میں مہارت رکھتے تھے۔انہوں نے آسٹریلیا کی جانب سے 44 ٹیسٹ میچ میں 47 اننگز کے دوران 11 مرتبہ ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے 349 رنز 9.69 کی اوسط سے اسکور کئے جہاں 43 ان کا بہترین اسکور رہا۔جبکہ اپنے اصل شعبے بالنگ میں 6038 رنز دیکر 208 وکٹیں 29.02 کی اوسط سے حاصل کیں۔8/108 ان کی بہترین بالنگ رہی۔اننگز میں 5 وکٹیں 12 مرتبہ اور میچ میں 10 وکٹیں دو مرتبہ حاصل کیں۔انہیں صرف 3 ون ڈے میچز کھیلنے کا موقع ملا جہاں انہوں نے صرف ایک رن بنایا تاہم 105 رنز کے عوض 6 وکٹیں 17.50 کی اوسط سے حاصل کیں اور 4/19 بہترین بالنگ ریکارڈ کرائی۔گزشتہ دنوں آسٹریلوی لیگ اسپنر سے ایک نشست کا اہتمام کیا گیا جو کہ قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

تمہارا تعلق ایک معروف کرکٹ فیملی سے ہے اپنے والد اور دادا کے بارے میں کچھ بتانا چاہو گے؟

میرے والد اور دادا دونوں ویسٹرن آسٹریلیا سے کرکٹ کھیلتے رہے ہیں۔میرے والد نے 1970ء کی دہائی میں جبکہ دادا نے جنگ عظیم سے قبل کرکٹ کھیلی۔میرے دادا چارلی میک گل ہمارے پورے خاندان کے لئے ہیرو کی حیثیت رکھتے تھے۔وہ ویسٹرن آسٹریلیا سے بالنگ اور بیٹنگ دونوں کا آغاز کرتے تھے۔وہ ڈان بریڈمین کی سطح کی بیٹنگ کرتے تھے اور یہ ثبوت ان کے ریکارڈ کو دیکھ کر مل سکتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ بچپن سے ہی تمہارے لئے قدرت کی جانب سے یہ متعین کر دیا گیا تھا کہ تمہیں کرکٹر بننا ہے۔

آپ خود بہتر سمجھتے ہیں میں کس طرح اپنے بزرگوں کی مخالف سمت چل سکتا تھا لیکن جب میں 15 سال کا تھا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ میں کرکٹ کھیل سکوں گا میں ان دنوں ٹینس کھیلتا تھا اور میرے کندھے میں انجری ہونے کے باعث مجھے بالنگ کرانے میں شدید دشواری ہوتی تھی۔میں بہت دلبرداشتہ تھا، خدا جانتا ہے کہ میں نے اپنے کندھے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے کتنی محنت کی میں اب ٹینس کھیلنے کے لئے فٹ نہیں تھا پھر میں نے فیصلہ کرلیا کہ مجھے صرف کرکٹ کی طرف توجہ دینی ہے۔

اس کا مطلب یہ کہ آپ اپنے اسکول میں کوئی حیرت انگیز طالب علم نہیں تھے؟

میں اپنے اسکول میں فرسٹ الیون میں کھیلتا تھا لیکن میں صرف سہارا دینے والا کھلاڑی سمجھا جاتا تھا میں نے اسکول لائف میں ہی کرکٹ کو اپنے دماغ میں بسالیا تھا اس کے بعد میں نے گریڈ کرکٹ میں بہتر سے بہتر کی طرف توجہ دینا شروع کی۔میں ترقی کرتا ہوا چوتھے گریڈ سے دوسرے گریڈ کی کرکٹ تک پہنچ گیا۔میرے ساتھ کامیابی جلدی جلدی اپنا سفر طے کر رہی تھی۔اسکول چھوڑنے کے ایک سال بعد ہی مجھے ویسٹرن آسٹریلیا سے کھیلنے کا موقع مل گیا۔

تم آسٹریلین کرکٹ اکیڈمی سے تربیت لینے کے بعد پہلے کھلاڑی تھے جسے ملکی نمائندگی کا موقع دیا گیا۔اکیڈمی نے تمہارے کھیل پر کیا اثرات مرتب کئے؟

میں نے ویسٹرن آسٹریلیا کی سیکنڈ الیون کی جانب سے کچھ میچز کھیلے جس کے بعد مجھے سری لنکا کا دورہ کرنے والی آسٹریلین اکیڈمی الیون کی ٹیم میں شامل کیا گیا۔یہ 1991ء کے اوائل کی بات ہے میرے ماں باپ نے اس کے بعد آسٹریلین اکیڈمی میں کوچنگ کے لئے روڈنی مارش جو کہ اس وقت کرکٹ اکیڈمی کو چلا رہے تھے ان سے بات کی یہاں اکیڈمی میں مجھے حیرت انگیز طور پر بہت مدد ملی اور ذمہ داریاں سنبھالنے کا احساس پیدا ہوا۔

لیکن اکیڈمی سے ملکی کرکٹ تک پہنچنے میں تمہیں اتنا عرصہ کیوں لگا؟

جب میں 20 سال کا تھا تو اکیڈمی جوائن کی اور 26 سال کی عمر میں پہنچنے کے بعد میں نے باقاعدہ فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلنا شروع کی اور آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ طویل دورانیہ میرے لئے کتنا ذہنی طور پر منتشر کرنے کے لئے ہوگا۔ہر وقت میرے ذہن میں یہ سوال گردش کرتا رہتا تھا کہ میں اچھی کرکٹ کھیل سکوں گا یا نہیں۔میری کلب کرکٹ میں پرفارمنس اس دوران بہت اچھی رہی۔میں باقاعدگی کے ساتھ وکٹیں حاصل کر رہا تھا لیکن دباؤ مجھ پر بڑھتا جا رہا تھا اور ایک مرحلہ ایسا آیا کہ 1995ء میں مجھے یہ فیصلہ تک کرنا پڑا کہ مجھے ویسٹرن آسٹریلیا کو چھوڑ دینا چاہئے۔

کیا یہ بات درست نہیں کہ تمہیں انگلینڈ کے کھلاڑیوں نے اس لئے استعمال کیا کہ وہ شین وارن کا سامنا کرتے ہوئے کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں؟

بالکل درست بات ہے 95-1994ء میں آسٹریلیا کا دورہ کرنے والی انگلش ٹیم کے ساتھ میں نے کافی وقت گزارا میں انہیں تمام دن بالنگ کراتا رہا ہوں اور اس کے بدلے مجھے خطیر رقم ملتی تھی جو کہ میرے جیب خرچ کے لئے بہت ہوتی تھی۔دراصل وہ میری بالنگ پر بیٹنگ کر کے شین وارن کے سامنے اعتماد سے جانا چاہتے تھے لیکن اتفاق کی بات ہے کہ شین وارن نے پہلے ٹیسٹ میں ہیٹ ٹرک کر ڈالی جس کا مطلب یہ تھا کہ شاید میں اچھی گیندیں نہیں کرا رہا تھا۔

ویسٹرن آسٹریلیا کو چھوڑ کر نیو ساؤتھ ویلز سے کھیلنا کیسا تجربہ رہا؟

نیو ساؤتھ ویلز آسٹریلیا میں لیگ اسپن کا گھر ہے یہاں جا کر مجھے اپنے کئی سوالات کے جوابات مل گئے۔نیو ساؤتھ ویلز میں اس وقت بھی پانچ اسپن بالر شامل تھے۔جبکہ میں اپنی فرسٹ کلاس ٹیم کا مستقل رکن بھی نہیں رہا تھا جب میں نیو ساؤتھ ویلز پہنچا میں نے پرتھ سے سڈنی جانے والی ٹرین پکڑی اور کار میں بیٹھ کر گراؤنڈ پہنچا میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ ایک دفعہ مجھے کوئی سیدھا راستہ مل گیا تو کامیابی میرے ساتھ ہوگی۔میں اس وقت اپنے کیریئر کے بدترین دور سے گزر رہا تھا۔مجھے یقین تھا کہ یہی عرصہ مجھے خود کو منوانے کا ہے۔اگر میں اس میں کامیاب رہا تو زندگی آسان ہو جائے گی۔اور حالات نے ثابت کیا کہ میرا یہ فیصلہ درست تھا۔اپنے پہلے سیزن میں مجھے 5 وکٹ فی میچ اوسطاً ملیں اور ہم نے پریمیئر شپ بھی جیت لی۔مجھے اسٹیٹ کی ٹیم میں شامل کر لیا گیا اور اس سیزن کے فوری بعد مجھے میچ

کھیلنے کا موقع بھی مل گیا۔

کیا تمھیں وہ یادگار لمحات یاد ھیں جب تمھیں آسٹریلیا کے اسکواڈ کے لئے منتخب کیا گیا؟

آئرلینڈ کا کپتان ہوتا تھا ٹرینٹ جانسٹن وہ میرے ساتھ سڈنی میں میچ کھیل رہا تھا اس کو ایک پیغام موصول ہوا میں گیند کرا رہا تھا وہ سیدھا میرے پاس آیا مجھے سخت ناگوار گزرتا تھا جبکہ میں بالنگ کر رہا ہوں اور کوئی مجھ سے گفتگو کی کوشش کرے تو میرا ردعمل وہاں بھی کچھ ایسا ہی تھا میں سمجھا کہ یہ مجھ سے فیلڈ میں تبدیلی کے لئے کہے گا لیکن اس کے بجائے اس نے کہا کہ میں تمہیں صرف یہ بتانے آیا ہوں کہ تمہیں علم نہیں ہے کہ تمہیں اسی ہفتے ایڈیلیڈ روانہ ہونا ہے۔ تمہارا آسٹریلیا کی ٹیم میں سلیکشن ہوگیا ہے۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس وقت میرے کیا جذبات تھے اور نہ ہی اس وقت اتنا وقت ہے کہ میں اس کہانی کو تفصیلی بیان کرسکوں میں اس وقت بہت زیادہ جذباتی ہوگیا تھا اور آج بھی میں وہ لمحات کبھی نہیں بھلا سکتا۔

ٹیسٹ کرکٹ میں تمھارا پھلا شکار کون بنا؟

جنوبی افریقہ کا جیک کیلس اس میچ میں بہت اچھی بیٹنگ کر رہا تھا وہ خاص طور پر سویپ شارٹ کھیل رہا تھا اور ایڈیلیڈ کی باؤنڈری چھوٹی ہونے کے باعث اسے چوکے بھی مل رہے تھے میں نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''سٹی تم آج پھنس گئے اسے کیسے پھنساؤ گے؟'' میں نے نئی ورائٹی استعمال کی کیلس کو میں نے سلائیڈر اور فروٹر گیندیں کرائیں اور وہ میرے جال میں پھنس گیا اسے آؤٹ کرکے مجھے بہت اطمینان محسوس ہوا کہ اگر یہ میرے ساتھ بے رحمانہ سلوک کرتا تو آج میں کہاں ہوتا۔

تمھیں شین وارن کی زیر تربیت سمجھا جاتا رھا اور یہ کھا گیا کہ تم ان سے متاثر ھوکر ان کی جیسی گیندیں کرانے کی کوشش کرتے رھے کیا یہ حوصلے پست کردینے والی بات نھیں تھی؟

اکثر لوگ مجھ سے یہی سوال کرتے تھے لیکن میں آپ کو واضح طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ میں اپنا موازنہ کسی دوسرے کھلاڑی سے ہرگز نہیں کرتا۔ یہ آپ کے کیریئر میں کبھی مددگار نہیں ہوتا۔ آپ ٹیم میں کھیل رہے ہیں یہ آپ کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شین وارن ایک بڑے سپر اسٹار تھے اصل بات یہ ہے کہ آپ ٹیم میں کھیل رہے ہیں اور ایک بڑا عظیم بالر بھی آپ کے ساتھ میچ میں ایک ہی ٹیم سے کھیل رہا ہے جبکہ آپ اپنے اسٹیٹ کے بہترین کھلاڑی کی حیثیت سے ٹیم کے اسکواڈ میں شامل ہیں بلکہ میں تو یہ کہنا چاہوں گا کہ علاقائی ٹیم سے کھیلنا بہت مشکل جبکہ ملک کی ٹیم سے کھیلنا بہت آسان ہے۔

کب تم نے یہ محسوس کیا کہ تم اپنے کیرینر کے عروج پر ھو؟

میں سمجھتا ہوں کہ تین مرتبہ مجھے ایسا لگا کہ میں کیریئر کے عروج پر ہوں۔ پہلا موقع تو وہ تھا جبکہ یہ میرا دوسرا ٹیسٹ بھی تھا اور میں پاکستان میں پاکستان کے خلاف کھیل رہا تھا۔ مجھے یہاں وکٹوں سے کافی مدد ملی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں میری آئیڈیل وکٹیں تھیں جس کا میں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ جبکہ دوسری مرتبہ اگر اعداد و شمار کے حساب سے دیکھا جائے تو انگلینڈ کے خلاف سڈنی میں ایشیز سیریز کے دوران 99-1998ء میں کھیلا گیا ٹیسٹ تھا۔ میں اس سیریز سے قبل بھرپور سیزن کھیل کر کافی تھک چکا تھا۔ لیکن میں نے تازہ دم ہوکر اس سیریز میں حصہ لیا۔ اور کافی وکٹیں حاصل کیں۔ تیسرا موقع وہ تھا جب بارباڈوس میں 2003ء میں تیسرے ٹیسٹ میچ میں مجھے 9 وکٹیں ملیں یہاں بالکل فلیٹ وکٹ تھی جبکہ ہم نے فیلڈ میں دوران ٹیسٹ بہت زیادہ وقت گزارا۔ یہ میری بہترین پرفارمنس تھی کیریئر کی جو کہ میں آج بھی یاد کرتا ہوں۔

دورہ پاکستان میں تمھیں مطالعے کا شوق پیدا ھوا اب تک کتنی کتابیں خرید کر پڑھ چکے ھو؟

یہ 24 تو نہیں البتہ 17 ضرور ہیں۔ دراصل مجھے کتابوں کی کوالٹی دیکھ کر کافی دکھ ہوتا ہے۔ میں نے جین آسٹن اور وار اینڈ پیس نہیں پڑھی کیونکہ یہ کتابیں آپ کے دکھوں میں مزید اضافہ کریں گی۔ یہ کتابیں مجھے صرف ایئرپورٹ پر یا بک اسٹال پر رکھی اچھی لگتی ہیں۔

یہ کھا جاتا ھے کہ جلن بکلنن کے بوٹ کیمپ نے تمھارا کیرینر ختم کرنے میں اھم کردار ادا کیا جو کہ 2006ء میں منعقد کیا گیا اس کیمپ سے تمھارا کیرینر جلد ختم ھو گیا؟

میں سمجھتا ہوں کہ بوٹ کیمپ خالصتاً میرٹ پر ٹیم منتخب کرنے کے لئے کیا گیا تھا لیکن اس کا انعقاد غلط موقع پر کیا گیا یہ انٹرنیشنل کرکٹ کا سیزن تھا اور اس کیمپ کو منعقد کرنے کے لئے غلط وقت چنا گیا۔ جب میں نے کیمپ جوائن کیا تو آسٹریلیا کو آگے طویل سیزن کھیلنا تھا ہمیں وہاں سیکھنے کے لئے بہت کچھ ملا لیکن غلط وقت پر انعقاد نے صرف میرا نہیں دیگر

کھلاڑیوں کا بھی کیریئر مختصر کردیا اس کیمپ میں متعدد کھلاڑی ان فٹ ہوئے مثلاً بریٹ لی، بریڈ ہاگ، مچھل جانسن، مائیکل کارک، شین وارن اور مائیکل کاسپروچ اور یہ تمام کھلاڑی اگلے سیزن میں فٹنس مسائل سے دوچار رہے۔

کیا اس بات سے اتفاق کریں گے کہ لیگ اسپن بالنگ دیگر بال کی نسبت بعض اوقات کافی مھنگی پڑ جاتی ھے؟

اس بات پر کافی بحث کی جاسکتی ہے میں اپنی مثال دوں گا کہ میں اپنے طور پر بہتر سے بہتر گیند کرانے کی کوشش کرتا ہوں اور میں نے آسٹریلیا کی طرف سے کھیلتے ہوئے اس کا مظاہرہ بھی کیا۔ دراصل ہم لوگ بالنگ کے شعبے پر کافی محنت کرتے تھے۔ میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ میں کرکٹ کھیل سکتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں آئی پی ایل جیسی لگژری کرکٹ کھیلنے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ صرف رقم کے لئے نہیں میں اپنی تسکین کے لئے کھیلنا چاہتا ہوں۔ کرکٹ میری سانسوں میں رچ بس گئی ہے اور میں تاحیات اس سے منسلک رہنا چاہتا ہوں۔

کیا تم اپنی جاب سے مطمئن ھوں؟

میں ٹرپل ایم ریڈیو پر ناشتے کے بعد کی نشریات کرتا ہوں جو کہ سڈنی سے آن ایئر ہوتی ہے۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں اچھا کام کر رہا ہوں لیکن میں اس فیلڈ سے انجوائے ضرور کر رہا ہوں اور اگر کسی وجہ سے مجھے یہ چھوڑنا پڑا تو میں دوبارہ کرکٹ کی فیلڈ میں آکر کوئی کام اختیار کرلوں گا اور مجھے نہیں پتہ کہ وہ پروفیشنل اسپورٹس مین کی ضرورت ہی ہوگا یا کہ انتظامی امور کے سلسلے میں ہوگا۔

بنگال کرکٹ کا دامن بھی کرپشن سے داغدار ہو گیا!!

بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے میچ فکسنگ اسکینڈل سے متعلق آئی سی سی کی رپورٹ منظر عام آ گئی ہے۔ سابق کپتان محمد اشرفل سمیت 9 کھلاڑیوں پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ آئی سی سی کے اینٹی کرپشن یونٹ کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق بنگلا دیش کے سابق کپتان محمد اشرفل سمیت 7 کھلاڑی میچ فکسنگ میں ملوث پائے گئے۔ دو دیگر کھلاڑیوں پر الزام ہے کہ انہوں نے بکیز کے رابطہ کرنے پر حکام کو آگاہ نہیں کیا۔ معاملے کی تحقیقات آئی سی سی کا اینٹی کرپشن ٹربیونل کرے گا۔ اگر کھلاڑیوں پر الزامات ثابت ہو گئے تو میچ فکسنگ کرنے والوں کو 5 سال سے تاحیات پابندی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جبکہ بکیز کے رابطے پر آگاہ نہ کرنے والے دونوں کھلاڑیوں پر ایک سے 5 سال تک کی پابندی لگ سکتی ہے۔ تمام کھلاڑی تحقیقات مکمل ہونے تک معطل رہیں گے انہیں اعتراف جرم یا خود کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے 14 دن کا وقت دیا گیا ہے۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈیوڈ رچرڈسن نے ڈھاکا میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کہا کہ ہماری معلومات کا ذریعہ وہ کرکٹرز ہیں جنہیں کرپشن کی پیشکش کی گئی لیکن انہوں نے غلط کاموں کا حصہ بننے سے انکار کر دیا۔ خیال رہے کہ محمد اشرفل نے اپنے ملک کی جانب سے 17 سال کی عمر میں ٹیسٹ سنچری بنائی۔ محمد اشرفل کو جون میں میچ فکسنگ میں ملوث ہونے کا اعتراف کرنے کے بعد معطل کر دیا گیا تھا۔ محمد اشرفل نے کہا تھا کہ وہ آئی سی سی کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں اور انہوں نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔ محمد اشرفل 2007 سے 2009 تک قومی ٹیم کے کپتان رہے۔ آئی پی ایل میں فکسنگ کے الزامات کے بعد بنگلہ دیشی پریمیئر لیگ بھی فکسنگ کے الزامات کی زد میں ہے۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے آئی سی سی کے اینٹی کرپشن اور سیکورٹی یونٹ سے درخواست کی تھی کہ وہ بنگلہ دیش کے پریمیئر لیگ کے دوسرے سیزن کی نگرانی کرے۔ بنگلہ دیش پریمیئر لیگ رواں برس فروری اور مارچ میں منعقد ہوئی تھی۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے کہا ہے کہ بنگلا دیش پریمیئر لیگ کے دوران میچ فکسنگ کے الزامات میں ملوث 9 کھلاڑیوں پر تاحیات پابندی لگ سکتی ہے آئی سی سی کی رپورٹ کے مطابق بنگلا دیش کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان محمد اشرفل سمیت 9 کھلاڑیوں پر میچ فکسنگ کا جبکہ ان میں سے 2 کھلاڑیوں پر ضابطے کی خلاف ورزی کا الزام ہے کیونکہ انہوں نے بکیز کے رابطہ کرنے پر حکام کو آگاہ نہیں کیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لیگ میں گزشتہ برس کی فاتح ٹیم ڈھاکا گلیڈی ایٹرز کے میچ فکسنگ میں ملوث ہونے کے شواہد ملے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ میچ فکسنگ میں ملوث کھلاڑیوں کو 5 سال سے لے کر تاحیات پابندی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جبکہ حکام کو آگاہ نہ کرنے والے کھلاڑیوں پر ایک سے 5 سال تک کی پابندی لگ سکتی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ میچ فکسنگ میں ملوث کھلاڑیوں کے پاس اعتراف جرم یا خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے 14 دن کا وقت ہے تاہم تمام کھلاڑی تحقیقات مکمل ہونے تک بدستور معطل رہیں گے۔ واضح رہے کہ ڈھاکا گلیڈی ایٹرز میں قومی کرکٹ ٹیم کے شاہد آفریدی، عمران نذیر، سعید اجمل، اظہر محمود اور رانا نوید الحسن بھی شامل تھے۔ بنگلہ دیش پریمیئر لیگ فرنچائز ڈھاکا گلیڈی ایٹرز کے محبوب العالم رابن نے آئی سی سی کے اینٹی کرپشن یونٹ کی جانب سے میچ فکسنگ الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور ان کا دامن صاف ہے۔ ادھر انگلش کھلاڑی ڈیرن اسٹیون نے اس بات کو اعتراف کیا کہ انہوں نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کو بنگلہ دیش پریمئر لیگ کے دوران کرپشن کی ایک پیشکش کے حوالے سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ انگلش کھلاڑی کا کہنا تھا کہ میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مجھے کرپشن رپورٹ نہ کرنے پر آئی سی سی کی جانب سے مقدمے کا سامنا ہے تاہم میں کسی طرح سے بھی اس میں ملوث نہیں ہوں اور آئی سی سی اور انٹی کرپشن یونٹ سے بی پی ایل کے حوال سے مکمل تعاون کر رہا ہوں۔ اسٹیون کو مقدمے میں زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک کی معطلی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جبکہ تمام کھلاڑیوں کے پاس اپیل درج کروانے کے لیے 14 روز کا وقت ہے۔ 37 سالہ آل راؤنڈر کا کہنا ہے کہ وہ کرپشن کے خلاف ہیں اور ہمیشہ اپنا بہترین کھیل پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر وضاحت کی کہ انہیں آئی سی سی کی جانب سے رپورٹ نہ کرنے پر مقدمے کا سامنا ہے اور فی الحال وہ کینٹ کے لیے کرکٹ کھیل سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اسٹیون ڈھاکہ گلیڈی ایٹرز کی نمائندگی کر رہے تھے جس کے بارے میں آئی سی سی نے تصدیق کی ہے کہ وہ واحد کلب ہے جسکے بارے میں تحقیقات جاری ہیں۔ بنگلہ دیش کے مایہ ناز کھلاڑی محمد اشرفل پہلے ہی بی پی ایل کے ایل میچ کے دوران کرپشن کا اعتراف کر چکے ہیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق اشرفل کو ڈھاکہ اور چٹاگانگ کنگز کے درمیان ایک میچ کو ہارنے کے بدلے دس لاکھ ٹکے دیئے گئے تھے۔ بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کرپشن کیس میں سری لنکا کے آل راؤنڈر کوشل لوکاراچی کو بھی چارج لیٹر ملنے کی تصدیق ہو گئی۔ سری لنکا کرکٹ نے ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی، ان پر فکسنگ رابطے کی رپورٹ نہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ کرکٹر کے ایک قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ لوکاراچی کسی بھی قسم کی فکسنگ میں ملوث نہیں ہیں، آئی سی سی کی جانب سے انھیں فکسنگ کے لیے ہونے والی پیشکش کے بارے میں رپورٹ نہ کرنے کا مرتکب قرار دیا گیا۔ کاؤنٹی کرکٹ کھیلنے کیلئے انگلینڈ میں موجود روبیل نے کہا کہ مجھے تمام قسم کی کرکٹ سے معطل کر دیا گیا جس کی وجہ سے اب وطن واپس لوٹنا پڑا، میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور قانونی جنگ کیلئے تیار ہوں۔ فکسنگ اسکینڈل نے بنگلہ دیشی کرکٹ کو اس وقت ہلا کر رکھا ہوا ہے، آئی سی سی کی جانب سے 7 افراد کو فکسنگ اور دو کو مشکوک روابط کی رپورٹ نہ کرنے کا مرتکب قرار دیا جا چکا ہے، اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ بنگلہ دیش کی ڈومیسٹک کرکٹ میں کئی برسوں سے کرپشن رچی بسی ہوئی ہے۔ جنوری 2013 سے قبل تک اینٹی کرپشن اقدامات اور سزاؤں کے بارے میں معلومات صرف انٹرنیشنل کرکٹرز کو ہی تھیں تاہم بنگلہ دیش پریمئر لیگ کے دوسرے ایڈیشن سے قبل رواں برس 15 جنوری کو بی سی بی کی جانب سے خصوصی ایجوکیشنل پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں 112 کرکٹرز نے حصہ لیا مگر یہاں پر کرپشن اپنی جڑیں پھیلا چکی تھی۔ یہ مختصر پروگرام اس کے تدارک کیلیے کافی ثابت نہیں ہوا، بی سی بی نے اپنا اینٹی کرپشن یونٹ بھی اس وقت قائم کیا جب آئی سی سی کی جانب سے آخری وارننگ دی گئی۔ ڈھاکا لیگز میں کرپشن کے بارے میں شواہد اکٹھا کرنا مشکل کام ہے لیکن ہر سیزن میں مقامی اخبارات مشکوک میچز کی تفصیلات سے بھرے پڑے ہوتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جن پر الزامات عائد کیے جاتے ہیں ان کی جانب سے ان رپورٹس کو چیلنج بھی نہیں کیا جاتا، اس کے باوجود بی سی بی نے تحقیقات نہیں کیں، بورڈ آفیشلز شواہد نہ ہونے کو اس کی وجہ قرار دیتے ہیں، ملکی ایونٹ ڈھاکا پریمیئر لیگ ہے مگر اس کے باوجود اس میں کوئی بھی کیمرے نصب نہیں کیے جاتے۔ بنگلہ دیشی ڈومیسٹک کرکٹ میں کرپشن رچ بس گئی، کئی برس سے کلب کرکٹ میں سرعام جوا کھیلا جا رہا ہے۔ ایجوکیشنل پروگرام زیادہ تر انٹرنیشنل کھلاڑیوں تک ہی محدود رہتا ہے، کرکٹ سے روزی روٹی کمانے والے کسی غلط حرکت کی رپورٹ نہیں کرتے۔

ادھر سابق آسٹریلوی ٹیسٹ کرکٹر ای ین چیپل نے کرپشن کے خاتمے میں آئی سی سی کے کردار کو مشکوک قرار دے دیا۔ ایک کالم میں انھوں نے تحریر کیا کہ کونسل نے سب سے حیران کن فیصلہ ہیڈ کوارٹر کو دبئی منتقل کر کے کیا جو شارجہ کے قریب ہے جسے خود آئی سی سی نے میچ فکسنگ کی وجہ سے ڈرٹی قرار دیا تھا۔ کرکٹ کی عالمی گورننگ باڈی نے فکسنگ میں تاحیات پابندی کے شکار ہونے والے ہنسی کرونیئے کی ٹیم کے ایک ممبر ڈیو رچرڈسن کو جنرل منیجر کرکٹ بنایا، انھیں بعد میں چیف ایگزیکٹیو کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ ایک بک میکر تین مختلف مدتوں کے دوران سری لنکا کرکٹ کا صدر اور 1998 سے 2000 تک آئی سی سی کے ڈائریکٹرز میں شامل رہا، انھوں نے کہا کہ آسٹریلوی کرکٹ بورڈ بھی اس سلسلے میں سنجیدہ کوششیں نہیں کر رہا، بکیز سے روابط میں دو برس کی پابندی کے شکار مارلون سیموئلز کو بگ بیش میں کھیلنے کی اجازت دی گئی اور ان کا نام پورے ایونٹ میں موضوع بحث بنا رہا، پاکستان کے جسٹس قیوم کی جانب سے فکسنگ اسکینڈل پر رپورٹ میں دی

گئی سفارشات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے فکسنگ میں ملوث کرکٹرز سے سختی سے نہیں نمٹا گیا۔ کرائم کمیشن کی رپورٹ نے کرکٹ آسٹریلیا کا چین لوٹ لیا۔ چیف ایگزیکٹو جیمز سدرلینڈ کلین چٹ ملنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود فکرمندی میں مبتلا ہوگئے، بگ بیش کی کڑی نگرانی کے ساتھ ساتھ ٹوئنٹی 20 کرکٹ میں ممنوعہ طاقت بخش ادویہ کا استعمال اور سٹے بازی روکنے کیلیے سخت اقدامات کیے جائینگے۔ آسٹریلوی کرائم کمیشن کی رپورٹ میں ملکی کھیلوں کو غیر قانونی ڈرگز اور جوئے سے آلودہ اقرار دیے جانے کے بعد کرکٹ آسٹریلیا میں بھی تشویش کا دھواں صاف اٹھتا دکھائی دینے لگا، سی اے کے چیف جیمز سدرلینڈ کا کہنا ہے کہ بگ بیش کے دوران کھلاڑیوں کی منفی سرگرمیوں کے زیادہ مواقع ہو سکتے ہیں، اس لیے نگرانی کا طریقہ کار مزید سخت کردینگے۔ انھوں نے کہا کہ رپورٹ میں کوئی شواہد پیش نہ کیے جانے کا مطلب یہ نہیں کہ کرکٹ میں کوئی مسائل ہی نہیں ہیں، دیگر اسپورٹس کی طرح اس کھیل میں بھی ناجائز حربے استعمال کرنیوالے لوگ موجود ہونگے، تاہم اپنی ساکھ برقرار رکھنے کیلیے ہمیں اینٹی کرپشن کا نظام مزید موثر بنانا ہوگا، ہم کھیلوں کی دیگر فیڈریشنز کے ساتھ مل کر کام کرنے کو بھی تیار ہیں۔ ماہرین کے مطابق طاقت بخش ادویات کے استعمال میں بدنام کھیل بیس بال کی طرح ٹوئنٹی 20 کرکٹ میں بھی پاور ہٹنگ ہوتی ہے، اس لیے کرکٹرز کے ڈرگز کی طرف راغب ہونے کے خدشات زیادہ ہوگئے، کرکٹ آسٹریلیا کا کہنا ہے کہ قومی کرکٹرز کو ملکی سپلیمنٹ اور ادویات ہمارا اسٹاف خود فراہم کرتا ہے، ڈومیسٹک پلیئرز کے پاس مہنگی دوائیاں خریدنے کے وسائل نہیں ہوتے۔ بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے دوسرے ایڈیشن میں بھی اسپاٹ فکسنگ کی اطلاعات سامنے آئیں۔ رنگپور رائیڈرز نے اپنے خلاف میچ میں رائل بنگال پر فکسنگ کا الزام لگادیا، اس پر رائل نے حریف کیخلاف 100 کروڑ ٹکا کا ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا گذشتہ برس پلیئرز کو معاوضے نہ ملنے اور فکسنگ کے الزامات کی گونج میں بی پی ایل کا پہلا ایڈیشن منعقد ہوا تھا اس بار بھی حالات تبدیل نہیں ہوئے۔ غیر ملکی کھلاڑی معاوضے کی ابتدائی قسط نہ ملنے پر بائیکاٹ کی دھمکی دے چکے اور اب فکسنگ کی باتیں بھی شروع ہوگئیں، رنگپور رائیڈرز کے مالک رفیق اسلام نے الزام لگایا کہ 25 جنوری کو رائل بنگال سے 9 رنز کی شکست میں ان کی ٹیم اسپاٹ فکسنگ کا شکار ہوئی، انھوں نے اننگز کے 13ویں اوور کی دوسری گیند کا خاص طور پر ذکر کیا جس میں آسٹریلوی بیٹسمین کیمرون بورگاس رن مکمل کررہے تھے کہ حریف فیلڈر نے راستہ روک لیا، امپائر نے صورتحال کا نوٹس لینے کے بجائے انھیں رن آؤٹ قرار دے دیا۔ آفیشل براڈکاسٹر چینل نے واقعے کا ری پلے دکھانے سے گریز کیا، میچ کے دوران کچھ دیر تک اسکور بورڈ بھی غیر متحرک رہا، یہ تمام باتیں کسی مشکوک سرگرمی کی جانب اشارہ کررہی تھیں۔ دوسری جانب رائل بنگال اس الزام پر سخت برہم ہے اور اس نے رنگپور رائیڈرز کیخلاف 100 کروڑ ٹکا کا ہتک عزت کا دعویٰ دائر کردیا۔

بھارت میں فکسنگ کا معاملہ مزید گمبھیر صورتحال اختیار کرتا جارہا ہے اور اب پولیس نے انکشاف کیا ہے کہ سٹے بازوں نے عالمی کپ 2011 کے مقابلوں پر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش کی اور سٹے باز اپنے مقاصد کے حصول کے لیے چیئر لیڈرز کو استعمال کرتے ہیں۔ انڈین پریمیئر لیگ میں فکسنگ کا تنازع ابھرنے کے بعد اب معاملے کی عدالتی کارروائی جاری ہے اور دہلی پولیس نے عدالت میں جو چارج شیٹ پیش کی ہے، اس میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فکسنگ کے لیے چیئر لیڈرز کو بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ عدالت میں پیش کردہ چارج شیٹ میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ (اے سی ایس یو) کے ریجنل مینیجر دھرم ویر سنگھ کا بیان ہے کہ آئی پی ایل فکسنگ تنازع میں گرفتار ہونے والے سٹے باز سنیل بھاٹیہ، بابو یادیورا اور الیاس افضل کی کھلاڑیوں سے ملاقاتوں کی تصویریں موجود ہیں۔ 2010 میں بھارت کے دورِ بنگلہ دیش میں بھی سنیل بھاٹیہ اسی ہوٹل میں مقیم تھا جس میں بھارتی ٹیم کا قیام تھا جبکہ عالمی کپ 2011 میں بھی ان تینوں نے ہوٹل تاج پیلس میں کھلاڑیوں سے ملاقاتوں کی کوشش کی تھی، جس سے واضح ہے کہ عالمی کپ کے دوران بھی سٹے باز سرگرم تھے۔ اس چارج شیٹ کے مطابق سنیل بھاٹیہ نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی ٹیم کے دورِ سری لنکا کے دوران ایک چیئر لیڈر نے انہیں پہلے ایک سری لنکن کھلاڑی اور بعد ازاں دو بھارتی کرکٹرز سے ملوایا۔ یہ چیئر لیڈر ان تینوں کھلاڑیوں کی دوست تھی اور سنیل بھاٹیہ کے مطابق یہ تینوں کھلاڑی اس وقت بھی اپنے ملکوں کی ٹیم میں موجود ہیں۔ اس بیان نے تہلکہ مچادیا ہے کہ آخر وہ

کون سے سری لنکن اور بھارتی کھلاڑی ہیں جن کے سٹے بازوں سے تعلقات ہیں؟ اگر پوری قوم کی طرح ہماری یادداشت بھی کمزور نہیں تو آپ کو کچھ عرصہ قبل کی وہ خبریں یاد ہوں گی جب سری لنکا میں ہونیوالے ایشیا کپ کے دوران فکسنگ اور ایک بھارتی کھلاڑیوں کی خبروں کا غلغلہ اٹھا تھا۔ 2010 میں کئی ویب سائٹس نے بھارت کے سریش رینا کو فکسنگ میں ملوث قرار دیا تھا لیکن بین الاقوامی کرکٹ کونسل ایک مرتبہ پھر 'صم بکم عمی' بنی رہی۔ وجہ؟ غالباً بھارتی بورڈ کا آئی سی سی پر اثرورسوخ۔ واقعہ کچھ یوں تھا کہ سریش رینا سری لنکا کے ایک نائٹ کلب میں ایک ایسی خاتون کے ساتھ دیکھے گئے تھے جو سٹے بازوں سے رابطے میں تھی۔ اسی سال سری لنکا کے اوپنر تلکارتنے دلشان کے متعلق بھی ایسی خبریں ذرائع ابلاغ کی زینت بنی رہیں کہ ان کے سٹے بازوں سے تعلقات ہیں۔ اس سلسلے میں آئی سی سی کی جانب سے کچھ اقدامات اٹھانے کی خبریں بھی سامنے آئیں لیکن پھر ایسا لگا کہ رات گئی بات گئی والا معاملہ ہوگیا۔ اب دہلی پولیس کی چارج شیٹ میں ایک سری لنکن اور دو بھارتی کھلاڑیوں کے سٹے بازوں کے رابطوں سے انکشاف کا حوالہ دیکھا جائے تو رینا اور دلشان کے نام تو سامنے آ ہی جاتے ہیں جبکہ دوسرے بھارتی کھلاڑی کا نام بھی جلد مل جائے گا۔ اس موقع پر یہ سوال یقیناً شائقین کرکٹ کے ذہنوں میں آتا ہوگا کہ جب ان بڑے کھلاڑیوں کے نام فکسنگ میں آتے ہیں تو ان کے خلاف ایکشن کیوں نہیں ہوتا؟ اگر ان کی جگہ پاکستانی کھلاڑی ہوتے تو انہیں طویل عرصے کے لیے کرکٹ کے میدانوں سے باہر پھینک دیا جاتا۔ تو اس کا سیدھا سادا جواب ہے بھارتی کرکٹ بورڈ کا بین الاقوامی کرکٹ کونسل پر حد سے زیادہ، جس کی وجہ سے بھارتی کھلاڑیوں کے کرتوتوں کی خبریں تو دب ہی جاتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں پاکستانی بورڈ کی آئی سی سی میں کمزور پوزیشن اس کے کھلاڑیوں کے لیے بھی خطرہ بنی رہتی ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ میں جب سے سٹے بازی کا قضیہ سامنے آیا ہے، اس نے ایک کے بعد ایک تہلکہ مچایا ہے۔ جب بھی معاملے میں کوئی پیشرفت ہوئی، اک نیا اور حیران کن پہلو ضرور سامنے آیا۔ بورڈ سربراہ شری نواسن کو عہدے سے ہٹائے جانے سے لے کر آئی پی ایل چیئرمین راجیو شکلا کے استعفے تک، ٹیسٹ کرکٹر سری سانتھ کے ملوث ہونے سے لے کر چنئی سپر کنگز کے مالک گروناتھ میپن کی گرفتاری تک، ہر پہلو حیران کن تھا اور اب جبکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے، دہلی پولیس کی چارج شیٹ نے نیا ہنگامہ کھڑا کردیا ہے۔ اس چارج شیٹ کے مطابق ایک سٹے باز سنیل بھاٹیہ نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی ٹیم کے دورِ سری لنکا کے دوران ایک چیئر لیڈر نے انہیں پہلے ایک سری لنکن کھلاڑی اور بعد ازاں دو بھارتی کرکٹرز سے ملوایا تھا اور یہ چیئر لیڈر ان تینوں کھلاڑیوں کی دوست تھی۔ سنیل بھاٹیہ کے مطابق یہ تینوں کھلاڑی اس وقت بھی اپنے ملکوں کی ٹیم میں موجود ہیں۔ اب قیاس کے گھوڑے دوڑائے جارہے ہیں کہ آخر یہ تین کھلاڑی کون سے ہوسکتے ہیں جو اس وقت بھی دونوں ملکوں کی قومی ٹیموں کا حصہ ہیں؟ اگر یادداشت پر زور دیا جائے تو آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ سری لنکا میں ہونے ایشیا کپ 2010 کے دوران ایک خبر نے ہنگامہ کھڑا کردیا تھا کہ ٹورنامنٹ کے دوران فکسنگ کی سن گن ملی ہے اور ایک بھارتی کھلاڑی کا نام بھی اس معاملے میں اٹھایا، یاد آیا؟ سریش رینا !! لیکن نہ صرف یہ کہ بھارتی کرکٹ بورڈ بلکہ خود بین الاقوامی کرکٹ کونسل اور اس کا اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ تک منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھا رہا اور اس معاملے پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ واقعہ کچھ یوں تھا کہ سریش رینا سری لنکا کے ایک نائٹ کلب میں ایک ایسی خاتون کے ساتھ دیکھے گئے تھے جو سٹے بازوں سے رابطے میں تھی۔ بالکل وہی معاملہ جو آئی پی ایل اسکینڈل کے سامنے آنے کے بعد مہندر سنگھ دھونی نے جڑا کہ ان کی اہلیہ ایک ایسے فلم اسٹار کے ساتھ بارہا دیکھی گئیں، جو بعد ازاں فکسنگ معاملے میں گرفتار بھی ہوا اور سنسنی خیز انکشافات بھی کیے۔ بہرحال، اسی سال سری لنکا کے اوپنر تلکارتنے دلشان کے متعلق بھی ایسی خبریں ذرائع ابلاغ کی زینت بنی رہیں کہ ان کے سٹے بازوں سے تعلقات ہیں۔ دلشان کے معاملے میں آئی سی سی کی جانب سے کچھ اقدامات اٹھانے کی خبریں بھی سامنے آئیں لیکن پھر ایسا لگا کہ رات گئی بات گئی والا معاملہ ہوگیا۔ اب دہلی پولیس کی چارج شیٹ میں ایک سری لنکن اور دو بھارتی کھلاڑیوں کے سٹے بازوں کے رابطوں سے انکشاف کا حوالہ دیکھا جائے تو واضح ہوجاتا ہے کہ دونوں ٹیموں کے ایسے کھلاڑی جو اب تک رکن بھی ہیں، اور ماضی کو دیکھا جائے تو ان کا کردار مشکوک بھی ہے، تو یہ سریش رینا اور دلشان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ باقی رہا تیسرا نام تو وہ بھی جلد سامنے آجائے گا۔ بھارتی کرکٹ بورڈ بین الاقوامی کرکٹ کونسل پر اپنے اثرورسوخ کے باعث اپنے کھلاڑیوں کے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے میں کامیاب رہتا ہے جبکہ پاکستان جیسا کمزور بورڈ ایسے معاملات کے سامنے آتے ہی کھلاڑیوں کو لاوارث چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ برطانیہ میں جیل کی ہوا تک کھا آتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان کا اقدام زیادہ مناسب لگتا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں جہاں کھلاڑیوں کو بھی عبرت ملتی ہے وہیں اس قبیح فعل کا مجرم بھی اپنے انجام کو پہنچتا ہے، جبکہ بھارت کا رویہ کھلاڑیوں کی پیٹھ ٹھونکنے کا سبب بنتا ہے۔ خیر، دیکھتے ہیں اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے؟

کرپشن کیس: آئی سی سی کا عدم تعاون: پاکستانی ہاتھ پاؤں بندھ گئے

چند مہینوں کی خاموشی کے بعد پاکستان کرکٹ کو ایک بار پھر میچ فکسنگ کے سنگین الزامات سے داغ دار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ برطانیہ کے ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ سینٹ لوشیا میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کا تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل مشکوک تھا شکوک وشبہات کی بنیاد پر آئی سی سی نے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پاکستانی ٹیم انتظامیہ نے ان الزامات کو من گھڑت اور بے بنیاد قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ پی سی بی کے قائم مقام چیئرمین نجم سیٹھی نے ان الزامات کے بعد آئی سی سی کے حکام سے رابطہ کر لیا کرپشن کیس میں آئی سی سی کے عدم تعاون نے پاکستان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے، برطانوی اخبار کی رپورٹ پر تفصیلات طلب کرنے پر ٹکا سا جواب دے دیا گیا۔ تحقیقات کی تصدیق یا تردید نہ ہونے کے سبب پی سی بی اخبار کو قانونی نوٹس بھی نہیں بھیج سکا، کونسل ہر بار اینٹی کرپشن یونٹ کی خفیہ کارروائی کا جواز بنا کر خاموشی اختیار کر لیتی ہے، معاملہ اجلاس میں بھی اٹھایا گیا تاہم کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ ایک برطانوی اخبار کی رپورٹ میں الزام لگایا گیا تھا کہ پاک ویسٹ انڈیز سیریز کے بعض میچز فکسڈ تھے، خصوصاً ٹائی مقابلے پر زیادہ شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ آئی سی سی کا اینٹی کرپشن یونٹ اس کی تحقیقات کر رہا ہے، ذرائع کے مطابق جب پی سی بی نے اس حوالے سے کونسل سے رابطہ کیا تو اس نے تصدیق یا تردید دونوں سے انکار کر دیا، حکام کا کہنا تھا کہ اینٹی کرپشن یونٹ کے معاملات پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔ پی سی بی کے بعض آفیشلز کی رائے تھی کہ برطانوی اخبار کو قانونی نوٹس بھیجا جائے تاہم آئی سی سی کا جواب نہ ملنے پر بورڈ چپ ہو کر بیٹھ گیا، اسے خدشہ تھا کہ بعد میں کوئی نئی بات سامنے آ گئی تو مزید شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اسی طرح بورڈ الزام کے حوالے سے معلومات نہ ہونے کے سبب تحقیقات بھی نہ کر سکا، ذرائع کے مطابق آئی سی سی نے ماضی میں بھی ایسے کیسز میں عدم تعاون کیا، ایک بار میٹنگ میں جب بات اٹھائی گئی تو اینٹی کرپشن آفیسرز کا سیمینار کرانے کی بات کہی گئی مگر اس میں بھی معلومات کا کوئی تبادلہ نہ ہوا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اے سی ایس یو کے آفیشلز براہ راست چیف ایگزیکٹیو کو رپورٹ کرتے ہیں، کونسل کے کئی دیگر آفیشلز کو بھی ان کی کارروائی کی ہوا تک نہیں لگتی، رازداری برتنے کی وجہ سے ہی بورڈز کو بھی اعتماد میں نہیں لیا جاتا، البتہ پختہ ثبوت ہونے پر کارروائی کا حکم دیا جاتا ہے، جیسا کہ بنگلہ دیش میں بی پی ایل کرپشن کیس کی کئی ماہ تک تحقیقات چلیں اور تاحال رپورٹ سے آگاہ نہیں کیا گیا، البتہ محمد اشرفل نے خود میڈیا کے سامنے روتے ہوئے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا تھا۔ 2010 میں اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل کے بعد دانش کنیریا پر بھی تاحیات پابندی لگائی گئی تھی۔ اب پاکستانی کرکٹ ٹیم کو براہ راست میچ فکسنگ میں ملوث قرار دینے کی سازش کی گئی ہے۔ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کا میچ ٹائی ہو گیا تھا۔ فاسٹ بولر وہاب ریاض کے آخری اوور میں ٹیل انڈرز نے 14 رنز بنا کر سب کو حیران کر دیا تھا۔ برطانوی اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ تیسرے ون ڈے میں اوپنرز ناصر جمشید اور احمد شہزاد کا پہلے 5 اوورز میں 15 رنز بنانا بھی مشکوک بنتا ہے۔ لیفٹ آرم فاسٹ بولر وہاب ریاض کے آخری اوور میں 14 رنز اسکور ہونا اور وکٹ کیپر عمر اکمل کی طرف سے رن آؤٹ کا آسان موقع ضائع کرنا اور میچ کا ٹائی ہونا مزید شکوک کو جنم دیتا ہے۔ پانچویں میچ میں احمد شہزاد اور ناصر جمشید کی طرف سے سلو رن ریٹ کے باوجود آخری اوور کی پانچویں گیند کو شک کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ پانچویں ون ڈے میں سلو رن ریٹ تحقیقات کا مرکزی نکتہ ہوگا۔ پانچویں میچ میں ویسٹ انڈیز کے بیٹسمینوں کی سست بیٹنگ کی بھی تحقیقات ہوگی۔ اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ قانونی طور پر سٹے بازی کرنے والی ایک کمپنی نے دونوں ٹیموں کے درمیان تیسرے میچ کے ٹائی ہونے پر ایک بڑی رقم کی شرط لگا رکھی تھی۔ ون ڈے میں پیدا ہونے والے شکوک کے پیش نظر آئی سی سی کے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ نے اس معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے جو وہاب ریاض اور عمر اکمل سے پوچھ گچھ کرے گا۔ واضح رہے کہ دونوں کھلاڑیوں کے نام 2010 میں مبینہ سٹے باز مظہر مجید کے ساتھ بھی آتے رہے ہیں۔ اخبار کا کہنا ہے کہ اس میچ کی فکسنگ پر لاکھوں پاؤنڈز رکھے گئے تھے۔ ایک مرحلے پر پاکستان کی جیت یقینی تھی۔ ویسٹ انڈیز کے تین وکٹ باقی تھے۔ سب سے حیران کن بات آخری اوور میں ٹیل انڈر ہولڈر اور روچ کی طرف سے چھ گیندوں پر 14 رنز اسکور کرنا تھا۔ پانچویں ون ڈے میں پاکستان نے چار وکٹ سے آخری اوور میں کامیابی حاصل کی اس طرح

ویسٹ انڈیز نے جس انداز میں اننگز شروع کی اس پر بھی آئی سی سی کے تفتیش کاروں کی نظریں ہیں۔ ابتدائی 18 گیندوں پر صرف ایک رن بن سکا۔ 29 سے 34 اوورز کے درمیان ویسٹ انڈیز کے کرس گیل اور مارلن سیموئلز کریز پر تھے۔ اس دوران پانچ اوورز میں دو رن بن سکے۔ جبکہ 35 ویں اوور میں 16 رنز بنے۔ مئی 2008 میں مارلن سیموئلز پر دو سال کی پابندی لگ چکی ہے اے سی ایس یو کا کہنا ہے کہ میچوں کے دوران پانچ اوورز کا بریکٹ بھی بعض چیزوں پر شکوک ظاہر کرتا ہے۔ اینٹی کرپشن یونٹ کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ وہ کھلاڑیوں کے بینک بیلنس اور موبائل ڈیٹا تک رسائی حاصل کرے۔ عام طور پر براہ راست کرکٹ میچ 9 سیکنڈ کی تاخیر سے دکھائے جاتے ہیں۔ انگلش بورڈ کا کہنا ہے کہ حالیہ سیزن کے دوران 17 ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں 14 مختلف لوگوں کو 13 گراؤنڈز سے باہر نکالا گیا۔ یہ لوگ براڈکاسٹرز پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ 9 سیکنڈ کی تاخیر کو ختم کریں۔ اس معاملے پر آئی سی سی کے ترجمان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اس خبر کا جائزہ لے رہے ہیں لیکن عام طور پر آئی سی سی اس قسم کی خبروں پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا۔ پی سی بی کے ترجمان کا کہنا ہے کہ بورڈ کرپشن کے حوالے سے زیرو ٹالرینس کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اس معاملے میں تحقیقات آئی سی سی کے اینٹی کرپشن یونٹ کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ پی سی بی کو الزامات پر سخت تشویش لاحق ہے۔ پی سی بی کا آئی سی سی سے رابطہ ہے اور پی سی بی اس معاملے پر قانونی پہلوؤں کا بھی جائزہ لے رہا ہے۔ سابق بیٹسمین اور کوچ محسن حسن خان نے کہا کہ اس رپورٹ میں نہ تو آئی سی سی کی جانب سے کوئی آفیشل بیان موجود ہے اور نہ ہی کوئی ٹھوس ثبوت ہے، یہ پوری رپورٹ جھوٹی اور ہمارے کھلاڑیوں کو بدنام کرنے کی کوشش ہے، بورڈ کو اس بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس قسم کی چیزوں سے کھلاڑیوں پر منفی اثر پڑتا ہے۔ پی سی بی کے سابق آفیشل عارف عباسی کا کہنا ہے کہ ہمارے چند کھلاڑیوں کی فکسنگ جیسی چیزوں میں ملوث رہنے کی وجہ سے پاکستان ٹیم اب اس قسم کے الزامات کیلئے آسان شکار بن چکی ہے، اس میں بورڈ کا بھی قصور ہے جو کہ اس قسم چیزوں کو مناسب انداز میں ہینڈل نہیں کرتا۔

جوناتھن ٹراٹ نے خود پر سے گھر کے شیر کا داغ مٹا دیا

ابتداء میں ایک دن کے کھیل میں اگرچہ کہ اس برطانوی نمبر 3 کی پوزیشن پر بیٹنگ کرنے والے دائیں ہاتھ کے بلے باز کو زیادہ کامیابی نہیں ملی اور اس طرز میں اگرچہ کہ وہ کچھ بجھا بجھا سا رہا لیکن 5 دن کے کھیل میں تسلسل کے ساتھ اس کے بلے سے اگلتے رنز اور مسلسل عمدہ کارکردگی نے اسے ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا ہے جہاں تھوڑی سی مزید محنت توجہ اور انہماک اسے اسٹار سے سپر اسٹار میں تبدیل کر سکتی ہے۔

22 اپریل 1981ء کو کیپ ٹاؤن، جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والے اس سیدھے ہاتھ کے بلے باز نے اپنے کیریئر کی ابتدا میں ہی اپنی علیحدہ پہچان بنالی تھی اور اپنے آبائی ملک جنوبی افریقہ کے لئے انڈر 15 اور انڈر 19 کا ورلڈ کپ کھیلتے ہوئے اس نے کیون پیٹرسن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے برطانیہ کے لئے کھیلنے کو ترجیح دی اور برطانوی پاسپورٹ کے حامل کھلاڑی کو دوسرے ملک کا کھلاڑی تصور نہیں کیا گیا۔ اور اس نے 2003ء میں ورکشائر کے لئے فرسٹ کلاس ڈیبیو کیا۔

2002ء میں وارکشائر کی سیکنڈ الیون کے لئے کیریئر کا آغاز کرتے ہوئے اس نے نہ صرف خود 245 رنز کی ریکارڈ ساز اننگز کھیلی بلکہ ٹریور پینی کے ہمراہ تیسری وکٹ کے لئے 397 رنز بھی جوڑے۔

اس کی اس کارکردگی کا صلہ کاؤنٹی حکام نے اسے اپنی سینئر الیون کے لئے منتخب کر کے دیا اور اس نے بھی اس موقع پر 134 رنز کی اننگز سے یادگار بنادیا۔ جبکہ اسی سال یعنی 2003ء میں اس نے گلوسٹر شائر کے خلاف 456 رنز کی اننگز کھیلی اور ملکی سطح پر ٹی 20 مقابلوں میں بیٹ کیری کرنے والے پہلے بلے باز ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

2004ء کا سیزن اگرچہ اس کے لئے کچھ خاص نہیں رہا اور اس دوران وہ اپنے اصل رنگ میں بھی نظر نہ آیا لیکن 2005ء کے کاؤنٹی سیزن میں وہ مکمل طور پر اپنے فن کے عروج پر نظر آیا۔ اور سیزن میں 210 کی کیریئر بیسٹ اننگز سمیت 1000 رنز کشید کر کے کاؤنٹی بالرز کو ہراساں کرتا رہا۔ 60 رنز کی اوسط سے رنز بنا کر اس نے ون ڈے مقابلوں میں بھی اوسط کے لحاظ سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس کی عمدہ کارکردگی کا تسلسل نیوزی لینڈ کی ٹیم اوٹاگو، کے لئے بھی جاری رہا اور وہاں بھی وہ کامیابیاں سمیٹتا نظر آیا۔ جبکہ 2006ء کے قومی سیزن میں ایک بار پھر وہ 1000 رنز بنانے میں کامیاب رہا جس کا صلہ اسے انگلینڈ کے ون ڈے اسکواڈ میں جون 2007ء میں جمع کر کے دیا گیا لیکن اس کو ون ڈے کیپ نہ مل سکی جس کے وجہ اس کا آؤٹ آف فارم ہونا تھا۔ تاہم اگلی 19 ماہ کی سخت ترین محنت اور کارکردگی میں تسلسل نے اسے اس ٹیسٹ کیپ کا بھی حقدار بنادیا۔

20 اگست کو اوول میں روایتی حریف آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ میچز کا آغاز بھی کیا اور 119 رنز سے شروع کر کے بین الاقوامی سطح پر اپنا تعارف نہایت عمدہ طریقے سے کروایا اور اس کے بعد اس کے اپنے آبائی ملک جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں اس نے سنچورین کے تناؤ سے بھرپور ڈرا میچ میں 69 رنز کی جاندار اننگ کھیل کر اپنا کردار ادا کیا۔ لیکن اس کے بعد اچانک ہی اس کی فارم ڈانوڈول ہو گئی اور اگلی پانچ اننگز میں وہ 50 رنز کی رسائی تک کو ترستا رہا۔ جبکہ سیریز کا اختتام 5 اور 8 رنز کی مایوس کن کارکردگی کے ساتھ ہوا۔ اور جوہانسبرگ ٹیسٹ سیریز جیت کر میزبانوں نے سیریز بھی برابر کردی اور خود اس کی موجودگی بھی بہت سے مبصرین اور ناقدین کو اب کھٹکنے لگی تھی حالانکہ کوئی بھی اس کی صلاحیت و اہلیت پر شک نہیں کر رہا تھا اور شاید یہی وجہ ہے کہ انہی سردیوں میں بنگلہ دیش کے خلاف اس کو پھر موقع دیا گیا اور لارڈز کے کرکٹ گراؤنڈ میں 27 مئی سے شروع ہونے والا معرکہ اس کے لئے خوش بختی کی علامت بن گیا اور اس نے کیریئر بیسٹ 226 رنز کی

میراتھن اننگز کھیل ڈالی۔ جس سے اس کے اعتماد اور حوصلے میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا اور انگلش سلیکٹرز کو بھی نمبر 3 کی اہم ترین پوزیشن کے لئے مضبوط ترین بلے باز مل گیا اور اس حوصلے اور اعتماد کے سبب وہ پاکستانی ٹیم کے لئے بھی دردسر بنا رہا اور لارڈز کے میدان پر ہی چوتھے ٹیسٹ میں اگرچہ کہ وہ ڈبل سنچری تو نہ بنا سکا مگر 184 رنز کی اننگز بھی کچھ کم نہ تھی اس اننگز کے سہارے سیریز میں چار میچز کی 8 اننگز میں بنائے گئے رنز اس کو کامیاب بلے باز ظاہر کر رہے تھے جبکہ روایتی حریفوں کے خلاف ایشز کے آغاز سے قبل ٹیم میں اس کی اہمیت و صلاحیت بھی ظاہر ہو چکی تھی۔ پاکستان کے خلاف 2010 میں وہ 184، 53 اور 55 کی قابل ذکر باریاں کھیل سکا۔ جبکہ کینگروز کے خلاف ان ہی کی سرزمین پر 135، 168 اور 78 کی اننگز ایشز سیریز میں اس کے بیٹ سے جنم میں آئیں، سری لنکا کے خلاف 2011 میں 203 اور 58 جبکہ بھارت کے خلاف وہ چار اننگز میں ایک ہی باری 70 رنز کی قابل ذکر کھیل پایا۔ یو اے ای میں پاکستان کے خلاف سیریز میں بھی وہ 49 اور 74 کی دو اچھی اننگز کھیل سکا تھا سری لنکن کے خلاف انہی کی سرزمین پر 112 اور 64 کی باریاں اس نے کھیلیں جس کے بعد 2012 میں وہ مزید 143,58,71,63,87 کی باریاں وہ 12 ٹیسٹ میں کھیل پایا 2013 کا آغاز اس نے نیوزی لینڈ کے خلاف 45,52 کی اننگز سے کیا اور اگلے دو ٹیسٹ میں وہ 121,27,37 کی باریاں کھیل گیا۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم انگلینڈ کے دورے پر آئی تو اس نے 4 ٹیسٹ میں 39,56,28,76,48,0, 58,0 کی اننگز کھیلیں جو کہ اس کے شایان شان ہرگز نہ تھیں۔

45 ٹیسٹ میچز کی 79 اننگز میں 48.72 کی اوسط سے 3557 رنز جو کہ 9 سنچریوں کی مدد سے تراشے گئے ہیں اس کی قدر و منزلت اور شان میں بے پناہ اضافہ کر رہے ہیں اور اس کو ایک نہایت ہی قیمتی اور کارآمد کھلاڑی ثابت کر رہے ہیں۔ جبکہ ایک دن کے کھیل میں بھی وہ 45 میچز میں 52.66 کے اوسط سے 2791 رنز، 4 سنچری اور 22 نصف سنچریوں کی مدد سے کشید کر کے یہاں بھی کامیاب و کامران رہا ہے۔ یہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ ٹھیک ہے کہ وہ بہت زیادہ باصلاحیت ہے اور بالخصوص ٹیسٹ میچوں کے لئے انگلش ٹیم کا مضبوط سہارا اور ستون ہے، جس پر انگلش ٹیم بھروسہ اور اعتماد کرنے پر مجبور ہے جبکہ نمبر 3 پوزیشن کی وجہ سے بھی اس کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے لیکن سینچورین ٹیسٹ میں 69 رنز کی گرانقدر اننگز تراشنے والے اس جنوبی افریقن نژاد بلے باز کی اب تک کھیل کی معتبر ترین طرز میں تمام تر کامیابیاں اپنے ہوم گراؤنڈ پر ہی سامنے آئیں اور پروٹیز کے خلاف ان کے میدانوں پر کھیلی گئی اننگز کے سوا باقی 5 اننگز میں وہ مکمل طور پر ناکام ہی رہا اور یہی وہ واحد چیز اور نکتہ ہے جو کہ اس کے تابناک اور روشن مستقبل پر فکر مندی اور پریشانی کا سبب بن رہا ہے اور اس کے لئے اس بات کو غلط کرنا کا موقع آسٹریلوی میدانوں پر ان ہی کے خلاف تاریخی ایشز میں بہترین اور تسلسل کے ساتھ رنز بنا کر حاصل کر سکتا ہے۔ کرکٹ کے تقریباً تمام شاٹ مکمل مہارت کے ساتھ کھیلنے والا یہ ممکنہ طور پر اگلا برطانوی سپر اسٹار ایسا کرنے کی بھرپور اہلیت و تجربہ اور صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اپنے متعلق مشہور ''گھر کے شیر'' کی کہاوت کو ختم کر چکا ہے۔ جس کا اس پر ابتدائی ایام میں داغ لگا تھا اسے کچھ زیادہ نہیں بس تھوڑی سی محنت اور توجہ درکار ہے۔ جس کی اس دائیں ہاتھ کے بلے باز کے پاس قطعی کوئی کمی نہیں ہے اور آنے والا وقت ایک اور برطانوی سپر اسٹار کو ابھرتے ہوئے دیکھ رہا ہے تو یہ اندازہ کچھ ایسا غلط بھی نہیں ہے کیونکہ اب تک کھیلوں کی تمام طرز میں کامیابی سمیٹنے والے اس اسٹائلش کھلاڑی کی اٹھان اور فی الحال تک کی مسلسل عمدہ کارکردگی تو یہی بات ظاہر کر رہی ہے۔

انضمام الحق سے موازنہ فخر کی بات ہے — صہیب مقصود!

پاکستان کو نمبر تین بلے باز کے معاملے میں طویل عرصے سے مشکلات کا سامنا ہے۔ بات ایک روزہ کرکٹ کی ہو یا ٹی ٹوئنٹی کی یا پھر ٹیسٹ کی، تینوں ہی طرز میں پاکستان کو ایک مستند ون ڈاؤن بلے باز کی ضرورت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اوپنرز کی جوڑی جم کر نہیں دے رہی اور یوں تیسرے نمبر پر آنے والے بلے باز پر سخت دباؤ ہوتا ہے۔ دورہ زمبابوے میں پاکستان کرکٹ نے چلے ہوئے کارتوسوں کے بجائے ایک نوجوان بلے باز کو موقع دیا اور یہ بلے باز ہیں 26 سالہ صہیب مقصود، جنہیں ٹی ٹوئنٹی میچز کے لیے پاکستان کے 15 رکنی دستے میں شامل کیا گیا انضمام الحق کے انداز سے کھیلنے والے صہیب مقصود شاندار پرفارمنس سے ملک کا نام روشن کرنے کیلئے بے چین ہیں، انھیں زمبابوے کیخلاف ٹوئنٹی 20 سیریز کیلئے اسکواڈ کا حصہ بنایا گیا۔ پاکستان کے دورز مبابوے کی اہمیت نتائج کے اعتبار سے تو شاید اتنی زیادہ نہ ہو لیکن نسبتاً کمزور ٹیموں کے خلاف نوجوان کھلاڑیوں کو آزمانے کو دیکھیں تو یہ دورہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان نے تینوں طرز کی اعلان کردہ ٹیموں میں نوجوان کھلاڑیوں کو بھی طلب کیا ہے، گو کہ ان کی تعداد پر چند حلقے مطمئن نہیں تھے لیکن پہلے ہی مقابلے میں پاکستان نے صہیب مقصود کو اپنے ٹی ٹوئنٹی کیریئر کا موقع دے کر اپنے ارادوں کو ظاہر کر دیا۔ وہ ایسے موقع پر میدان میں اترے جب پاکستان محض 51 رنز پر اپنے تین کھلاڑیوں سے محروم ہو چکا تھا۔ ناصر جمشید اور کپتان محمد حفیظ کے بعد جب عمر امین وکٹوں کے پیچھے کیچ دے گئے تو صہیب کو میدان میں اترنے کا موقع ملا۔ صہیب مقصود میں انضمام کے کھیل کی جھلک بھی دکھائی دی۔ شاٹس کے انتخاب اور انداز کے علاوہ کسی حد تک دوڑنے میں بھی وہ انضمام کے مماثلت رکھتے ہیں۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ وہ پہلے بین الاقوامی مقابلے میں رن آؤٹ نہیں ہوئے۔ صرف 16 گیندوں پر دو زبردست چھکوں اور ایک چوکے کی مدد سے 26 رنز بنانے کے بعد وہ زمبابوے کی پھرتیلی فیلڈنگ کا شکار ہو گئے۔ لانگ آف پر کھڑے ووسی سبانڈا ایک سیدھے اور تیز شاٹ کو پکڑنے کے لیے کافی لمبی دوڑ کے بعد کیچ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یوں صہیب کی اننگز کا خاتمہ ہوا لیکن جتنی دیر وہ کریز پر موجود رہے، پر اعتماد انداز سے ان گیند بازوں کا مقابلہ کیا جن کو کھیلنے میں محمد حفیظ اور ناصر جمشید جیسے تجربہ کار کھلاڑی ناکام رہے۔ ڈومیسٹک سیزن میں عمدہ آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 26 سالہ صہیب نے ملتان اور واپڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے 42 فرسٹ کلاس میچز میں 43.44 کی اوسط سے 2337 رنز بنائے، انھوں نے 32 ڈومیسٹک میچز میں 51.81 کی اوسط سے 1399 رنز اسکور کیے، صہیب نے پریذیڈنٹ ون ڈے ٹورنامنٹ میں 427 رنز بنا کر بہترین بیٹسمین کا ایوارڈ حاصل کیا، پریذیڈنٹ ٹرافی میں وہ 618 رنز کے ساتھ نمایاں رہے، قائداعظم ٹرافی میں 402 رنز بناتے کے ساتھ اہم مواقع پر ٹیم کیلئے قیمتی وکٹیں بھی حاصل کیں، وہ کرکٹر کے ساتھ ایک اچھے طالب علم بھی رہے ہیں، انھوں نے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے، یوں وہ کپتان مصباح الحق کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔

ملتان میں پیدا ہونے والے صہیب مقصود کا کہنا تھا کہ پاکستان کی نمائندگی کرنا کسی بھی کھلاڑی کا سنہرا خواب ہوتا ہے ڈومیسٹک کرکٹ میں گیند بازوں کے چھکے چھڑانے والے صہیب پر امید ہیں کہ وہ بین الاقوامی کرکٹ میں بھی حریف گیند بازوں کے سامنے اسی طرح ڈٹیں گے اور رنز کے انبار لگائیں گے۔ بلند بانگ دعووں سے گریز کرنے والے صہیب کا خواب ہے کہ وہ بین الاقوامی کرکٹ میں بھارت کے خلاف اسی کی سرزمین پر نہ صرف سنچری بنائیں بلکہ سیریز کے بہترین کھلاڑی بھی منتخب ہوں۔ وہ جنوبی افریقہ کے جیک کیلس کو اپنا ہیرو اور سابق پاکستانی کپتان انضمام الحق کو اپنا گرو مانتے ہیں۔ البتہ انہوں نے کہا کہ جیک کیلس کو کھیلتے ہوئے دیکھنے سے بھی زیادہ بڑا لمحہ وہ ہو گا جب وہ پاکستانی کپتان مصباح الحق کے ساتھ کریز پر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یونس خان اور عمر اکمل کے ساتھ ڈومیسٹک کرکٹ تو کھیلی ہے لیکن چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی کرکٹ میں بھی ان کے شانہ بشانہ کھیلوں۔ صہیب کا کہنا ہے کہ بھارتی بالرز کے خلاف جم کر کھیلنا اور ان کی دھنائی کرنا میرا جنون ہے، میں دنیا کے کسی بالر سے نہیں گھبراؤں گا، لیکن ڈیل اسٹین کی بالنگ دیکھ کر لگتا ہے کہ اس کے خلاف محتاط انداز اپنانا ہو گا۔ جارح مزاج بلے باز کہتے ہیں کہ ٹیسٹ کرکٹ ہر کھلاڑی کی طرح میرا بھی خواب ہے، لیکن ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں ملک کی نمائندگی کرنا بھی کم اعزاز نہیں ہے۔ کوشش ہو گی کہ تینوں طرز کی کرکٹ میں قومی ٹیم کا مستقل رکن بن جاؤں۔ صہیب مقصود کچھ عرصہ قبل ٹخنے کی انجری کا شکار ہو گئے تھے اور پاکستان کرکٹ بورڈ کی مالی معاونت کے نتیجے میں سرجری کروائی گئی اور وہ ایک سال کرکٹ سے دور رہے لیکن جس انداز میں وہ واپس آئے، شاید ہی کسی کو گمان ہوا ہو کہ یہ بلے باز ایک سال کرکٹ سے دور رہا ہے صہیب کا کہنا ہے کہ وہ ایک سال ان کی زندگی کا مشکل ترین دور تھا لیکن اللہ کے کرم اور والدین کی دعاؤں سے وہ دوبارہ فٹ ہوئے اور اب رنز بھی بنا رہے ہیں۔ صہیب شعبہ تعلیم سے وابستہ ایک گھرانے کے رکن ہیں اور خود تعلیمی میدان میں ان کی اپنی کارکردگی بھی ہمیشہ نمایاں رہی ہے لیکن والد کی حوصلہ افزائی نے انہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ کرکٹ کے میدان میں بھی آگے بڑھنے پر مجبور کیا۔ صہیب نے کہا کہ جب زمبابوے کیخلاف ٹیم میں اپنا نام دیکھا تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی ہے، اب میرا ہدف اسکواڈ کا مستقل رکن بننا ہے، انھوں نے کہا کہ انجری پر قابو پانے کیلئے کرکٹ بورڈ نے بہت مدد فراہم کی۔ صہیب مقصود نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرا بیٹنگ اسٹائل انضمام الحق سے ملتا ہے، وہ عظیم بیٹسمین تھے، ان سے انداز کا موازنہ میرے لیے فخر کی بات ہے مگر درحقیقت میں ان کی نقل نہیں کرتا قدرتی طور پر پر ان جیسا ہو سکتا ہوں، انضمام صرف ایک ہی تھے اب ان جیسا کوئی اور پیدا نہیں ہو سکتا۔ صہیب نے کہا کہ ویسٹ انڈیز سے اسکواڈ میں فٹنس کی وجہ سے جگہ نہ ملنے پر مایوسی ہوئی مگر محنت جاری رکھی، یقین ہے کہ پرفارمنس سے اپنی سلیکشن کو درست ثابت کروں گا، انجری کے ہاتھوں پریشان ہو کر کرکٹ کو خیرباد کہنے کا سوچ رہا تھا مگر والد نے ہمت بندھائی، ایک بار تو انھوں نے میری کتابیں چھپا دیں اور کہا کہ تم صرف کرکٹ کھیلو گے، والد کی خواہش کو پورا کرنے کا مشن تکمیل کے مراحل میں داخل ہو گیا، میں چاہتا ہوں کہ ایسی کارکردگی دکھاؤں کہ تمام پاکستانی مجھ پر فخر کریں۔

ہندوستان نے زمبابوے کو آخری ایک روزہ میچ میں 7 وکٹوں سے شکست دے کر پانچ میچوں کی سیریز میں وائٹ واش مکمل کرلیا۔ یہ ہندوستانی ٹیم کی ملک سے باہر کسی بھی ٹیم کے خلاف پانچ میچوں کی سیریز میں پہلی کلین سوئپ

فتح تھی۔ بلاوایو میں کھیلے گئے سیریز کے آخری ایک روزہ میچ میں ہندوستانی قائد ویرات کوہلی نے ٹاس جیت کر بالرز کو آزمانے کا فیصلہ کیا جو ان کیلئے درست ثابت ہوا۔ زمبابوے کی بیٹنگ لائن اپ ایک مرتبہ پھر فلاپ ہوئی اور سین ولیمز کے سوا اس کا کوئی بھی کھلاڑی امیت مشرا کی جادوئی اسپن کا مقابلہ نہ کرسکا اور پوری ٹیم 39.5 اوورز میں 163 رنز پر پویلین لوٹ گئی۔ سین ولیمز 51 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر رہے جبکہ ووسی سباندا نے 5، ہملٹن مساکیڈزا 32، کپتان برینڈن ٹیلر صفر، ٹیمی سین 4، میلکم والر 8، ایلٹن چیگمبرا 17، ٹینوٹینڈا 4، نیٹ سی 16 اور برین ویٹوری 4 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ہندوستان کی جانب سے امیت مشرا نے کیریئر کی بہترین بالنگ کرتے ہوئے 6 وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں ہندوستانی ٹیم نے مطلوبہ ہدف 34 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر پورا کیا۔ اجنکیا راہانے 50 رنز کے ساتھ نمایاں رہے جبکہ رویندرا جدیجا 48 اور دنیش کارتھک 10 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ کائل جروس نے دو اور میلکم والر نے ایک وکٹ حاصل کی۔ میچ میں فتح کے ساتھ ہی ہندوستان نے پانچ میچوں کی سیریز میں کلین سوئپ مکمل کرلیا اور یہ اس کا بیرون ملک پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز میں کسی بھی ٹیم کیخلاف پہلا کلین سوئپ تھا۔ امیت مشرا کو شاندار بالنگ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

پہلا ون ڈے 24 جولائی بمقام ہرارے

کوہلی کی ریکارڈ ساز پرفارمنس اور ڈیبیو پر امباتی رائیدو کی ففٹی سے تقویت پاتے ہوئے بھارت نے زمبابوے کو 6 وکٹ سے شکست دی، ویرات کوہلی نے کم میچز میں 15 ون ڈے سنچریاں بنانے کا ریکارڈ سعید انور سے چھین لیا۔ انھوں نے یہ کارنامہ زمبابوے کیخلاف 115 کی اننگز کھیل کر انجام دیا، یہ ان کے کیریئر کا 106 واں میچ تھا، سابق پاکستانی اوپنر نے کیریئر کی ابتدائی 15 ون ڈے سنچریاں 143 میچز میں مکمل کی تھیں، بھارتی سچن ٹنڈولکر نے یہ کارنامہ کیریئر کے 182 ویں میچ میں انجام دیا تھا میزبان ٹیم کی جانب سے پاکستانی نژاد بیٹسمین سکندر رضا کے 82 رنز رائیگاں گئے، امیت مشرا نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ پہلے بیٹنگ کی دعوت ملنے پر زمبابوین اوپنرز ووسی سباندا اور سکندر رضا نے ٹیم کو 72 رنز کا آغاز فراہم کیا، سباندا (34) کو مشرا نے ٹھکانے لگایا، سکندر نے ایک اینڈ سنبھالے رکھا لیکن دوسری جانب سے پلیئرز کی آمدورفت کا سلسلہ جاری رہا، سین ولیمز 15، ہملٹن مساکیڈزا 11، برینڈن ٹیلر 12 اور میکس ویلر 2 رنز پر میدان بدر ہوگئے، 176 کے مجموعے پر سکندر بھی 82 کی اننگز کھیلنے کے بعد چل دیے، ایلٹن چگمبرا نے 43 رنز ناٹ آؤٹ بنا کر ٹیم کا مجموعہ 7 وکٹ پر 228 تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امیت مشرا نے 43 رنز کے عوض 3 وکٹیں اپنے نام کیں بھارت نے مطلوبہ ہدف 44.5 اوورز میں حاصل کرلیا، اوپنرز روہت شرما (20) اور شیکھر دھون (17) کی جلد پویلین واپسی کے بعد میچ کے ہیرو ویرات کوہلی اور امباتی رائیدو کے درمیان تیسری وکٹ کیلئے 159 کی پارٹنرشپ بنی، کپتان 108 گیندوں پر 115 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے رائیدو 63 پر ناقابل شکست رہے، کوہلی کو مین آف دی میچ ایوارڈ دیا گیا۔

دوسرا ون ڈے 26 جولائی بمقام ہرارے

قسمت شیکھر دھون پر مہربان ہوگئی، 3 چانسز ملنے کے بعد زمبابوے کیخلاف دوسرے ون ڈے میں سنچری داغ دی، بھارتی ٹیم نے مقابلہ 58 رنز سے جیت کر سیریز میں سبقت کو 0-2 کرلیا۔ جے دیو انڈکت نے چار وکٹیں لیں ہرارے میں مہمان ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 8 وکٹ پر 294 کا مجموعہ ترتیب دیا، شیکھر دھون نے 3 چانسز کی بدولت 116 کی اننگز کھیلی، اوپنر ایک مرتبہ نوبال پر کیچ ہوئے جبکہ 2 مواقع پر زمبابوین فیلڈرز نے کیچز گرا دیے، بالرز کی پرفارمنس ناقص رہی جنھوں نے 15 وائیڈز، 8 نوبالز اور پانچ لیگ بائیز کی صورت میں 28 رنز

بھارت اور زمبابوے کے درمیان ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

بھارت اور زمبابوے کے درمیان ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

کا تحفہ پیش کیا۔ شیکھر کو پہلا چانس کیل جاروس کی نو بال پر کیچ سے ملا، اس کے بعد 14 کے انفرادی اسکور پر وکٹ کیپر برینڈن ٹیلر نے کیچ ڈراپ کر دیا، کوہلی متنازع انداز میں کیچ آٹ ہونے پر امپائرز سے الجھ کر پویلین واپس لوٹے، دھون اور دنیش کارتھک نے 167 کی شراکت سے ٹیم کو سنبھالا دیا، بیٹسمین کو تیسرا موقع 70 کے انفرادی اسکور پر بھی ملا۔ اس مرتبہ ویلر کیچ تھامنے میں ناکام رہے، کارتھک 69 کی اننگز کھیل کر رن آٹ ہوئے، ونے کمار اور شامی احمد نے اختتامی اوور میں 23 رنز بٹورے، دونوں بالترتیب 27 اور 9 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، جواب میں زمبابوین ٹیم عمدہ آغاز کے باوجود 9 وکٹ پر 236 رنز تک محدود رہی، سکندر رضا 20 رنز پر رخصت ہوئے، ایک موقع پر میزبان ٹیم نے ایک وکٹ پر 109 رنز بنا لیے تھے لیکن پھر انڈکت چھا گئے، انھوں نے 55 رنز بنانے والے سابانڈا کو مڈوکٹ پر مشرا کا کیچ بنوایا اور پھر اسی اوور میں ٹیلر کو صفر پر رن آؤٹ کر دیا، بقیہ وکٹیں بھی وقفے وقفے سے گرتی رہیں، ایلٹن چگمبرا 46 اور پراسپر اتسیا 52 رنز ناٹ آؤٹ بنا کر نمایاں رہے، انڈکت نے 41 رنز کے عوض 4 وکٹیں لیں۔

تیسرا ون ڈے 28 جولائی بمقام ہرارے

بھارت نے زمبابوے کو تیسرے ایک روزہ میچ میں سات وکٹ سے ہرا کر پانچ میچ کی سیریز میں 0-3 کی ناقابل شکست برتری حاصل کرلی۔ پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ہوم سائیڈ 183 پر آؤٹ ہوگئی۔ امیت مشرا نے چار وکٹ لیے، بھارت نے ہدف تین وکٹ پر پورا کرلیا، کپتان ویرات کوہلی نے 69 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔

چوتھا ون ڈے یکم اگست بمقام بلاوایو

ہرارے کی طرح بلاوایو میں بھی شکست نے زمبابوے کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ زمبابوین ٹیم کو امید تھی کہ نوجوان کھلاڑیوں پر مشتمل بھارتی ٹیم کو ایک میچ میں تو وہ قابو کرلیں گے لیکن چوتھے میچ میں بھی یہ خواب پورا نہ ہوسکا اور بھارت نے باآسانی 9 وکٹوں سے فتح حاصل کر کے سیریز میں 0-4 کی برتری حاصل کرلی روہت شرما اور رائنا نے نصف سنچریاں داغ کر ٹیم کو ٹارگٹ تک پہنچایا، اس سے قبل بالرز نے میزبان کو صرف 144 رنز تک محدود رکھا، چگمبرا نے ففٹی بنائی، امیت مشرا نے 3 جبکہ ڈیبیو پر مین آف دی میچ ایوارڈ پانے والے موہت شرما نے 2 وکٹیں لیں۔ کوئنز اسپورٹس کلب میں بھارت کو 145 رنز کا آسان ہدف ملا، چتیشور پجارا ڈیبیو کو یادگار نہ بنا سکے، ٹینڈائی چتارا نے جب وکٹیں اڑائیں تو ان کا اسکور صرف 13 تھا۔ روہت شرما اور سریش رائنا نے اس کے بعد میزبان بولرز کو مزید خوشیاں منانے کا موقع فراہم نہ کیا، ٹیم نے 30.5 اوورز میں ہدف عبور کیا، 12 اننگز میں کوئی نصف سنچری نہ بنانے والے رائنا نے بیٹنگ آرڈر میں ترقی ملنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا، اسی طرح روہت نے بھی ابتدائی تینوں میچز کی ناکامیوں کا ازالہ کر دیا، دونوں بالترتیب 64 اور 65 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ قبل ازیں زمبابوین ٹیم 42.4 اوورز میں 144 پر ڈھیر ہوگئی۔ یہ سیریز میں اس کا سب سے کمترین ٹوٹل تھا، ایک موقع پر 47 رنز پر 5 پلیئرز میدان بدر ہو چکے تھے، پاکستانی نژاد اوپنر سکندر رضا 7 رنز بنا سکے، میلکولم والر اور چگمبرا نے چھٹی وکٹ کیلئے 80 رنز جوڑ کر اسکور کچھ بہتر مقام تک پہنچایا، والر کی اننگز 35 رنز پر ختم ہوئی جبکہ ساتھی بیٹسمین 50 پر ناٹ آؤٹ رہے، امیت مشرا نے 3 جبکہ موہت شرما اور رویندرا جڈیجا نے 2،2 وکٹیں لیں۔

پانچواں ون ڈے بمقام بلاوایو 3 اگست

بھارت نے پانچویں اور آخری ون ڈے میں زمبابوے کو 7 وکٹ سے ہرا کر سیریز 0-5 سے جیت لی، بھارت کے امیت مشرا کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ زمبابوے نے 163 رنز بنائے، ولیمز نے 51 رنز اسکور کیے، مشرا نے 48 رنز کے عوض 6 وکٹ لیے، جواب میں بھارت نے 3 وکٹ پر 167 رنز بنا کر مطلوبہ ہدف حاصل کرلیا، اجانکیا رہانے 50 رنز کے ساتھ نمایاں بیٹسمین رہے جبکہ جڈیجا 48 اور دھوان 41 رنز بنا سکے، زمبابوے کی جانب سے جاروس نے 18 رنز کے عوض 2 وکٹ لیے، بھارت نے 96 گیند قبل ہدف حاصل کرلیا۔

بیٹنگ (زمبابوے)

بلے باز	1	2	3	4	5
ووسی سابانڈا	34	55	0	24	5
سکندر رضا	82	20	1	7	-
سین ولیمز	15	5	45	0	51
ہیملٹن ماساکیڈزا	11	34	38	10	32
برینڈن ٹیلر	12	0	23	0	0
میلکوم والر	2	2	0	35	8
ایلٹن چگمبرا	43*	46	3	50*	17
ٹینوٹینڈا موتُم بوڈزی	8	-	-	-	4
پراسپر اتسیا	8*	52*	10	1	-
کیل جاروس	DNB	2	-	-	12*
ٹینڈائی چتارا	DNB	0*	23	1	
برائن ویٹوری	-	0	17	8	4
مائیکل چینویا	-	-	6*	0	-
ٹنسائی ایم شینگوا	-	-	-	-	16
ٹونی مریوما	-	-	-	-	4
فاضل رنز	13	20	17	8	10
مجموعی	228/7	236/9	183	144	163

بالنگ (زمبابوے)

بالرز	1	2	3	4	5
ٹینڈائی چتارا	0/30	1/46	1/34	1/31	-
ایلٹن چگمبرا	1/30	0/30	0/21	0/12	0/11
پراسپر اتسیا	2/34	1/67	0/41	0/42	-
ٹینوٹینڈا موتُم بوڈزی	0/65	-	-	-	0/29
سین ولیمز	0/18	1/34	-	0/21	0/18
ہیملٹن ماساکیڈزا	0/12	0/15	-	-	-
کیل جاروس	1/40	1/70	-	-	2/18
برائن ویٹوری	-	2/27	1/53	0/21	0/41
مائیکل چینویا	-	-	1/36	0/14	-
میکوم والر	-	-	-	0/3	1/18
ٹنسائی ایم شینگوا	-	-	-	-	0/26

بیٹنگ (بھارت)

بلے باز	1	2	3	4	5
روہیت شرما	20	1	14	64*	-
شیکھر دھون	17	116	35	-	41
ویرات کوہلی	115	14	68*	DNB	DNB
امباتی ریبیودھ	63*	44	33	DNB	-
سریش رائنا	0	4	28*	65*	DNB
دنیش کارتھک	8*	69	DNB	DNB	10*
رویندر جدیجا	DNB	15	DNB	DNB	48*
امیت مشرا	DNB	9	DNB	DNB	DNB
ونے کمار	DNB	27*	DNB	-	-
محمد شامی	DNB	6*	DNB	DNB	DNB
جے دیوانید کت	DNB	DNB	DNB	DNB	DNB
چیتشور پجارا	-	-	-	13	0
موہیت شرما	-	-	-	DNB	DNB
اجنکا راہانے	-	-	-	-	50
فاضل رنز	7	28	9	3	18
مجموعی	230/4	294/8	187/7	145/1	167/3

بالنگ (بھارت)

بالرز	1	2	3	4	5
ونے کمار	1/57	0/49	1/32		
محمد شامی	1/45	1/52	2/25	1/34	1/27
جے دیوانید کت	1/39	4/41	1/24	1/27	1/8
رویندر جدیجا	0/33	1/30	1/39	2/28	1/42
امیت مشرا	3/43	2/46	4/47	3/25	6/48
سریش رائنا	1/2	0/5	0/4	-	0/9
ویرات کوہلی	-	-	0/7	-	

ویمنز ورلڈ ٹی 20 کوالیفائر:
پاکستان اور سری لنکا مشترکہ چیمپئن بن گئے

پاکستان اور سری لنکا کی ویمنز ٹیمیں آئی سی سی ورلڈ ٹی 20 کوالیفائر کی مشترکہ چیمپئن بن گئیں۔ بارش سے متاثرہ فائنل ریزرو ڈے میں بھی مکمل نہ ہو سکا، بارش نے ریزرو ڈے میں پاکستان اور سری لنکن ٹیموں کو میدان میں اترنے کی مہلت نہ دی، یوں دونوں کو ہی مشترکہ فاتح قرار دیا گیا، فائنل میں پہنچنے کی وجہ سے انھیں پہلے ہی

آئندہ برس بنگلہ دیش میں شیڈول میگا ایونٹ میں جگہ مل چکی تھی۔ پہلے روز حریف کی دعوت پر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے گرین شرٹس نے مقررہ 20 اوورز میں 5 وکٹ پر 112 رنز بنائے تھے، نین عابدی 45 اور بسمہ معروف 35 رنز ناٹ آؤٹ کے ساتھ نمایاں رہیں۔ ویمنز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کوالیفائر کا فائنل اضافی دن بھی نہ ہو سکا اور یوں پاکستان اور سری لنکا کو مشترکہ طور پر فاتح قرار دے دیا گیا۔ آئرلینڈ کے دارالحکومت ڈبلن میں ہونے والے اس مقابلے کو گزشتہ روز مکمل ہونا تھا لیکن پاکستان کی اننگز کی تکمیل کے بعد اتنی زوردار بارش ہوئی کہ کھیل دوبارہ ممکن نہ ہو سکا اور اسے اگلے اضافی دن کے لیے موخر کر دیا گیا لیکن گزشتہ رات کی بارش کی وجہ سے میدان بہت زیادہ گیلا تھا جس کی وجہ سے کھیل نہ ہو سکا اور پاکستان اور سری لنکا مشترکہ فاتح قرار پائے۔ پاکستان نے گزشتہ روز سری لنکا کی دعوت پر پہلے بلے بازی کی تھی اور نین عابدی اور بسمہ معروف کی عمدہ بلے بازی کی بدولت مقررہ 20 اوورز میں 5 وکٹوں پر 112 رنز بنائے تھے۔ نین عابدی نے 50 گیندوں کی دو چوکوں کی مدد سے 45 اور بسمہ معروف نے 35 گیندوں پر اتنے ہی رنز بنائے۔ اس کوالیفائر ٹورنامنٹ میں پاکستانی ٹیم ناقابل شکست رہی اور سیمی فائنل میں آئرلینڈ کو باآسانی شکست دے کر اگلے سال بنگلہ دیش میں ہونے والے ویمنز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے لیے کوالیفائی بھی کرلیا۔ میزبان آئرلینڈ نے اعصاب شکن مقابلے میں نیدرلینڈز کو 2 رنز سے مات دیکر دونوں فائنلسٹ ٹیموں کیساتھ میگا ایونٹ میں رسائی حاصل کر لی۔ تیسری پوزیشن کے میچ میں میزبان آئرلینڈ نے نیدرلینڈز کو 2 رنز سے شکست دیکر ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کی آخری کوالیفائر نشست پر قبضہ کرلیا، ریزرو ڈے میں مکمل ہونیوالے میچ میں کپتان ایسوبیل جوائس نے ناقابل شکست 72 رنز بنائے، ناکام سائیڈ کی ہیلمین رمبالڈو کے 58 رنز ناٹ آؤٹ ناکافی ثابت ہوئے۔ کینیڈا اور جاپان کے درمیان شیلڈ تیسری پوزیشن کا مقابلہ بھی خراب موسم کی نذر ہو گیا۔ کوالیفائرز کے سیمی فائنل میں ٹیم نے میزبان کو 9 وکٹ سے ہرایا، سعدیہ یوسف نے صرف 9 رنز دیکر 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔۔ سیمی فائنل میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، بولرز نے اس کی لاج رکھتے ہوئے 19.5 اوورز میں حریف کو 65 رنز پر ٹھکانے لگا دیا، پہلے ہی اوور میں سمعیہ صدیقی نے حریف کپتان ایسوبیل جوائس (صفر) کو کلین بولڈ کر دیا۔

10 رنز پر دوسری اوپنر کلیئر شیلنگٹن (5) جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رن آؤٹ ہو گئیں، بعدازاں سعدیہ یوسف نے آئرش بیٹسو یمنز کے پاں تلے زمین نکال دی، انھوں نے 4 اوورز میں صرف 9 رنز دیکر 4

وکٹیں لیں، کم گارتھ نے مزاحمت کرتے ہوئے 38 رنز ناٹ آؤٹ بنائے، دیگر کوئی بھی پلیئر دہرے ہندسوں میں داخل نہ ہو سکی، سمیعہ صدیقی، ثنا میر، ندا ڈار اور بسمہ معروف نے ایک، ایک وکٹ اپنے نام کی۔ پاکستان کو آسان ہدف کو حاصل کرنے کیلیے صرف ایک وکٹ کی قربانی دینی پڑی، ناہیدہ خان 18 گیندوں پر 13 رنز بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ جویریہ خان نے ناقابل شکست 34 اور نین عابدی نے 16 رنز بناتے ہوئے 35 گیندوں قبل ہی ٹیم کو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ بارش سے متاثرہ دوسرے فائنل فور میچ میں سری لنکا نے ڈچ ٹیم کو ڈک ورتھ لوئس سسٹم کے تحت 33 رنز سے زیر کیا، فاتح سائیڈ نے 19 اوورز میں 6 وکٹ پر 156 رنز بنائے، دیپکا ریسانکا نے 47 اور ایشانی کوشالیا نے 33 رنز کی اننگز کھیلیں، بینٹ اور برینگن نے 2،2 وکٹیں اپنے نام کیں، دوسری اننگز کے آغاز سے قبل بارش شروع ہو گئی، بعدازاں امپائرز نے ہالینڈ کو فتح کیلیے 9 اوورز میں 85 رنز کا ہدف دیا مگر ٹیم 4 وکٹیں گنوا کر 51 تک ہی پہنچ پائی۔ ویمنز ورلڈ ٹی 20 کوالیفائر میں پاکستان نے سیمی فائنل میں جگہ بنالی، بارش سے متاثرہ میچ میں نیدرلینڈز کو 20 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا بارش کے سبب 9 اوورنی اننگز تک محدود میچ میں نیدرلینڈز کیخلاف پاکستان نے 4 وکٹ پر 72 رنز بنائے، پلیئر آف دی میچ قرار پانے والی نین عابدی نے 27 گیندوں پر 38 رنز اسکور کیے۔ انھوں نے بسمہ معروف (25) ان کیساتھ تیسری وکٹ کیلیے 60 رنز کی شراکت بنائی، جواب میں پاکستانی بولرز نے حریف کو مطلوبہ رن ریٹ تک نہیں پہنچنے دیا، اوپنر ہیلمین ریمبالڈ 15 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر بنیں، ٹیم مقررہ 9 اوورز میں 5 وکٹ پر 52 رنز بنا سکی، دیگر میچز میں زمبابوے نے تھائی لینڈ کو 29 رنز سے ہرایا، آف اسپنر کرسٹیل نے 12 رنز کے عوض 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، گروپ بی میں سری لنکا نے آئرلینڈ کو 8 وکٹ سے مات دی، کینیڈا نے جاپان کیخلاف 5 وکٹ سے فتح پائی۔ پاکستان نے زمبابوے کو 72 رنز سے زیر کرتے ہوئے سیمی فائنل میں رسائی کا امکان روشن بنایا کپتان ثنا میر اور بسمہ معروف کی ناقابل شکست نصف سنچریوں نے فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ گروپ بی سے سری لنکا نے جاپان کو 10 وکٹ اور میزبان آئرلینڈ نے کینیڈا کو 7 رنز سے ہراتے ہوئے فائنل فور میں قدم رکھ دیا زمبابوے کیخلاف ٹاس جیت کر گرین شرٹس نے بیٹنگ کو ترجیح دی، یہ فیصلہ درست نہ رہا اور 35 رنز پر 4 وکٹیں گر گئیں، جویریہ خان اور ارم جاوید صفر پر رخصت ہوئیں جبکہ ناہیدہ خان نے 20 اور نین عابدی نے 10 رنز بنائے، مشکل وقت میں کپتان ثنا میر اور بسمہ معروف نے پانچویں وکٹ کی شراکت میں 116 رنز جوڑتے ہوئے ٹیم کی پوزیشن مستحکم

بنا دی۔ مقررہ 20 اوورز میں مجموعی اسکور 142 تک پہنچ گیا، بسمہ نے 34 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 51 اور ثنا نے 46 بالز پر 50 رنز بنائے، جوزفین نکومو نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، زمبابوین ٹیم مقررہ اوورز میں 9 وکٹ پر صرف 70 رنز ہی بنا سکی، چھیپو موگیری 32 رنز کے ساتھ نمایاں رہیں، قنیطہ جلیل اور ندا ڈار نے 2، 2 وکٹیں اپنے نام کیں۔ دیگر میچز میں میزبان آئرلینڈ نے کینیڈا کو 77 رنز سے زیر کرتے ہوئے سیمی فائنل میں قدم رکھا دیا۔ تھائی لینڈ نے ہالینڈ کو 6 وکٹ سے زیر کیا۔ سری لنکن ٹیم جاپان کو 10 وکٹ سے روندتے ہوئے فائنل فور میں پہنچ گئی، جاپانی ٹیم 21 رنز پر آؤٹ ہو گئی تھی۔ کوالیفائر کے اولین میچ میں پاکستان نے تھائی لینڈ کو 69 رنز سے مات دے دی۔ فاتح ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 6 وکٹ پر 145 رنز اسکور کیے، نین عابدی 38 گیندوں پر 47 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر رہیں، ان کی اننگز میں 7 چوکے شامل رہے، ندا ڈار 16 گیندوں پر 3 چوکوں کی مدد سے 26 رنز بنانے میں کامیاب رہیں، بسمہ معروف نے 22 گیندوں پر 25 رنز بنائے، جواب میں حریف ٹیم مقررہ اوورز میں 8 وکٹ پر 76 رنز تک محدود رہی، چینیڈا سٹیروانگ نے 19 رنز بنائے، اسماویہ اقبال اور سمعیہ صدیقی نے 2،2 کھلاڑیوں کو پویلین واپس بھیجا، سعدیہ یوسف، قنیطہ جلیل اور بسمہ معروف نے ایک، ایک وکٹ اپنے نام کی، نین عابدی کو عمدہ بیٹنگ کرنے پر میچ کی بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ دیا گیا۔ ابتدائی دن دیگر میچز میں آئرلینڈ نے جاپان کو 117 رنز کے واضح مارجن سے ہرا دیا، فاتح ٹیم نے ایک وکٹ پر 170 رنز بنائے، اوپنر کلیر شیلنگٹن نے 114 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، سیسلیا جوائس 40 پر ناٹ آؤٹ رہیں، دونوں کے درمیان 134 کی شراکت بنی، جاپانی خواتین حسب توقع 18.2 اوورز میں 53 رنز پر پویلین رخصت ہو گئیں، ایلینا ٹائس نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ نیدرلینڈز نے دلچسپ مقابلے کے بعد زمبابوے کو 3 رنز سے شکست دے دی، ڈچ ٹیم نے 7 وکٹ پر 95 رنز بنائے، حریف سائیڈ 9 وکٹ پر 92 رنز بنا سکی، لیو بینیٹ نے تین کھلاڑیوں کو قابو کیا، این نایا تھی 30 ناٹ آؤٹ بنا کر نمایاں رہیں، سری لنکا نے کینیڈا کو 9 وکٹ سے پچھاڑ دیا، ناکام سائیڈ 44 رنز پر ہمت ہار گئی، آئی لینڈرز نے آسان ہدف 6.1 اوورز میں ایک وکٹ پر 47 رنز کی صورت حاصل کر لیا، ایشانی کوشلیا اور یسودا مینڈس نے یکساں طور پر 17،17 ناٹ آؤٹ بنائے، چندیما گرورتنے کے حصے میں 3 وکٹیں آئیں۔

پاکستانی ویمنز نے ورلڈ ٹی 20 ٹرافی پر نگاہیں مرکوز کر لیں

کپتان ثنا میر نے کامیابی کو ٹیم ورک کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہر پلیئر نے بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کر کے فتوحات میں اہم کردار ادا کیا، تاریخ میں پہلی بار پاکستان نے انگلینڈ کو اسی کی سرزمین پر ہرایا۔ انھوں نے کہا کہ قومی ٹیم نے بولنگ، بیٹنگ اور فیلڈنگ تینوں شعبوں میں بہترین کارکردگی دکھائی جس سے مورال میں اضافہ ہوا، یہ قوم کی کامیابی ہے، کوشش ہوگی کہ کھیل کا معیار مستقبل میں بھی برقرار رکھیں، اچھی پریکٹس اور ٹورز ملتے رہے تو ورلڈ ٹی ٹوئنٹی بھی جیت کر آئینگے۔ اہم سنگ میل کے حصول پر مسرور کوچ محتشم رشید نے امید ظاہر کی کہ قومی ٹیم عالمی ایونٹ میں بھی کامیابیوں کا تسلسل جاری رکھے گی، زیادہ بہتر کارکردگی کے لئے عالمی سطح پر زیادہ سے زیادہ کھیلوں کے مواقع فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔ کھلاڑیوں نے کہا کہ مسلسل 12 میچ جیت کر حوصلے بلند ہیں، بنگلہ دیش میں شیڈول میگا ایونٹ میں بھی بہترین کارکردگی دکھائیں گے۔

جنوبی افریقہ رسوائی کی گہری کھائی میں گر گیا

سیریز 4-1 سے سری لنکا کے نام

جنوبی افریقہ رسوائی کی گہری کھائی میں گر گیا، سری لنکا نے پانچویں ون ڈے میں 128 رنز سے کامیابی کی بدولت سیریز 1-4 سے اپنے نام کرلی۔ 99 کی اننگز کھیلنے والے تلکارتنے دلشان کو میچ اور کمار سنگاکارا کو سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا آخری ون ڈے میں فتح کیلیے 308 رنز کا تعاقب کرنے والے پروٹیز نے 43.5 اوورز میں 179 پر ہتھیار ڈال دیے، کپتان ابراہم ڈی ویلیئرز نے 51 کی اننگز کھیلی، کوئنٹن ڈی کوک نے 27 اور ریان میکلرین نے 29 رنز بنائے، آرون پھانگیسو 18 پر ناٹ آؤٹ رہے، سورنگا لکمل نے 24 اور اجنتھا مینڈس نے 36 رنز دے کر 3، 3 وکٹیں اپنے نام کیں۔ سچترا سینانائیکے نے 2 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا، اس سے قبل میزبان ٹیم نے چار وکٹ پر 307 رنز اسکور بورڈ پر جوڑے، تلکارتنے دلشان ایک رن کی کمی سے کیریئر کی 18 ویں سنچری مکمل نہیں کرپائے، 99 کے انفرادی اسکور پر میکلیرین نے انھیں بولڈ کیا، ون ڈاؤن پر ترقی پانے والے لاہیرو تھریمانے 68 رنز بنانے میں کامیاب رہے، کمار سنگاکارا نے 45 گیندوں پر 75 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، انھوں نے میچ کے اختتامی 5 اوورز میں 52 رنز بٹور کر ٹیم کی پوزیشن کو مستحکم بنایا، تھریمانے اور دلشان کے درمیان دوسری وکٹ کیلیے 163 کی شراکت بھی اہم رہی۔ تلکارتنے دلشان کو ون کی سب سے بڑی اننگز کھیلنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ کمار سنگاکارا سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل میچ 20 جولائی کولمبو

پہلے ون ڈے میچ میں میزبان سری لنکا نے جنوبی افریقا کو 180 رنز کے بھاری مارجن سے ہرا کر 5 میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ کولمبو کے پریماداسا اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں جنوبی افریقا نے ٹاس جیت کر سری لنکا کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی جس کا اس نے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 320 رنز بنائے، کمار سنگاکارا نے 137 گیندوں میں 169 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، اپل تھرانگا 43 اور مہیلا جیاوردنے بھی 42 رنز بنا کر نمایاں رہے، دلشان 10 اور لاہیرو تھریمانے 17 رنز بنا کر پویلین لوٹے جبکہ تھسارا پریرا 16 اور دنیش چندیمال ایک رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ جنوبی افریقا کی جانب سے مورنے مورکل نے 2، کرس موریس، ریان میکلارین اور آرن پھنگسو نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ 321 رنز کے تعاقب میں جنوبی افریقا کی پوری ٹیم 31.5 اوورز میں 140 رنز پر ہی ڈھیر ہوگئی، کوئی بھی کھلاڑی 29 کے انفرادی اسکور سے آگے نہ بڑھ سکا اور الویرو پیٹرسن اور رابن پیٹرسن 29، 29 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، دیگر کھلاڑیوں میں جے پی ڈومنی 15، کپتان اے بی ڈیویلیرز 23، ڈوپلیسس 4، ڈیوڈ ملر 14 اور ریان میکلارین 4 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جبکہ اس کے 3 کھلاڑی بغیر کھاتہ کھولے پویلین لوٹ گئے۔ سری لنکا کے تھسارا پریرا اور رنگانا ہیراتھ نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 3، 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ دلشان 2، لستھ ملنگا اور شمندا ارانگا ایک ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ میچ میں بہترین کارکردگی پر کمار سنگاکارا کو مین آف دی میچ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ دنیا کے نمبر ایک بلے باز اور نمبر ایک بالر کی عدم موجودگی ٹیم پر کتنا بڑا فرق ڈالتی ہے؟ کولمبو میں جنوبی افریقہ کی بدترین شکست سے ظاہر ہوگیا۔ پابندی کے باعث سری لنکا کے کپتان اینجلو میتھیوز اس مقابلے میں شریک نہیں تھے اور قیادت کا بوجھ نوجوان دنیش چندیمال کے کاندھوں پر تھا۔ ٹیم میں تین سابق کپتانوں کی موجودگی میں یہ فریضہ انجام دینا تو بذات خود ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی لیکن اتنی یادگار فتح کا تصور چندیمال نے نہیں کیا ہوگا۔

دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل میچ 23 جولائی کولمبو

سری لنکا نے بارش سے متاثرہ میچ میں جنوبی افریقہ کو 17 رنز سے زیر کرلیا، سیریز میں بھی 0-2 کی برتری حاصل ہوگئی۔ موسم کی مداخلت کے سبب پروٹیز کو پہلے 29 اوورز میں 176 رنز کا ہدف ملا تاہم 21 اوورز میں 5 وکٹ پر 104 رنز بنائے تھے کہ پھر زوردار بارش شروع ہوگئی، جس پر میچ کو ڈی ایل میتھڈ پر میزبان سائیڈ کی فتح پر ختم کردیا گیا، الویرو پیٹرسن نے 24 رنز اسکور کیے، رنگانا ہیراتھ نے 2 وکٹیں لیں۔ میزبان ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 49.2 اوورز میں 9 وکٹ پر 223 رنز اسکور کیے، اوپنر اپل تھارنگا چوتھے ہی اوور میں صرف 3 رنز بنا کر مورنی مورکل کی گیند پر پیٹرسن کا کیچ بن گئے۔ دلشان اور کمار سنگاکارا کے درمیان دوسری وکٹ کیلیے 59 رنز کی شراکت ہوئی، سنگاکارا نے 6 چوکوں کی مدد سے 37 رنز بنائے، لیفٹ آرم اسپنر ایرون پھانگیسو کی گیند پر ان کا کورز پر الویرو پیٹرسن نے کیچ لیا، مہیلا جیاوردنے 17 رنز پر روبن پیٹرسن کا شکار بنے، دلشان 43 رنز پر مورکل کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ ہوگئے، قائم مقام کپتان دنیش چندیمل نے

کھسک گئی، یوں لگا جیسے جنوبی افریقی بالرز نے گزشتہ میچز سے سبق سیکھ لیا ہے لیکن اس کے بعد تلکارتنے دلشان اور لاہیرو تھریمانے نے پروٹیز گیندبازوں کی خوب درگت بنائی اور دوسری وکٹ کی شراکت میں 163 رنز جوڑ کر سری لنکا کو بڑا مجموعہ اکٹھا کرنے میں مدد دی۔ تھریمانے کیریئر کی چھٹی نصف سنچری مکمل کرنے کے بعد 68 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے تو تجربہ کار کمار سنگا کارا نے دلشان کے ساتھ مل کر اسکور کو 212 رنز پر پہنچا دیا۔ بدقسمتی سے دلشان کیریئر کی اٹھارہویں سنچری بنانے سے محروم رہ گئے، وہ بھی اس وقت جب انہیں صرف ایک رن کی ضرورت تھی۔ وہ 99 کے انفرادی اسکور پر راین میک لارن کے ہاتھوں کلین بولڈ ہوئے۔ دلشان نے 110 گیندوں پر 13 چوکوں کی مدد سے اپنی شاندار اننگز تراشی تھی۔ 257 رنز کے مجموعے پر کپتان میتھیوز بھی 23 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ مقررہ اوورز کے اختتام پر سری لنکا نے 4 وکٹیں گنوا کر 307 رنز بنائے تھے۔ سنگا کارا نے کیریئر کی 79 ویں نصف سنچری کے ذریعے 75 رنز کی ناقابل شکست باری کھیلی اور وہ بھی صرف 45 گیندوں پر۔ اس دھواں

بھی مورکل کی وکٹ بننے سے قبل 43 رنز اسکور کیے، اننگز کے آخر میں تیز بارش کی وجہ سے اختتامی چار گیندیں نہیں کرائی جاسکیں۔

تیسرا ون ڈے انٹر نیشنل میچ 26 جولائی پالیکیلی

سری لنکن سرزمین پر جنوبی افریقہ کی مسلسل 11 ون ڈے میچز میں ناکامیوں کا سلسلہ تھم گیا، مہمان ٹیم تیسرا ون ڈے 56 رنز سے جیت کر سیریز میں واپس آگئی۔ ڈیوڈ ملر نے ناقابل شکست 85 رنز بنا کر مین آف دی میچ ایوارڈ حاصل کیا، سوتسوبے نے چار وکٹیں لیں۔ پالے کیلی میں اجنتھا مینڈس کی نپی تلی بولنگ کے سامنے مہمان ٹیم ایک مرحلے پر 154 پر 7 وکٹیں گنوا کر مشکلات میں گھر چکی تھی، اس موقع پر ڈیوڈ ملر نے 72 گیندوں پر 85 کی ناقابل شکست اننگز کھیل کر سری لنکن دباؤ کو کم کردیا، پروٹیز نے 7 وکٹ پر 223 رنز بنائے، کپتان ابراہم ڈی ویلیئرز 47 رنز اسکور کرنے میں کامیاب رہے۔ کوئنٹن ڈی کوک نے 20 اور پال ڈومنی نے 23 رنز اپنے نام درج کرائے، اجنتھا مینڈس نے 35 رنز کے عوض 3 وکٹوں کا سودا کیا، تشارا پریرا کے حصے میں 2 وکٹیں آئیں۔ 224 رنز کا تعاقب کرنے والی سری لنکن ٹیم 43.2 اوورز میں 167 پر ڈھیر ہوگئی، رنگانا ہیراتھ نے آؤٹ ہوئے بغیر 12 رنز بنائے، دنیش چندیمل 29 اور مہیلا جیاوردنے 24 رنز بنا کر پویلین واپس ہوگئے، اسٹار بیٹسمین کمار سنگا کارا کو صفر کی خفت کا سامنا رہا، تشارا پریرا 49 گیندوں پر 65 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، لولوا بے سوتسوبے نے 4 وکٹوں کیلئے 22 رنز دیے جبکہ فرحان بہردین نے 19 رنز کے بدلے 3 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔

چوتھا ون ڈے انٹر نیشنل میچ 28 جولائی پالیکیلی

تلکارتنے دلشان جنوبی افریقی اٹیک کے سامنے چٹان بن گئے، انھوں نے ناقابل شکست سنچری جڑ کر سری لنکا کو چوتھے ون ڈے میں 8 وکٹ سے فتح دلادی۔ سیریز میں بھی میزبان سائیڈ کو 1-3 کی فیصلہ کن برتری حاصل ہوگئی، پال ڈومنی اور ہاشم آملا کی ففٹیز کسی کام نہ آئیں۔ سری لنکا کو ڈے اینڈ نائٹ میچ میں فتح کیلئے 239 رنز کا ہدف ملا جو کہ اس نے صرف دو وکٹ کے نقصان پر 44 ویں اوور میں حاصل کرلیا، اس کامیابی میں اوپنر تلکارتنے دلشان اور کمار سنگا کارا نے اہم کردار ادا کیا۔ دلشان اور سنگا کارا کے درمیان 184 رنز کی ریکارڈ شراکت ہوئی جو کہ کسی بھی وکٹ کیلئے سری لنکا کی جنوبی افریقہ کے خلاف سب سے بڑی پارٹنرشپ ہے، سنگا کارا 91 رنز پر مورکل کی گیند پر کلینویلڈ کے ہاتھوں کیچ ہوئے۔ دلشان نے 17 ویں ون ڈے سنچری مکمل کرتے ہوئے ناقابل شکست 115 رنز بنائے۔ اس سے قبل جنوبی افریقی ٹیم 238 رنز پر آؤٹ ہوگئی، پال ڈومنی نے 97 اور فٹ ہو کر دوبارہ میدان میں اترنے والے ہاشم آملا نے 77 رنز اسکور کیے، اجنتھا مینڈس نے 4 اور لسیتھ مالنگا نے 3 وکٹیں لیں۔

پانچواں ون ڈے

انٹر نیشنل میچ 31 جولائی کولمبو

کولمبو کے پریماداسا اسٹیڈیم میں ہونے والے سیریز کے پانچویں اور آخری ایک روزہ تک جنوبی افریقہ اس طرح ابھر کر سامنے نہیں آسکا، جو اس کا خاصہ ہے اور اس کی روایت رہی ہے کہ وہ بدترین حالات سے بھی نکل کر فتح کی راہوں پر گامزن ہو جاتا ہے۔ لیکن اس پوری سیریز میں سوائے ایک مقابلے کے کہیں بھی اسے جائے قرار نہ ملی اور کولمبو میں ایک مرتبہ پھر 128 رنز کی بھاری شکست اس کے نصیب میں لکھی تھی۔ سری لنکا کے کپتان انجلو میتھیوز نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تو ابتدا ہی میں کوشال پیریرا کی وکٹ مورنے مورکل کے ہاتھوں

بیٹنگ (جنوبی افریقہ)

بلے باز	1	2	3	4	5
کالن انگرام	0	-	-	-	-
الویرو پیٹرسن	29	24	8	-	-
جین پال ڈومنی	15	15	45	97	15
ابراہیم ڈی ویلیئر	23	12	47	4	51
فیف ڈو پلیسس	4	8	16	23	6
ڈیوڈ ملر	14	22*	85*	1	0
راب پیٹرسن	29	3	3	13	-
ریان میکلارین	4	14*	14*	-	29
کرس موریس	9*	DNB	-	-	-
مورن مورکیل	0	DNB	DNB	0	0
الفانسو تھینگیبو	0	DNB	-	-	18*
ہاشم آملہ	-	DNB	-	77	18
کوئنٹن ڈی کوک	-	-	20	8	27
فرحان بہردین	-	-	2	0	1
ٹی سوٹ سوبے	-	-	DNb	3	1
روری کلینو یلڈٹ	-	-	-	8	-
فاضل رنز	13	6	5	4	13
مجموعی	140	104/5	223/7	238	179

بالنگ (جنوبی افریقہ)

بالرز	1	2	3	4	5
مورن مورکیل	2/34	3/34	0/29	1/62	1/78
کرس موریس	1/80	1/38	-	-	-
ریان میکلارین	1/69	1/45	1/18	-	1/47
راب پیٹرسن	0/30	1/39	1/51	0/46	-
جین پال ڈومنی	0/51	1/9	1/23	0/34	0/46
الفانسو تھینگیبو	1/50	1/52	-	-	1/48
ٹی سوٹ سوبے	-	-	4/22	1/48	1/52
فرحان بہردین	-	-	3/19	0/14	0/28
روری کلینو یلڈٹ	-	-	-	0/33	-

دار اننگز میں 12 چوکے شامل تھے۔ اس طرح سیریز میں سنگاکارا نے 93 کے ناقابل یقین اوسط سے 372 رنز بناڈالے جس میں 169 رنز کی شاندار باری بھی شامل تھی۔ اسی کارکردگی کی بنیاد پر انہیں بعدازاں سیریز کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے مورنے مورکل نے 78 رنز دے کر ایک وکٹ حاصل کی جبکہ لونوابو سوٹسوبے، راین میک لارن اور آرون فانگیسو نے بھی ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ 308 رنز کے بھاری ہدف کے تعاقب میں مہمان ٹیم کے بلے بازوں کے ہاتھ پیر ایک مرتبہ پھر پھولے ہوئے دکھائی دیے یہاں تک کہ سوائے کپتان ابراہم ڈی ولیئرز کے کسی کھلاڑی نے قابل ذکر اننگز نہ کھیلی۔ ڈی ولیئرز 51 گیندوں پر اتنے ہی رنز بنا کر اسکورکارڈ میں سب سے نمایاں رہے جبکہ اس کے بعد سب سے بڑا اسکور راین میک لارن نے 29 رنز کی صورت میں بنایا۔ ہاشم آملہ، جین پال ڈومنی، فف دوپلیسس اور ڈیوڈ ملر کسی کے بلے کا جادو نہ چل سکا اور سری لنکا نے لاستھ مالنگا کے کھلائے بغیر بھی اس کو 44 اوورز میں 179 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ جنوبی افریقہ کے مقابلے جیتنے کے امکانات تو اسی وقت ختم ہو چلے تھے جب پانچ اوورز کے وقفے میں ہاشم، ڈومنی اور ڈوپلیسس کی وکٹیں گریں اور پھر 85 رنز تک پہنچتے پہنچتے اس کے 6 کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ سری لنکا کی جانب سے سورنگا لکمل نے 24 رنز دے کر جبکہ اجنتھا مینڈس نے 36 رنز دے کر 3، 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو وکٹیں سچتھرا سینانائیکے کو ملیں۔ ایک، ایک کھلاڑی کو دلشان اور پیریرا نے بھی آؤٹ کیا۔

بیٹنگ (سری لنکا)

بلے باز	1	2	3	4	5
اوپل تھرنگا	43	3	5	DNB	-
تلکارتنے دلشان	10	43	6	115*	99
کمار سنگاکارا	169	37	0	91	75*
مہیلا جیاوردنے	42	17	24	12	-
لاہیرو تھریمانے	17	13	-	1*	68
تھسارا پریرا	16*	11	65	DNB	17*
دنیش چندی مال	1*	43	29	DNB	DNB
جیہان مبارک	DNB	26	-	-	-
رنگانا ہیراتھ	DNB	13	12*	DNB	-
شمندا ایرنگا	DNB	7*	-	-	-
لیستھ مالنگا	DNB	0*	0	DNB	-
انجلو میتھیوز	-	-	14	DNB	23
اجنتھا مینڈیز	-	-	0	DNB	DNB
انجیلو پریرا	-	-	1	-	DNB
کوسل پریرا	-	-	-	-	9
سچتھرا سینانائیکے	-	-	-	-	DNB
سورج لکمل	-	-	-	-	DNB
فاضل رنز	22	28	11	20	16
مجموعی	320/5	223/9	167	239/2	307/4

بالنگ (سری لنکا)

بالرز	1	2	3	4	5
لیستھ مالنگا	1/21	1/17	1/57	3/52	-
شمندا ایرنگا	1/27	0/21	-	-	-
تھسارا پریرا	3/31	1/23	2/51	0/22	1/17
رنگانا ہیراتھ	3/25	2/16	0/21	1/38	-
تلکارتنے دلشان	2/11	1/20	0/39	2/40	1/41
جیہان مبارک	0/14	0/5	-	-	-
انجلو میتھیوز	-	-	0/17	0/31	0/32
اجنتھا مینڈیز	-	-	3/35	4/51	3/36
سورج لکمل	-	-	-	-	3/22
سچتھرا سینانائیکے	-	-	-	-	2/29

ٹی ٹوئنٹی سیریز جنوبی افریقہ کے نام رہی!!

ابتدائی دو میچوں میں ناکامی کا شکار ہونیوالی سری لنکا نے تیسرے ٹوئنٹی 20 میچ میں جنوبی افریقہ کو 6 وکٹ سے شکست دے کر آئی سی سی رینکنگ میں ٹاپ پوزیشن بچالی، میزبان کی ناکامی کی صورت میں پاکستان نمبر ون بن سکتا تھا، سیریز 1-2 سے پروٹیز کے نام رہی۔ جنوبی افریقہ کے جین پال ڈومنی کو مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی 2 اگست کولمبو

پہلے ٹوئنٹی 20 میں مضبوط سری لنکن بیٹنگ لائن ریت کی دیوار ثابت ہوئی، جنوبی افریقہ نے 9 وکٹ پر 103 تک محدود رکھ کے 2 1 رنز سے کامیابی حاصل کرلی۔ کمار سنگاکارا 9 5 ناٹ آؤٹ ایک اینڈ پر کھڑے ساتھیوں کی واپسی کی تماشہ دیکھتے رہے، 5 پلیئرز کو کھاتہ کھولنے کا موقع نہ مل پایا، البتہ ان میں سے ایک ناٹ آؤٹ رہا، ڈبل فیگر میں داخل ہونے والے دوسرے کھلاڑی کوشل پریرا (11) تھے، پلیئر آف دی میچ پال ڈومنی نے 3 وکٹیں لینے کے ساتھ ففٹی بھی بنائی۔ جنوبی افریقہ کو ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ بھاری پڑ گیا، مشکل وکٹ پر بیٹسمین آغاز سے ہی جدوجہد کرتے دکھائی دیے اور 23 رنز پر تین وکٹیں گر گئیں، کوئنٹن ڈی کک 5، ہنری ڈیوڈز 1 اور کپتان فاف ڈوپلیسس 8 رنز کے مہمان ثابت ہوئے، پال ڈومنی اور ابراہم ڈی ولیئرز نے ٹیم کی نصف سنچری مکمل کرائی مگرون ڈے کپتان 15 رنز سے آگے نہ بڑھ سکے۔ ڈومنی نے ڈیوڈ ملر (25) کے ساتھ 56 رنز جوڑ کر ٹیم کا اسکور 106 تک پہنچایا، وہ 51 رنز بنا کر آؤٹ ہونے والے آخری بیٹسمین ثابت ہوئے، مقررہ 20 اوورز میں ٹیم کا اسکور 6 وکٹ پر 115 رہا، سچترا سینانائیکے نے 14 رنز دے کر 3 وکٹیں لیں۔ جواب میں میزبان ٹیم کی بیٹنگ ڈرامائی طور پر فلاپ ہوئی، ایک موقع پر 3 . 3 1 اوورز میں اسکور 3 وکٹ پر 2 7 تھا مگر مزید 31 رنز کے اضافے سے 6 وکٹیں گر گئیں، اننگز کا اختتام 9 وکٹ پر 103 رنز پر ہوا، ٹیم کو آخری 2 اوورز میں 21 رنز درکار اور 3 وکٹیں باقی تھیں مگر لیفٹ آرم سیمر وائن پارنیل نے 19 ویں اوور میں بغیر کوئی رن

دیے بینانائیکے اور مالنگا کو آؤٹ کردیا۔ سنگا کارا 59 ناٹ آؤٹ نے مورکل کے آخری اوور میں 2 چوکے لگائے مگر وہ ٹیم کو فتح دلانے کیلیے ناکافی ثابت ہوئے، قبل ازیں پریرا نے 11 رنز بنائے، پال ڈومنی نے 3 وکٹوں کیلیے 18 رنز دیے، مورکل اور پارنیل نے 2، 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

دوسرا ٹی ٹوئنٹی 4 اگست ھمبنٹوٹا

جنوبی افریقہ نے سری لنکا کیخلاف ٹوئنٹی 20 سیریز جیت لی، پروٹیز نے دوسرے میچ میں میزبان آئی لینڈرز کو 22 رنز سے ٹھکانے لگا کر تین میچز کی سیریز میں 0-2 کی فیصلہ کن برتری لے لی، جنوبی افریقہ نے پہلے کھیل کر مقررہ 20 اوورز میں 6 وکٹ پر 145 رنز اسکور بورڈ پر سجائے، ڈیوڈ ملر 36، جین پال ڈومنی 30 اور کوئنٹن ڈی کوک 19 رنز بنا کر نمایاں رہے، نووان کولاسیکرا اور سچترا سینانائیکے نے 2، 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، سری لنکن ٹیم جوابی اننگز میں 20 اوورز میں سات وکٹ کے نقصان پر 123 رنز بنا سکی۔ اوپنر کوشل پریرا 21 کے بعد مہیلا جے وردنے 6 اور کپتان دنیش چندیمل 2 رنز بنا کر پویلین واپس ہوگئے، تجربہ کار کمار سنگا کارا نے 35 گیندوں پر 39 رنز بٹور کر ٹیم کو ٹریک پر ڈالنے کی کوشش کی، لاہیرو تھریمانے نے بھی 18 رنز بنا کر ان کا ساتھ کسی حد تک دیا، تیشارا پریرا 22 پر ناٹ آؤٹ رہے، جنوبی افریقی پیسر لونواب ٹسوبے اور مورن مورکل نے 2،2 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔

تیسرا ٹی ٹوئنٹی 6 اگست ھمبنٹوٹا

سری لنکا نے تیسرے ٹوئنٹی 20 میچ میں جنوبی افریقہ کو 6 وکٹ سے شکست دے کر آئی سی سی رینکنگ میں ٹاپ پوزیشن بچالی، میزبان کی ناکامی کی صورت میں پاکستان نمبر ون بن سکتا تھا، سیریز 1-2 سے پروٹیز کے نام رہی۔ جنوبی افریقہ نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے فاف ڈوپلیس کی طوفانی اننگز کی بدولت مقررہ 20 اوورز میں 3 وکٹ پر 163 رنز بنائے، کپتان نے 65 گیندوں پر 85 رنز بٹورے، ان کی اننگز میں 10 چوکے اور 3 چھکے شامل رہے، انھوں نے جین پال ڈومنی کے ہمراہ تیسری وکٹ کیلیے 112 رنز کی شراکت قائم کی،، ڈوپلیسس اننگز کے اختتامی اوور میں لکمل کا شکار بنے، لیفٹ ہینڈر ڈومنی 34 گیندوں پر 51 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے، قبل ازیں اوپنر ہنری ڈیوڈز میچ کی پہلی گیند پر نووان کولاسیکرا کے ہاتھوں ایل بی ڈبلیو ہوئے، کوئنٹن ڈی کوک نے کپتان کی مدد کرتے ہوئے اسکور 45 تک پہنچایا، وہ بھی آٹھویں اوور میں اجنتھا مینڈس کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے۔ سری لنکا نے فتح کے لیے درکار 164 رنز 18.1 اوورز میں 4 وکٹ گنوا کر بنالیے، تلکارتنے دلشان نے 51 گیندوں پر 74 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، انھوں نے تشارا پریرا 25 ناٹ آؤٹ کے ساتھ پانچویں وکٹ کیلئے 41 رنز جوڑے، مہیلا جیا وردنے 16 گیندوں پر 33 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، کوشل پریرا 1 جبکہ کپتان دنیش چندیمل اور انجیلو میتھیوز 14، 14 رنز بنا سکے، ڈیوڈ ویسی نے 2 جبکہ عمران طاہر اور وین پارنیل نے ایک ایک کھلاڑی کو قابو کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیٹنگ (جنوبی افریقہ)

بلے باز	1	2	3
ہنری ڈیوڈز	1	7	0
کوئنٹن ڈی کوک	5	19	16
فیف ڈوپلیسس	8	12	85
جین پال ڈومنی	51	30	51*
ابراہم ڈی ویلیئرز	15	15	1*
ڈیوڈ ملر	25	36	DNB
ڈیوڈ وائز	3*	7*	DNB
وین پارنیل	0*	10*	DNB
مورن مورکیل	DNB	DNB	DNB
عمران طاہر	DNB	DNB	DNB
ٹی سوٹ سوبے	DNB	DNb	DNB
فاضل رنز	7	9	10
مجموعی	115/6	145/6	163/3

بالنگ (جنوبی افریقہ)

بالرز	1	2	3
مورن مورکیل	2/28	2/34	0/33
وین پارنیل	2/8	1/25	1/37
عمران طاہر	1/22	1/21	1/20
جین پال ڈومنی	3/18	-	-
ڈیوڈ وائز	0/8	1/25	2/24
ہنری ڈیوڈز	0/7	-	-
ٹی سوٹ سوبے	1/11	2/17	0/49

بیٹنگ (سری لنکا)

بلے باز	1	2	3
کوسیل پریرا	11	21	1
تلکارتنے دلشان	9	-	74*
دنیش چندی مل	8	2	14
کمار سنگاکارا	59	39	-
انجلیو میتھیوز	4	1	14
جیون مینڈیز	0		-
لاہیرو تھریمانے	5	18	DNB
تھسارا پریرا	0	22*	25*
سچترا سینانائیکے	0	1*	DNB
لیستھ مالنگا	0	DNB	-
اجنتھا مینڈیز	5*	DNB	DNB
مہیلا جیاوردنے	-	6	33
نوان کلوسکیرا	-	10	DNB
سورج لکمل	-	-	DNB
فاضل	7	3	3
مجموعی	103/9	123/7	164/4

بالنگ (سری لنکا)

بالرز	1	2	3
سچترا سینانائیکے	3/14	2/18	0/20
انجلیو میتھیوز	1/13	0/32	0/14
تلکارتنے دلشان	0/15	-	0/21
تھسارا پریرا	0/11	-	0/10
اجنتھا مینڈیز	1/32	0/39	1/31
نوان کلوسکیرا	-	2/22	1/37
لیستھ مالنگا	1/25	1/32	-

اولڈ ٹریفورڈ ٹیسٹ ڈرا، ایشز ٹرافی انگلینڈ کے نام!!

بارش نے انگلش ٹیم کی ممکنہ شکست ٹال کر آسٹریلیا کی سیریز میں واپسی کی امیدی ختم کردیں۔ آسٹریلین کپتان مائیکل کلارک کو مین آف دی میچ ایوارڈ پر ہی اکتفا کرنا پڑا البتہ مائیکل کلارک کی ٹیم کو ایک اور اچھی خبر ملی کہ وہ مسلسل چھ میچز کے بعد ٹیسٹ ڈرا کرنے میں کامیاب ہوئی اس سے قبل اسے چھ میچز میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا خراب موسم نے ہدف کے تعاقب میں گھرنے والی ہوم سائیڈ کی لاج رکھی اور میچ بے نتیجہ ختم کردیا گیا، میچ کے پانچویں روز صرف 20.3 اوورز کا کھیل ممکن ہوسکا ڈرا نے انگلینڈ کو ایشز ٹرافی پر قبضہ برقرار رکھنے کا حق دلا دیا 332 رنز کے ہدف کے تعاقب میں انگلینڈ نے دوسری اننگز میں 27 رنز پر تین وکٹیں گنوادیں تھیں۔ میچ کے پانچویں روز کھانے کے وقفے پر انگلینڈ کا اسکور تین وکٹوں کے نقصان پر 31 رنز تھا لیکن لنچ کے بعد جب ٹوٹل 37 رنز پر پہنچا تو ایک بار پھر موسم نے انگڑائی لی اور میچ اس کے بعد دوبارہ شروع نہ ہوسکا۔ میچ میں مجموعی طور پر آسٹریلیا کا پلہ بھاری رہا، پہلی اننگز میں کینگروز نے کپتان مائیکل کلارک کے شاندار 187 رنز کی بدولت سات وکٹ کے نقصان پر 527 رنز بنا کر اپنی اننگز ڈکلیئر کردی تھی۔ دوسرے نمایاں بیٹسمینوں میں اسٹیون اسمتھ نے 89، کرس روجرز

نے 84 جبکہ بریڈ ہیڈن نے 65 اور مچل اسٹارک نے 66 رنز بنائے۔ آف اسپنر گریم سوان نے پانچ کھلاڑیوں کو پویلین لوٹایا تھا۔ جواب میں انگلش ٹیم 368 رنز بنا سکی تھی، انگلینڈ کی اننگز کی خاص بات کیون پیٹرسن کی سنچری تھی۔ انہوں نے 113 رنز بنائے۔

تیسرا ٹیسٹ اولڈ ٹریفورڈ یکم تا 5 اگست

سیریز ہاتھ سے جاتی دیکھ کر آسٹریلوی بیٹسمین خواب غفلت سے جاگ اٹھے، انگلینڈ کے خلاف تیسرے ٹیسٹ میں کپتان مائیکل کلارک نے ناقابل شکست سنچری جڑ دی۔ اسٹیون اسمتھ حریف کے دونوں ریویو ضائع کرا کر 70 رنز پر ڈٹے ہوئے تھے، کرس روجرز نے 84 کی اننگز کھیلی، پہلے روز کینگروز نے 3 وکٹ پر 303 رنز بنالیے آسٹریلوی کپتان مائیکل کلارک نے لارڈز میں اپنی ٹیم کے پہلی اننگز میں صرف 128 رنز پر آؤٹ ہونے اور 347 رنز کی بڑی شکست کے باوجود ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا، وارنر کو الیون میں شامل کرکے فل ہیوز کی چھٹی پوزیشن دی گئی، ٹاپ پر شین واٹسن اور کرس روجرز کو برقرار رکھا گیا جنھوں نے ٹیم کو 76 رنز کا آغاز فراہم کیا، واٹسن صرف 19 رنز پر ٹم بریسنن کی گیند پر سیکنڈ سلپ میں انگلش کپتان

انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرے ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں
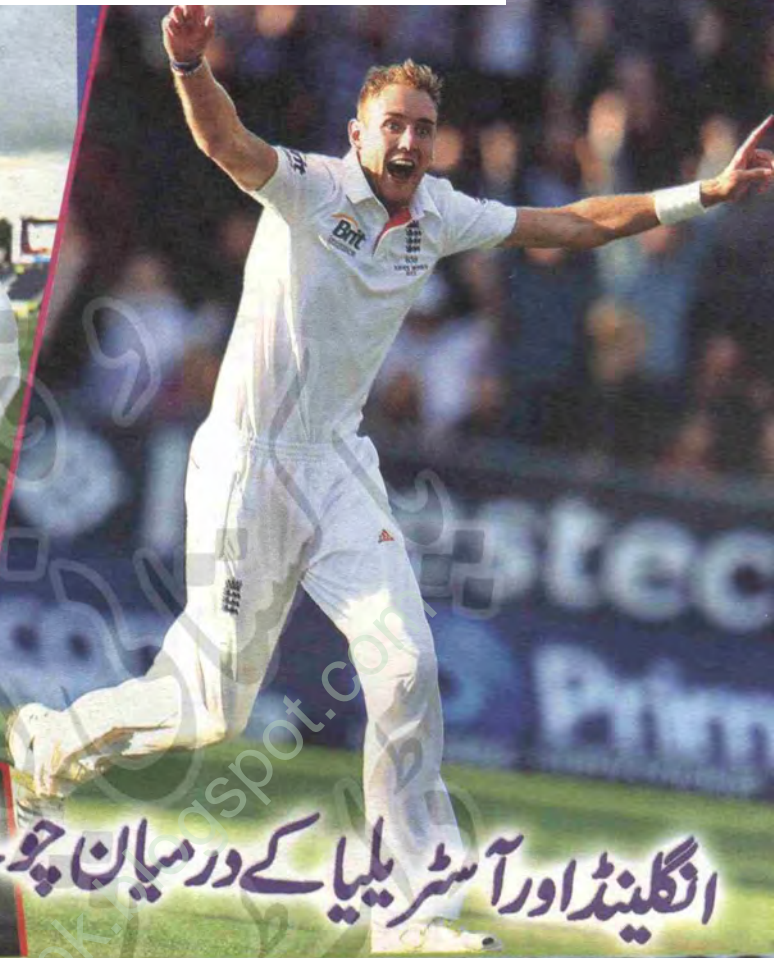
انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان چوتھے ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں
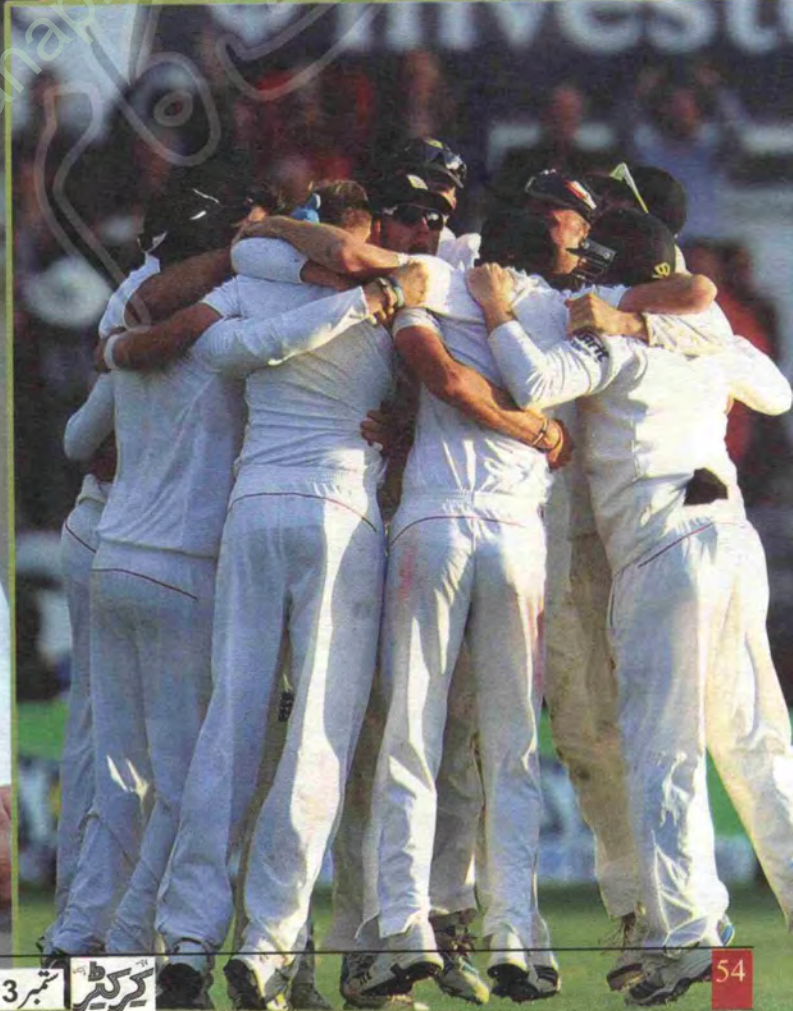
چوتھا ٹیسٹ چیسٹر لی اسٹریٹ 9 تا 12 اگست

چوتھے ایشز ٹیسٹ میں ناتھن لائن کی شاندار بالنگ کی بدولت ٹیسٹ کا پہلا دن آسٹریلیا کے نام رہا اور انگلینڈ کی ٹیم پہلے دن کے اختتام پر 238 رنز پر نو وکٹوں سے محروم ہوگئی۔ انگلینڈ کے کپتان ایلسٹر کک نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور اوپنر جو روٹ کے ساتھ پہلی وکٹ کے لیے 34 رنز جوڑے، اسی مجموعے پر روٹ 16 رنز بنانے کے بعد شین واٹسن کی وکٹ بن گئے۔ نئے آنے والے بلے باز جوناتھن ٹروٹ نے کپتان کو کریز پر جوائن کیا اور کھانے کے وقفے تک مزید کوئی اور وکٹ نہ گرنے دی، دونوں کھلاڑیوں نے دوسری وکٹ کیلیے 73 رنز کا اضافہ کیا۔ ایک سو سات کے اسکور پر ٹروٹ 49 رنز بنانے کے بعد لائن کی انگ میں پہلی وکٹ بن گئے۔ گزشتہ میچ کے سنچری میکر کیون پیٹرسن اس بار بڑی اننگ کھیلنے میں ناکام رہے اور 26 رنز بنانے کے بعد لائن کی گیند پر وکٹ کیپر کو کیچ دے کر پویلین چلتے بنے۔ ابھی انگلش ٹیم اس نقصان سے سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ اسکور میں چار رنز کے اضافے سے کک، جیکسن برڈ کی ایک گیند کو چھوڑنے کے چکر میں ایل بی ڈبلیو قرار دیے گئے، انہوں نے 51 رنز بنائے۔ انگلینڈ کو سب سے بڑا دھچکا اس وقت لگا جب ان فارم ای این بیل چھ رنز بنانے کے بعد آسٹریلین اسپنر کا تیسرا شکار بن گئے۔ ایک سو 55 رنز پر آدھی ٹیم کے پویلین لوٹنے کے بعد انگلش ٹیم دباؤ کا شکار تھی، اس موقع پر جونی بیئر اسٹو اور میٹ پرائر نے ٹیم کو سنبھالا دینے کا بیڑا اٹھایا لیکن ابھی ان دونوں نے 34 رنز کی شراکت ہی قائم کی تھی کہ سڈل کو یہ کاوش پسند نہ آئی اور انہوں نے پرائر کو وکٹوں کے سامنے پیڈ لانے کی پاداش میں پویلین واپسی پر مجبور کر دیا۔ بیئر اسٹو سے بھی اپنے ساتھی کی جدائی برداشت نہ ہو سکی اور وہ مجموعے میں چار رنز کے اضافے سے 14 رنز بنانے کے بعد لائن کی چوتھی وکٹ بن گئے۔ 197 کے اسکور پر اسٹورٹ براڈ تین رنز بنانے کے بعد ریان ہیرس کا شکار بنے جبکہ 13 رنز بنانے والے گریم سوان کو بھی ہیرس نے لائن کی مدد سے قابو کیا۔ جب پہلے دن کا کھیل ختم ہوا تو انگلینڈ نے نو وکٹ کے نقصان پر 238 رنز بنائے تھے، جیمز اینڈرسن 16 اور ٹم بریسنن 12 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے۔ میچ کے دوسرے روز انگلینڈ نے اپنی نامکمل اننگ کا 238 رنز نو کھلاڑی آؤٹ سے دوبارہ آغاز کیا تو اسکور میں بغیر کسی اضافے کے جیمز اینڈرسن جیکسن برڈ کی گیند پر پویلین لوٹ گئے۔ آسٹریلیا کی جانب سے ناتھن لیون نے چار اور ریان ہیرس اور برڈ نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں آسٹریلین اننگ کا آغاز بھی تباہ کن تھا صرف 12 رنز پر اسٹورٹ براڈ نے دو آسٹریلین بلے بازوں کو پویلین بھیج دیا، ڈیوڈ وارنر تین جبکہ عثمان خواجہ بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹے۔ اسکور 49 تک پہنچا تو براڈ نے اپنی ٹیم کو ایک اور بڑی کامیابی دلاتے ہوئے حریف کپتان مائیکل کلارک کو بھی دبوچ لیا جبکہ 76 کے اسکور پر اسٹیون اسمتھ 17 رنز بنانے کے بعد ٹم بریسنن کی گیند پر وکٹ کیپر کو کیچ دے بیٹھے۔ چھہتر رنز پر چار وکٹوں سے محروم ہونے کے بعد آسٹریلین ٹیم شدید مشکلات کا شکار تھی لیکن اس موقع پر راجرز نے میچ میں نچلے نمبروں پر بھیجے گئے اپنے سابقہ اوپننگ پارٹنر شین واٹسن کے ساتھ ٹیم کو بحران سے نکالنے کا بیڑا اٹھایا۔ دونوں کھلاڑیوں نے موقع کی مناسبت دیکھتے ہوئے سنبھل کر بلے بازی کی اور پانچویں وکٹ کی شراکت میں 129 رنز کی قیمتی شراکت قائم کر کے اپنی ٹیم کو مشکلات سے نکال دیا۔ دو سو پانچ کے اسکور پر واٹسن ایک خراب گیند پر غیر ضروری اسٹروک کھیلنے کی کوشش میں وکٹ کیپر کے ہاتھوں کیچ ہو کر براڈ کی انگ میں چوتھی وکٹ بن گئے۔ دوسرے اینڈ پر موجود راجرز نے شاندار بلے بازی کا سلسلہ جاری رکھا اور ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی پہلی سنچری مکمل کر لی، راجرز اس دوران خوش قسمت بھی ثابت ہوئے جب 49 کے انفرادی اسکور پر گریم سوان نے سلپ میں ان کا کیچ گرا دیا۔ جب دوسرے دن کا کھیل ختم ہوا تو آسٹریلیا نے پانچ وکٹ کے نقصان پر 222 رنز بنائے تھے اور انہیں انگلینڈ کی پہلی انگ کا اسکور برابر کرنے کیلیے مزید صرف 16 رنز درکار تھے۔ کرس راجرز 13 وکٹوں کی مدد سے 101 رنز بنا کر کریز پر موجود تھے جبکہ 12 رنز بنانے والے بریڈ ہیڈن ان کا ساتھ نبھا رہے تھے۔ مہمان سائیڈ نے اگلے روز اپنے اسکور پانچ وکٹ پر 222 میں 48 رنز کا اضافہ کرنے کے بعد پہلی اننگز میں 32 رنز کی برتری حاصل کی، دن کے آغاز پر ایک اینڈ 35 سالہ اوپنر کرس روجرز نے 101 رنز کے ساتھ سنبھالا، انھوں نے کیریئر کی پہلی ٹیسٹ سنچری مکمل کی تھی۔ صرف 9 رنز مزید اسکور کرنے کے بعد روجرز آف اسپنر گریم سوان کو دفاعی انداز میں کھیلنے کی کوشش میں وکٹوں کے عقب میں میٹ پرائر کے ہاتھوں کیچ ہو گئے، امپائر ٹونی ہل نے پہلے انھیں ناٹ آؤٹ قرار دیا مگر انگلینڈ نے فیصلے کو چیلنج کر کے اپنے حق میں کروالیا، روجرز نے 6 گھنٹوں کے قریب بیٹنگ کرتے ہوئے 225 بالز کا سامنا کیا جس میں سے 14 کو باؤنڈری کی سیر کرائی۔ اسٹورٹ براڈ نے 5 جبکہ جیمز اینڈرسن اور سوان نے دو، دو وکٹیں لیں۔ آسٹریلوی ٹیم 270 پر آٹ ہوئی، کرس روجرز نے

بیٹنگ (آسٹریلیا)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیوڈ وارنر	17	71
کرس روجرز	110	49
عثمان خواجہ	0	21
مائیکل کلارک	6	21
اسٹیون اسمتھ	17	35
شین واٹسن	68	2
بریڈ ہیڈن	13	4
پیٹر سڈل	5	23
ریان ہیرس	28	11
ناتھن لائن	4	14
جیکسن برڈ	*0	*1
فاضل رنز	16	11
مجموعی	270	224

بالنگ (آسٹریلیا)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ریان ہیرس	2/70	7/117
جیکسن برڈ	2/58	0/67
پیٹر سڈل	1/41	0/59
شین واٹسن	1/21	0/22

بیٹنگ (انگلینڈ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ایلیسٹر کک	51	22
جو روٹ	16	35
جوناتھن ٹروٹ	49	23
کیون پیٹرسن	26	44
ائین بیل	6	113
جونی بیرسٹو	14	28
میٹ پرائر	17	1
ٹم بریسنن	12*	45
جیمز اینڈرسن	16	0
اسٹیوارٹ براڈ	3	13
گریم سوان	13	30*
فاضل رنز	15	10
مجموعی	238	330

بالنگ (انگلینڈ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
جیمز اینڈرسن	2/65	0/73
اسٹیوارٹ براڈ	5/71	6/50
ٹم بریسنن	1/63	2/36
گریم سوان	2/48	2/53

110 اور چھٹے نمبر پر بیٹنگ کرنے والے شین واٹسن نے 68 رنز بنائے، تیسرے روز انگلینڈ کو دوسری اننگز کے آغاز پر ہی ریان ہیرس کی صورت میں نازل ہونے والی تباہی کا سامنا کرنا پڑا جنھوں نے لنچ سے قبل اور بعد میں ٹاپ 3 میزبان بیٹسمینوں کو واپسی کا پروانہ تھما دیا۔ اپنے 15 ٹیسٹ میچز کے کیریئر میں دوسری مرتبہ مسلسل تیسرا ٹیسٹ کھیلنے والے ہیرس نے لنچ سے قبل اور بعد میں صرف 24 بالز کے دوران 18 رنز دے کر یہ شکار کھیلے، وقفے سے قبل ریان ہیرس کی ایک خوبصورت سیم ڈلیوری نے جوائے روٹ کی بیلز ہی اڑا دیں، اس وقت وہ صرف دو رنز ہی بنا پائے تھے، ابر آلود موسم کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہیرس نے انگلش کپتان الیسٹر کک کو نشانہ بنایا، لیفٹ ہینڈر کے آف اسٹمپ کی جانب کرائی جانے والی ایک لوز ڈلیوری بیٹ کا کنارہ چھوتی ہوئی سیدھی وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن کے گلوز میں لینڈ کر گئی، انھوں نے 22 رنز بنائے۔ جوناتھن ٹروٹ کو رنز بنانے سے روکنے کیلیے کپتان کلارک نے ان کے گرد فیلڈرز کا گھیرا قائم کیا، فرسٹریشن میں انھوں نے 23 رنز پر ہیرس کو اپنی وکٹ عطیہ کر دی، کیچ اس بار بھی ہیڈن نے تھاما۔ تیسرے ٹیسٹ میں سنچری اسکور کرنے والے پیٹرسن اس بار بھی کافی پراعتماد دکھائی دیے۔ انھوں نے ای ین بیل کے ساتھ مل کر ٹیم کو مشکل سے نکالنا شروع کیا، دونوں اسکور کو 155 تک لے گئے تاہم پیٹرسن اچھے آغاز کو اچھی اننگز میں نہیں بدل پائے، 44 رنز پر انھیں ناتھن لیون نے کرس روجرز کا کیچ بنا دیا۔ اب بیل نے ٹونی بیئر اسٹو کے ساتھ مل کر اسکور بورڈ کو متحرک کیا اور مجموعے کو 221 تک لے گئے، اس جوڑی کو بھی زیادہ خطرناک ہونے سے قبل ناتھن لیون نے توڑ دیا، بیئر اسٹو رکو 28 رنز بنا کر کاٹ بی ہائنڈ ہوئے۔ جب تیسرے دن کے کھیل کا اختتام ہوا تو ای ین بیل 105 رنز پر بیٹنگ کر رہے تھے جبکہ دوسرے اینڈ پر موجود ٹم بریسنن نے 4 رنز بنائے

تھے۔ میچ کے چوتھے دن انگلینڈ کی ٹیم دوسری اننگز میں 330 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ انگلینڈ کی جانب سے این بیل اور ٹم بریسنن نے چوتھے دن کے کھیل کا آغاز کیا۔ میچ کے چوتے دن 215 رنز کے مجموعی سکور پر انگلینڈ کی ساتویں وکٹ اس وقت گری جب این بیل 113 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ چوتھے دن کا 234 رنز 5 وکٹ سے آغاز کرنیوالی انگلش ٹیم ریان ہیرس کی خوفناک بولنگ کی تاب نہ لاتے ہوئے 3 3 0 پر آؤٹ ہوگئی۔ فاسٹ بولر نے کیریئر بیسٹ 117 رنز کے عوض 7 وکٹیں لیں، ای ین بیل اپنے گذشتہ اسکور 105 میں صرف 8 مزید رنز کا اضافہ کر پائے، بریسنن نے 45 رنز بنائے جبکہ سوان 30 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، ہیرس کا یہ 15واں ٹیسٹ تھا، اس سے قبل ان کی بہترین بولنگ 47 رنز کے عوض 6 وکٹیں تھی جو انھوں نے انگلینڈ کیخلاف ہی پرتھ میں 2010 میں

حاصل کی تھیں۔ ایشز ٹیسٹ سیریز کے چوتھے میچ میں انگلینڈ کے فاسٹ بولر اسٹیورٹ براڈ نے چوتھے روز پیر کو کھیل کے آخری مرحلے میں تباہ کن بولنگ کے ذریعے میچ کا پانسہ پلٹ دیا، انہوں نے 50 رنز کے عوض 6 وکٹ لے کر انگلینڈ کو میچ اور سیریز بھی جتوا دی، چوتھے ٹیسٹ میں انگلینڈ نے 74 رنز سے کامیابی حاصل کی۔ آسٹریلیا کی ٹیم دوسری اننگز میں 224 رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ انگلش ٹیم نے کھیل کے ہر شعبے میں عمدہ پرفارمنس اور شاندار مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگلینڈ کو جیت کی پوزیشن میں پہنچایا ڈیوڈ وارنر نے مشکل حالات میں 71 رنز بنا کر اپنی ٹیم کی پوزیشن کو بہتر بنانے کی کوشش مگر ان کے دیگر ساتھی کرکٹرز انگلش بولروں کے سامنے بے بس ثابت ہوئے، راجرز نے 49 رنز بنا کر ٹیم کی پوزیشن کو بہتر بنانے کی جدوجہد کی مگر وہ بھی زیادہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ عثمان خواجہ 21، کلارک 21 رنز نے تھوڑی فراحمت فرار کی مگر وہ بھی اپنی ٹیم کو جیت کے ہدف تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ 299 رنز کے تعاقب میں آسٹریلیا کی پہلی وکٹ 109 رنز پر گری، کرس روجرز 49 رنز پر سوان کا شکار بنے، کیچ ٹروٹ نے تھاما، عثمان خواجہ 21 رنز پر سوان کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے، ڈیوڈ وارنر نے 71 رنز بنا کر اننگز کو سنبھالا دینے کی کوشش کی مگر بریسنن کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ ہوگئے، کپتان کلارک بھی 21 رنز پر براڈ کی گیند پر بولڈ ہوگئے، اسٹیون اسمتھ (2) کو بھی براڈ نے اسی انداز میں آؤٹ کیا۔ شین واٹسن (2) ایک بار پھر ایل بی ڈبلیو ہوئے اور جاتے ہوئے ریویو بھی ضائع کر گئے، بریڈ ہیڈن نے 4 رنز پر براڈ کی گیند پر ایل بی ڈبلیو کے فیصلے کو چیلنج کر کے دوسرا ریویو بھی گنوا دیا، یہ فیصلہ مشکوک دکھائی دیا۔ ہیرس کو بھی براڈ نے ایل بی ڈبلیو کیا، انھوں نے 11 رنز بنائے، ناتھن لائن (8) براڈ کی پانچویں وکٹ ثابت ہوئے، پیٹر سڈل نے آخری لمحات میں قدرے مزاحمت کی مگر 23 رنز پر براڈ کی گیند پر اینڈرسن کا کیچ بن گئے، اس طرح میچ چوتھے ہی روز اضافی وقت میں انگلینڈ کی 74 رنز کی فتح پر ختم ہوگیا۔ اسٹورٹ براڈ کو چوتھے ٹیسٹ کا مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

بھارت نے پاکستان کو ہرا کر ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ اپنے نام کرلیا

بھارت نے پاکستان کو ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ کے فائنل میں 9وکٹوں سے ہرا کر ٹائٹل اپنے نام کرلیا۔ سنگا پور میں کھیلے گئے ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ کے فائنل میں پاکستان ٹیم کے کپتان حماد اعظم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا جو درست ثابت نہ ہوا، قومی بیٹنگ لائن بھارتی بولنگ کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئی، ایک وقت میں پاکستان کے 9 کھلاڑی 107 رنز پر پویلین لوٹ چکے تھے، عثمان قادر اور احسان عادل نے آخری وکٹ پر 52 رنز کی شراکت قائم کی اور مجموعی اسکور کو 159 رنز تک لے جانے میں کامیاب ہوئے۔ عمر وحید 41 اور عثمان قادر 33 رنز کے ساتھ نمایاں رہے جبکہ 6 کھلاڑی اپنا انفرادی اسکور دہرے ہندسے میں بھی نہ لے جاسکے۔ بھارت کی جانب سے اپاراجیت نے 3، یادیو اور سندیپ شرما نے 2، 2 جبکہ واریئر اور بونے نے ایک ایک کھلاڑی کو واپسی کی راہ دکھائی۔ جواب میں بھارت نے مطلوبہ ہدف 34 ویں اوور میں صرف ایک ہی وکٹ کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ لوکیش راہول نے 93 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیل کر ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا جبکہ من پریت 51 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے، لوکیش راہول کو میچ کے بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

لیگ میچز کی رپورٹ

ایمرجنگ ٹیمز کپ میں پاکستان کو اپنے پہلے میچ میں روایتی حریف بھارت کے ہاتھوں تین وکٹ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا، بھارتی ٹیم کو فتح کیلئے 192 رنز کا ہدف ملا، انڈر 19 ورلڈ کپ فاتح کپتان انمکت چند نے 61 اور لوکیش راہول نے 41 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو مضبوط پلیٹ فارم فراہم کیا۔ دونوں نے پاکستانی فرسٹ لائن بولرز کے خلاف بہترین کھیل پیش کیا اور زیادہ توجہ ڈبلز اور تین رن لینے پر مرکوز رکھی گیند کو خال خال ہی باؤنڈری کی راہ دکھائی، 84 پر اس شراکت کا انجام لیفٹ آرم اسپنر محمد نواز کے ہاتھوں ہوا جنھوں نے راہول کو 46 رنز پر بولڈ کیا، انمکڈ چند نے 61 رنز بنائے اگرچہ بھارتی مڈل آرڈر زیادہ حصہ نہیں ڈال پایا مگر اس کے باوجود بھارتی ٹیم نے کالنگ گراؤنڈ میں کھیلے جانے والے اس میچ میں 13 بالز قبل 3 وکٹوں سے فتح سمیٹ لی۔ اس سے قبل نوجوان ٹاپ آرڈر بیٹسمینوں نے اپنے سینئرز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آغاز میں ہی آٹ ہو کر مڈل آرڈر پر دباؤ بڑھایا۔ بابر اعظم 2، عظیم گھمن 3 اور بلاول بھٹی 7 رنز پر آؤٹ ہوئے۔ اس موقع پر عثمان صلاح الدین اور عمر وحید نے احتیاط سے کھیلتے ہوئے ٹیم کی سنچری مکمل کرائی، دونوں کے درمیان چوتھی وکٹ کی شراکت میں 85 رنز بنے، لیفٹ آرم اسپنر اکشار پٹیل نے خاتمہ کیا، بعد میں گرنے والی وکٹوں سے رنز اسکور کرنے کی رفتار مزید سست ہوگئی، یوں پاکستان نے 7 وکٹ پر 191 رنز اسکور کیے۔ سری لنکا انڈر 23 نے بنگلہ دیش انڈر 23 کو 62 رنز سے ہرادیا۔ کھیلے گئے گروپ بی کے میچ میں سری لنکا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 259 رنز بنائے۔ شیہان جائے سوریا نے 85 اور ادرا جائے سندرا نے 70 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے صابر رحمان نے تین اور نور حسین نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ بنگلہ دیشی ٹیم مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی اور پوری ٹیم 47.4 اوورز میں 197 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ رونی ٹلوٹ کر 56 رنز کے ساتھ ٹاپ سکورر رہے۔ سری لنکا کی طرف سے کارتھ جائیم پچھی سب سے کامیاب بولر ہے انہوں نے 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ میں پاکستان نے قدم ڈگمگانے کے باوجود افغان قلعہ تسخیر کرلیا، آسانی سے ہدف کی جانب بڑھتی ٹیم نے ایک موقع پر 11 رنز کے دوران 5 وکٹیں گنوائیں اور بمشکل 2 وکٹ سے فتح پائی۔ 143 رنز کا پیچھا کرنے والی گرین شرٹس کو بابر اعظم اور عظیم گھمن نے ففٹی شراکت فراہم کی، بابر (28) رن آؤٹ ہوگئے، عظیم نے عمر وحید کے ساتھ اسکور کو 93 تک پہنچایا، وہ 39 کی اننگز کھیل کر میدان بدر ہوئے، ان کے بعد عمر وحید (43) نے ایک اینڈ سنبھالے رکھا لیکن دوسری جانب سے پلیئرز کی آمد و رفت کا نہ تھمنے والا سلسلہ شروع ہوگیا، پانچ وکٹیں 11 رنز کے اضافے کے دوران گر گئیں، عمر 134 کے ٹوٹل پر آؤٹ ہونے والے چھٹے کھلاڑی بنے، عثمان قادر (2) اور بلاول بھٹی (0) پر رخصت ہوئے، محمد رضوان 7 اور احسان عادل 1 ناٹ آؤٹ نے نویں وکٹ کیلئے 7 رنز جوڑ کر ٹیم کو 2 وکٹ سے فتح دلادی، اس سے قبل افغان ٹیم 49.3 اوورز میں 142 رنز تک محدود رہی۔ حشمت اللہ شیادی نے 128 گیندوں پر 52 ناٹ آؤٹ کی اننگز کھیلی، کپتان محمد نبی 21 اور اصغر استنکزئی 18 رنز بنا کر نمایاں رہے، اسپنر رضا حسن نے 3 جبکہ محمد نواز اور عثمان قادر نے 2، 2 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔ گروپ بی میچ میں یو اے ای نے سنگاپور کو 9 وکٹ سے آؤٹ کلاس کردیا، حریف بولرز نے میزبان سائیڈ کی بساط 48 اوورز میں 162 رنز پر لپیٹ دی، ناصر عزیز نے 4 وکٹیں لیں، متحدہ عرب امارات نے ہدف 27.3 اوورز میں ایک وکٹ پر حاصل کرلیا، شیامن انور نے 119 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ بھارت نے نیپال کو 84 رنز سے قابو کرلیا، مسلسل دوسری فتح سے 4 پوائنٹس کے ساتھ ٹیم کی پوزیشن مضبوط ہوگئی، سری لنکا نے یو اے ای کو 30 رنز سے مات دی، شیہان جیاسوریا نے 101 کی زبردست اننگز کھیلی۔ کپتان سوریا کمار یادیو نے آل راؤنڈ پرفارمنس سے نیپال کیخلاف بھارتی جیت میں کلیدی کردار ادا کیا، انھیں میچ کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا، 269 کے ہدف کا تعاقب کرنے والی نیپالی ٹیم کو لیفٹ آرم اسپنر اکشر پٹیل اور پیسر سندیپ شرما کیخلاف رنز بنانے میں خاصی دشواری کا سامنا رہا، ابتدا میں بولرز انکت باونے، جسپریت بروما اور سندیپ ویئریر کی پرفارمنس نمایاں رہی، اس کے بعد کپتان سوریا کمار اور اشوک منیریا نے بھی درمیانی اوورز میں حریف بیٹسمینوں کو کسی بھی موقع پر کھل کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔ ٹیم کو پہلی کامیابی کپتان یادیو نے اننگز کے 18 ویں اوور میں دلائی، اوپنر انیل منڈل (19) انھیں ریٹرن کیچ دے کر پویلین چلتے بنے، رائٹ آرم میڈیم پیسر بروما نے اپنی پہلی ہی گیند پر سبھاش کھا کوریل (29) کو شکار کرلیا، اس کے نتیجے میں نیپالی ٹیم کا اسکور یکدم 2-49 ہوگیا، باونے اور سندیپ نے بھی حریف بیٹسمینوں کا جینا دوبھر کیے رکھا، دونوں نے اپنے ابتدائی اسپیل میں 2، 2 وکٹیں لے کر نیپال کی ہمت کو توڑ دیا کیرالہ سے تعلق رکھنے والے سندیپ نے اپنے پہلے ہی اوور میں پارس کھاڈکا (12) کو قابو کیا جس کے بعد ٹیم کا اسکور 32 اوورز میں 6 وکٹ پر 88 رنز ہوگیا۔ نمبر 9 پر بیٹنگ کے لیے آنے والے ساگر پون نے 61 گیندوں پر 52 رنز ناٹ آؤٹ بنا کر کچھ مزاحمت کی لیکن ٹیم مقررہ اوورز میں 8 وکٹ پر 184 تک محدود رہی، اس سے قبل بھارت نے مقررہ 50 اوورز میں 268 کا مجموعہ ترتیب دیا،

لوکیش راہول (88) اور انکیڈ چند (61) نے 118 رنز کا عمدہ آغاز فراہم کر کے بڑے اسکور کی بنیاد ڈالی، بسنت ریگمی نے تین گیندوں پر 2 وکٹیں لے کر بلوشرٹس پر ضرب لگائی، انھوں نے راہول اور جونیجا کو پویلین چلتا کرتے ہوئے ٹیم کا اسکور 36.5 اوورز میں 3-161 کیا، کپتان سوریا کمار یادیو اور باونے نے چوتھی وکٹ کیلئے 71 گیندوں پر 90 رنز کی شراکت سے بھارت کو 250 کا ہندسہ عبور کرایا۔ کپتان سوریا کمار 65 اور باونے 25 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، بسنت ریگمی نے 3 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔ دوسرے میچ میں سری لنکا نے یو اے ای کو 30 رنز سے قابو کرلیا، فاتح ٹیم نے 8 وکٹ پر 235 کا مجموعہ ترتیب دیا، شیہان جیاسوریا نے 101 رنز بنانے کیلئے 121 گیندوں کا سامنا کیا، ادارا جیاسندرا 38 اور دھنوشکا گوناتھیلیکا 23 رنز کے ساتھ نمایاں رہے، ناصر عزیز نے عمدہ بولنگ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے 39 رنز کے بدلے 3 وکٹوں کا سودا کیا، انھوں نے ابتدائی میچ میں سنگاپور کیخلاف بھی چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا، متحدہ عرب امارات کی ٹیم 9 وکٹ گنوا کر 205 رنز ہی جوڑ پائی، ثاقب علی نے سب سے زیادہ 71 رنز بنائے، شیامن انور نے 53 رنز اسکور کیے، لاہیرو جیارتنے نے 3 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔ بابر اعظم کی سنچری نے نیپال کیخلاف پاکستان کو 9 وکٹ سے فتح دلادی، کپتان حماد اعظم کا ٹاس جیت کر بولنگ کا فیصلہ سودمند رہا، نیپالی ٹیم اسپنرز رضا حسن اور عثمان قادر کی گھومتی ہوئی گیندوں کے سامنے چکرا گئی اور مقررہ 50 اوورز میں 156 رنز پر ہتھیار ڈال دیے، اوپنر سبھاش کھاکوریل 78 رنز کے سوا دیگر کوئی بیٹسمین ڈٹ کر نہیں کھیل سکا۔ سبھاش آؤٹ ہونے والے 7 ویں پلیئر بنے، رضا حسن نے 3 اور عثمان قادر نے 2 وکٹیں لیں، بلاول بھٹی، حماد اعظم، محمد نواز اور بابر اعظم نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا، گرین شرٹس نے ہدف 33.1 اوورز میں ایک وکٹ پر حاصل کرلیا، بابر اعظم نے 100 کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، حماد اعظم 41 پر ناٹ آؤٹ رہے، عظیم گھمن 15 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، انھوں نے بابر کے ساتھ پہلی وکٹ کیلئے 66 رنز کی شراکت بنائی۔ گروپ بی میچ سری لنکا نے سنگاپور کو 13 رنز سے مات دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی سری لنکن ٹیم 48.5 اوورز میں 191 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی، ادارا جے سوریا نے 72 کی اننگز کھیلی، محمد شعیب نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، سنگاپور کی ٹیم 5 وکٹ پر 178 رنز بنا سکی، انیش پارام 62 رنز ناٹ آؤٹ کے ساتھ نمایاں رہے۔ افغانستان نے بھارت کو 28 رنز سے خاک چٹا کر تاریخ رقم کردی، ٹیم نے پہلی بار کسی ٹیسٹ کھیلنے والے ملک کو زیر کرنے کا کارنامہ انجام دیا۔ مستقبل کے بھارتی اسٹارز 184 رنز کے آسان ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے 9 وکٹ پر 156 تک محدود رہے، ناکامی کے باوجود بلوشرٹس نے سیمی فائنل میں رسائی حاصل کرلی، افغانستان نے بالآخر کسی ٹیسٹ پلیئنگ ٹیم کیخلاف پہلی فتح کا مزا چکھ لیا، بھارتی سائیڈ حریف کو 7 وکٹ پر 184 رنز تک محدود کرنے کے بعد آسان ہدف کے تعاقب میں بھی بری طرح ناکام ہوگئی، اوپنر لوکیش راہول کی 51 رنز کی اننگز کے باوجود دیگر وکٹیں پتوں کی طرح جھڑتی رہیں، انکت باونے (39) کے سوا کوئی مزاحمت نہ کرسکا۔ افغانستان کی نپی تلی بولنگ کے سامنے انکت چانڈ 10، اشوک مینا ریا 5 اور بابا اپارا جیتھ 2 رنز بنا کر ٹیم کی کشتی منجدھار میں چھوڑ گئے، بعدازاں لوئر آرڈر بھی خاص مزاحمت کا مظاہرہ نہ کرسکی، محمد نبی نے 32 رنز کے بدلے 3 وکٹوں کے ساتھ بھارتی مہم کمزور بنائی۔ اس سے قبل افغانستان کیلئے اوپنر محمد شہزاد نے محتاط انداز میں کھیلتے ہوئے 87 گیندوں پر 38 رنز اسکور کیے، بعدازاں سمیع اللہ شنواری نے 44 گیندوں پر ناقابل شکست 43 رنز کی اننگز کھیل کر بہتر مجموعہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا، بابا اپارا جیتھ اور اکشر پٹیل نے 2، 2 سندیپ شرما اور اشوک مینا ریا نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ تاریخی فتح بھی افغانستان کے کسی کام نہ آئی اور اس کا ایونٹ میں سفر تمام ہوا، دوسری طرف ابتدائی 2 میچز میں کامیابی کی بدولت بھارتی ٹیم نے سیمی فائنل میں جگہ بنالی گرین شرٹس نے انتھک محنت اور بلند حوصلے کی بدولت ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ کے فائنل میں پہنچنے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ سیمی فائنل میں حماد اعظم اور عثمان قادر نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرکے ٹیم کو فائنل میں پہنچا دیا۔ گرین شرٹس نے سری لنکا کے خلاف ایک وکٹ سے کامیابی حاصل کی۔ سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 7 وکٹوں کے نقصان پر 230 رنز اسکور کیے۔ اوپنر شیہان جے سوریا 33 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ عثمان قادر نے اپنے ہی گیند پر ان کا کیچ لیا۔ کیتھوروان وتھانگے 14، نیروشن ڈک ویلا 4، اورادارا جے سندرا سنچری مکمل نہ کرسکے۔ وہ 94 رنز بن کر عثمان قادر کی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ رمیش بدیکا کی وکٹ بھی عثمان خواجہ نے لی انہوں نے 17 رنز بنائے۔ ڈونشو کا گوناتلا کا 20 رنز بنا کر محمد نواز کی گیند پر آؤٹ ہوئے جبکہ عثمان صلاح الدین نے ان کا کیچ لیا۔ چتھرنگا کمار کو رضا حسن نے آؤٹ کیا۔ انہوں نے 17 رنز بنائے۔ چھیترنگا جیا مپاتھی 22 اور لاہرو مادوشنکا ایک رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ عثمان قادر 5، رضا حسن اور محمد نواز نے ایک ایک وکٹیں حاصل کیں۔ پاکستانی ٹیم نے ہدف 48.5 اوورز میں 9 وکٹوں میں پورا کرلیا۔ گرین شرٹس کے اوپنر بابر اعظم صفر پر آؤٹ ہوئے۔ جیارتنے نے ان کو ایل بی ڈبلیو کیا۔ دوسری وکٹ 32 رنز کے اسکور پر گری۔ عظیم گھمن 22 رنز بنا کر جیامپاتھی کی گیند میں آؤٹ ہوئے۔ عمر وحید 19 اور محمد رضوان 13 رنز بنائے دونوں کی وکٹیں اپانسو نے لیں۔ عثمان صلاح الدین اور محمد نواز نے ٹیم کی بیٹنگ لائن کو مستحکم کیا اور 57 رنز کی شراکت داری قائم کی۔ صلاح الدین 31 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوئے۔ محمد نواز کو مدوشنکا نے آؤٹ کیا انہوں نے رنز بنائے۔ جب 196 رنز کے مجموعے پر عثمان قادر رن آؤٹ ہوئے تو ایسا لگا کہ بس مقابلہ ہاتھ سے نکل گیا کیونکہ پاکستان کو 35 رنز درکار تھے اور صرف ایک گیند اس کی اننگز کا خاتمہ کر سکتی تھی لیکن احسان عادل نے 14 گیندیں کھیلتے ہوئے اپنی وکٹ بچائے رکھی اور دوسرے اینڈ سے حماد اعظم کی دھواں دار بلے بازی نے پاکستان کو 7 گیندیں پہلے ہی ہدف تک پہنچا دیا۔ انہوں نے 49 ویں اوور میں لاہیرو جے رتنے کو پہلی گیند پر چوکا رسید کیا اور پانچویں گیند کو چھکے کی راہ دکھا کر پاکستان کو مقابلہ جتوا دیا۔ حماد دو چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 69 گیندوں پر 66 رنز بنانے میں کامیاب رہے اور میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ رضا حسن نے 5، بلاول بھٹی 25 اور عثمان قادر نے 11 رنز بنائے۔ احسان عادل 12 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ سری لنکا کی جانب سے آملہ اپانسو 3، جیامپاتھی 2 اور جیارتنے نے ایک وکٹ حاصل کی۔ محمد اعظم کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا ٹورنامنٹ کے دوسرے سیمی فائنل میں بھارت نے یو اے ای کو 46 رنز سے شکست دے دی۔ بھارت نے پہلے ٹاس جیت کر بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور یو اے ای کو 49.5 اوورز میں 208 رنز کا ٹارگٹ دیا۔ مانپرٹ جونیجا 76 اور لوکیش راہول 43 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ یو اے ای ہدف کے تعاقب میں ناکام رہی اور پوری ٹیم 48.3 اوورز میں 162 رنز بنا سکی۔ یو اے ای کی جانب سے شیمان انور 44 اور سوابنل پٹیل 41 نے سب سے زیادہ رنز بنائے۔

اے سی سی ایمرجنگ ٹیمز کپ کرکٹ کے فائنل میں پاکستان کو بھارت کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ٹورنامنٹ میں پاکستان کی روایتی حریف کے خلاف دوسری ناکامی تھی۔ سنگاپور میں کھیلے گئے ایشین کرکٹ کونسل ایمرجنگ ٹیمز کپ کے فائنل میں پاکستان کے کپتان حماد اعظم نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا جو درست ثابت نہیں ہوا۔ گرین شرٹس بیٹنگ لائن بھارتی بولرز کے سامنے بے بس دکھائی دی اور اس نے 159 رنز بنائے۔ عمر وحید نے 41 اور عثمان قادر نے 33 رنز بنائے۔ پاکستان کے چھ بیٹسمین کا اسکور دوہرے ہندسے تک نہ پہنچ سکا۔ بھارت کی جانب سے بابا اپراجیت نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ بھارت کو میچ میں کامیابی کیلئے 160 رنز کا ہدف ملا جو بھارت نے صرف ایک وکٹ کے نقصان پر 34 ویں اوور میں حاصل کرلیا۔ بھارت کی جانب سے لوکیش راہول نے 11 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 93 جبکہ من پریت نے 3 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 51 رنز بنائے۔ دونوں نے دوسری وکٹ کی شراکت میں ناقابل شکست 132 رنز بنائے۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان اور بھارت کے علاوہ افغانستان، نیپال، سری لنکا، متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش اور سنگاپور کی ٹیموں نے شرکت کی۔ سیمی فائنلز میں بھارت نے متحدہ عرب امارات اور پاکستان نے سری لنکا کو شکست دی تھی۔ متحدہ عرب امارات کے شیمان انور ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

رمضان کرکٹ
حبیب بینک نے فاتح ٹرافی اپنے نام کرلی

حبیب بینک نے پہلے پی سی بی رمضان کپ ٹی ٹوئنٹی نائٹ کرکٹ ٹورنامنٹ کی فاتح ٹرافی اپنے نام کرلی۔ ٹائی ہونے والے سنسنی خیز فائنل کا فیصلہ سپر اوور میں ہوا، پی آئی اے کے انور علی نے آخری گیند پر چھکا لگا کر مقابلہ اس مرحلے تک پہنچایا، 65 رنز کی اننگ کھیلنے والے پلیئر آف دی میچ عمران فرحت کی شاندار بیٹنگ نے حریف کی بلند پرواز کا سلسلہ روک دیا، انھوں نے سپر اوور میں 8 رنز کے تعاقب میں 3 گیندوں پر 10 رنز جڑ کر ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا، سابق ٹیسٹ کپتان یونس خان نے وننگ ٹرافی اور 20 لاکھ روپے کا انعام وصول کیا، ٹورنامنٹ کے بہترین آل راؤنڈر قرار پانے والے سابق ٹیسٹ کپتان شعیب ملک نے رنراپ ٹرافی اور 10 لاکھ روپے وصول کیے، نیشنل اسٹیڈیم کراچی میں فائنل میں حبیب بینک نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا، پوری ٹیم 158 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی، پہلی وکٹ 30 رنز پر گری جب شان مسعود (6) شعیب ملک کی گیند پر وکٹ کیپر سرفراز کو کیچ دے بیٹھے۔ بعدازاں شعیب نے 11 ویں اوور میں دوسرے اوپنر اسد بیگ کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کردیا، اس وقت تک اسکور 88 تک پہنچ چکا تھا، اسد نے 25 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 4 چوکوں کی مدد سے 28 کا حصہ ڈالا، تیزی سے بڑھتے ہوئے اسکور میں 15 ویں اوور کی تیسری گیند کے بعد ٹھہراؤ آ گیا، دلفریب انداز میں جارحانہ اسٹروکس کھیلنے والے عمران فرحت 126 کے مجموعے پر انور علی کی گیند پر غلام محمد کو کیچ دے بیٹھے، انھوں نے 3 بلند و بالا چھکوں اور 7 چوکوں کی مدد سے 36 گیندوں پر قیمتی 65 رنز بنائے، اسکور میں 3 رنز کے اضافہ سے ٹیم کو چوتھا نقصان اٹھانا پڑا، 16 ویں اوور کی پہلی گیند پر غلام محمد نے یونس خان کی وکٹ اڑا دی، سابق ٹیسٹ کپتان نے 18 گیندوں پر 20 رنز بنائے، نئے بیٹسمین ہمایوں فرحت اپنے بھائی عمران کے نقش قدم پر نہ چل سکے اور پہلی ہی گیند پر آغا صابر کو کیچ تھما دیا، 129 پر 5 وکٹیں گرنے کے بعد آخری 5 کھلاڑیوں نے محض 29 رنز کا اضافہ کیا، کامران حسین (6)، حسن رضا (4)، فہد مسعود (2)، عبدالامیر (صفر) کے پویلین لوٹنے کے بعد آخری گیند پر احسان عادل 11 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، سرمد انور ایک رن پر ناٹ آؤٹ رہے۔ سلمان سعید نے 29 رنز کے عوض 3 وکٹیں لیں، غلام محمد اور شعیب ملک نے 2، 2 جبکہ اعزاز چیمہ اور انور علی نے 1، 1 پلیئر کو ٹھکانے لگایا، مشکل ہدف کے تعاقب میں ایک رن پر پی آئی اے کو پہلا دھچکا لگا، ویسٹ انڈیز کا سفر ذہن پر طاری کیے ہوئے شعیب ملک نے پہلی ہی گیند پر ہمایوں فرحت کو کیچ تھما دیا، وکٹ فہد مسعود کے حصے میں آئی، 34 رنز پر دوسری وکٹ بھی گر گئی، آغا صابر (15) نے احسان عادل کی گیند پر عمران فرحت کو کیچ دے دیا، اسکور میں اضافے کے بغیر فہد اقبال بھی آؤٹ ہوگئے، انھوں نے ایک چھکے اور 2 چوکوں کی مدد سے 15 رنز اسکور کیے، فہد مسعود کی گیند پر کیچ سرمد انور کے ہاتھوں میں آیا، 82 کے مجموعے پر عبدالامیر نے شہریار غنی (23) کو بھی نشانہ بنا دیا، کیچ عمران فرحت نے تھاما، بعدازاں فیصل اقبال نے ذمہ داری سے کھیلنا شروع کیا مگر وہ بھی 128 کے مجموعی اسکور پر عبدالامیر کا شکار بن گئے، 40 گیندوں پر 3 چوکوں کی مدد سے 42 رنز بنانے والے بیٹسمین کا کیچ ہمایوں فرحت نے لیا۔ 137 رنز پر چھٹی وکٹ گری جب 19 ویں اوور کی تیسری گیند پر سرفراز احمد بھی پویلین لوٹ گئے، ایک چھکے اور 3 چوکوں کی مدد سے 15 گیندوں پر جارحانہ 30 رنز کی اننگز

پہلا سیمی فائنل پی آئی اے بمقابلہ کے آر ایل

پہلے سیمی فائنل میں کپتان شعیب ملک نے پی آئی اے کو منزل تک پہنچا دیا۔ آل راؤنڈر نے ناقابل شکست 63 رنز کی اننگز کھیل کر ٹیم کو کے آر ایل کیخلاف 7 وکٹ سے فتح دلائی، پہلے سیمی فائنل کا ٹاس ایئرلائنز نے جیت کر حریف کو بیٹنگ کی دعوت دی، اوپنرز نے ٹیم کو 52 رنز کا عمدہ آغاز فراہم کیا، 9 ویں اوور کی تیسری گیند پر شعیب ملک نے محمد یاسین کو بولڈ کردیا، انھوں نے 29 گیندوں پر 4 چوکوں کی مدد سے 31 رنز بنائے، 70 کے مجموعے پر دوسری وکٹ بھی گر گئی، علی خان (3) کا کیچ غلام محمد نے تھام کر سلمان سعید کو میچ میں پہلی وکٹ دلا دی۔ بعدازاں کپتان سعید انور جونیئر اور زین عباس نے تیسری وکٹ کی شراکت میں 74 رنز کا اضافہ کیا، ٹورنامنٹ کی پہلی سنچری کے لیے کوشاں زین عباس، سلمان کے آخری اوور کی پہلی گیند پر بولڈ ہوگئے، انھوں نے جارحانہ انداز میں 66 گیندوں پر 91 رنز کی اننگز کھیلی جس میں 3 چھکے اور 11 چوکے شامل تھے، 146 رنز پر چوتھی وکٹ گری، اسی اوور میں 2 رنز کے اضافے سے ذوالفقار جان (1) بھی آؤٹ ہوگئے، آخری گیند پر نعمان علی (صفر) کو بھی سلمان نے رن آؤٹ کردیا، اس طرح کے ایل آر نے مقررہ اوورز میں 5 وکٹ پر 146 رنز بنائے، سعید انور جونیئر 14 گیندوں پر 18 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ رہے جس میں ایک چھکا اور ایک چوکا بھی شامل تھا۔ سلمان نے 29 رنز کے عوض 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ ایک وکٹ شعیب ملک کو ملی، ہدف کے تعاقب میں پی آئی اے کو شعیب ملک اور آغا صابر نے بھی اچھا آغاز فراہم کیا، 9

کھیلنے والے سرفراز کو فہد مسعود نے رن آؤٹ کیا، آخری اوور میں پی آئی اے کو کامیابی کے لیے 15 رنز درکار اور 3 وکٹیں باقی تھیں، پہلی گیند پر انور علی کے شاٹ پر دوسرا رن لینے کی کوشش میں سلمان سعید (صفر) رن آؤٹ ہوگئے، اگلی دونوں بالز پر اعزاز چیمہ نے اور انور علی نے سنگلز لیے، چوتھی گیند پر چیمہ نے چوکا رسید کرنے کے بعد اگلی پر ایک رن بنالیا، آخری بال پر پی آئی اے کی کامیابی کا امکان ختم ہوگیا جسے 7 رنز درکار تھے، مگر انور علی نے زوردار چھکا لگا کر میچ ٹائی اور شائقین کو حیران کردیا، فہد مسعود اور عبدالامیر نے 2، 2 وکٹیں لیں جبکہ ایک وکٹ احسان عادل کے نام رہی۔ سپر اوور میں ایئرلائنز کی ٹیم پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 7 رنز بنا سکی، پہلی گیند پر چوکے کے بعد دوسری پر سنگل بنا، تیسری پر شعیب ملک نے عمران فرحت کو کیچ تھما دیا، چوتھی پر 2 رنز بنے مگر بعد میں شہریار غنی رن آؤٹ ہوگئے، کامیابی کے لیے 8 رنز کے حصول میں حبیب بینک کو خاص دقت نہیں ہوئی، پہلی گیند پر عمران فرحت نے 2 رنز بنانے کے بعد اگلی دونوں بالز پر چوکے لگا کر ٹیم کو فتح دلا دی۔ تقریب تقسیم انعامات میں پی سی بی کے ڈائریکٹر جنرل جاوید میانداد، ڈائریکٹر ڈومیسٹک ذاکر خان اور کمشنر کراچی شعیب صدیقی سمیت دیگر افراد موجود تھے، محمد یاسین ٹورنامنٹ کے بہترین بیٹسمین قرار پائے جبکہ سلمان سعید نے بیسٹ بولر کا اعزاز حاصل کیا۔

ویں اوور کی دوسری گیند پر جب اسکور 57 رنز ہوا تو شعیب کے منع کرنے کے باوجود کریز چھوڑنے والے آغا صابر کو علی خان نے رن آؤٹ کر دیا، انھوں نے 25 گیندوں پر 5 چوکوں کی مدد سے 31 رنز اسکور کیے، 92 رنز پر ٹیم کو دوسرا نقصان فہد اقبال (18) کے آؤٹ ہونے سے ہوا، ان کی وکٹ راحت علی کو ملی کیچ ذوالفقار نے لیا، ٹیسٹ کرکٹر فیصل اقبال نے محض 4 رنز جوڑ کر پویلین کی راہ لی، عثمان خان کی گیند پر اسامہ میر نے کیچ لیا۔ پی آئی اے کی تیسری وکٹ 111 رنز پر گری، اس موقع پر اسے فتح کے لیے 24 گیندوں پر 36 رنز درکار اور 7 وکٹیں محفوظ تھیں، دوسرے اینڈ پر ڈٹے ہوئے شعیب ملک نے اگلے اوور میں 51 ویں گیند کا سامنا کرتے ہوئے چوکا لگا کر نصف سنچری مکمل کی، اس کے بعد حریف فیلڈرز پریشان اور قسمت ایئرلائنز پر مہربان ہونا شروع ہوگئی، ٹیم کو آخری 6 گیندوں پر محض 5 رنز درکار تھے، دوسری گیند پر شعیب ملک نے زوردار چھکا لگا کر اسے کامیابی سے ہمکنار کر دیا، پلیئر آف دی میچ نے ایک چھکے اور 5 چوکوں کی مدد سے 56 گیندوں پر 63 رنز سجائے، شہر یار غنی 3 مرتبہ گیند کو باؤنڈری کے پار بھیج کر 21 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، راحت علی اور عثمان غنی نے 1، 1 وکٹ اپنے نام کی۔

دوسرا سیمی فائنل پورٹ قاسم بمقابلہ حبیب بینک

پی سی بی رمضان کپ ٹی ٹوئنٹی نائٹ کرکٹ ٹورنامنٹ میں حبیب بینک نے پورٹ قاسم کی پیشقدمی ختم کر دی۔ سیمی فائنل میں حسن رضا کی ناقابل شکست نصف سنچری نے ٹیم کو 14 رنز سے فتح دلانے میں اہم کردار ادا کیا، سرمد انور نے 3 وکٹیں لیں، ابتدائی 4 اوورز میں 3 کھلاڑیوں کو ٹھکانے لگانے والے ناکام ٹیم کے محمد طلحہ کی محنت رائیگاں گئی۔ دوسرے سیمی فائنل میں حبیب بینک نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں 7 وکٹ پر 148 رنز بنائے، کپتان یونس خان کا ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ ابتدا میں درست نہ لگا، محمد طلحہ نے زبردست اسپیل کراتے ہوئے ابتدائی 4 اوورز میں 3 وکٹیں اپنے نام کر کے مخالف ٹیم کو مشکلات میں ڈال دیا، پہلی وکٹ 5 رنز پر گری جب اسد بیگ (5) کا کامران یونس نے کیچ تھام لیا، فہد مسعود نے 11 رنز پر محمد سلام کو کیچ تھمادیا۔ 21 رنز پر دوسری وکٹ کھونے والی ٹیم کو اسی اوور کی آخری گیند پر تیسرا صدمہ برداشت کرنا پڑا، 8 گیندوں کا سامنا کرنے والے عمران فرحت 5 رنز جوڑنے کے بعد پویلین لوٹ گئے، ان کا کیچ محمد سلمان نے لیا، 30 کے مجموعی اسکور پر چوتھی وکٹ بھی گر گئی، عبدالرف نے شان مسعود (4) کو بولڈ کر کے پویلین لوٹنے پر مجبور کر دیا، سابق ٹیسٹ کپتان یونس خان بیٹنگ کرنے آئے تو بینک کی نظریں ان پر تھیں، مگر تابش نواب نے ڈھلتی عمر کے شکار یونس کی وکٹیں اڑا دیں، انھوں نے 14 گیندوں پر محض 8 رنز بنائے، 47 رنز پر 5 وکٹیں کھونے کے بعد پلیئر آف دی میچ حسن رضا اور ہمایوں فرحت نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کی، دونوں نے چھٹی وکٹ کی شراکت میں 46 رنز جوڑ کر اپنی ٹیم کو استحکام بخشا، 14 ویں اوور کی پانچویں گیند ہمایوں فرحت کیلئے خطرناک ثابت ہوئی، وہ 13 گیندوں پر ایک چھکے اور 2 چوکوں کی مدد سے 22 رنز بنانے کے بعد تابش نواب کا شکار بن گئے۔ کیچ افسر نواب نے لیا، یوں مجموعی اسکور 6 وکٹ پر 93 رنز ہوگیا، 134 کے اسکور پر ساتواں شکار کامران حسین بنے، 19 ویں اوور کی آخری گیند پر انھیں کامران یونس نے عبدالرؤف کے ہاتھوں کیچ کرا دیا، کامران نے 2 چھکوں اور اتنے ہی چوکوں کی مدد سے 16 گیندوں پر 30 رنز بنائے، انھوں نے حسن رضا کے ہمراہ قیمتی 41 رنز کا اضافہ کیا، مقررہ اوور کے خاتمے پر حسن 58 رنز پر ناقابل شکست رہے، انھوں نے 42 گیندوں کا سامنا کیا اور 2 چھکے و 5 چوکے لگائے، احسان عادل ایک رن پر ناٹ آؤٹ رہے، محمد طلحہ نے 29 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں، تابش نواب نے 2 کھلاڑیوں کو میدان بدر کیا، عبدالرؤف کے حصے میں ایک وکٹ آئی، ہدف کے تعاقب میں پورٹ قاسم کی آدھی ٹیم 75 رنز پر پویلین لوٹ گئی، 20 رنز پر پہلی وکٹ گری جب شاہ زیب حسن (19) کا حسن رضا نے احسان عادل کی گیند پر کیچ لیا، 53 رنز پر خرم منظور (5) کی اہم وکٹ سرمد انور کے نام رہی جبکہ ہمایوں فرحت نے کیچ تھاما۔ 72 کے مجموعی اسکور پر کامران یونس بھی 14 رنز جوڑ کر پویلین لوٹ گئے، 75 رنز پر ٹیم کو لگاتار 2 دھچکے لگے، خالد لطیف گیندوں پر 34 رنز بنانے کے بعد سرمد انور کی گیند پر یونس خان کے ہاتھوں کیچ ہوئے، انھوں نے 4 چوکے بھی لگائے، اگلی گیند پر افسر نواز کو سرمد انور نے رخصتی کا پروانہ تھما دیا، کیچ شان مسعود نے لیا، 94 کے اسکور پر محمد طلحہ (12) کو شان نے رن آؤٹ کر دیا، 12 رنز کے اضافے سے دانیال احسان بھی 9 رنز بنانے کے بعد وکٹ گنوا بیٹھے، انھیں عبدالامیر نے فہد مسعود کی مدد سے آؤٹ کیا، عبدالرف (6) رن آؤٹ ہوئے تو پورٹ قاسم کے جیتنے کا امکان ختم ہوگیا، ۔ آخری اوور کی دوسری گیند پر جب اسکور 130 رنز ہوا تو اعظم حسین (6) کو بھی ہمایوں فرحت نے رن آؤٹ کر دیا، مقررہ اوورز کے اختتام پر ٹیم 9 وکٹیں گنوا کر 134 رنز بنا سکی، محمد سلمان 3 چوکوں کی مدد سے 26 گیندوں پر 25 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، سرمد انور نے 26 رنز دے کر 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، احسان عادل، کامران حسین اور عبدالامیر کو 1، 1 وکٹ ملی۔

150 یا زائد رنز

بیٹسمین	ٹیم	میچز	رنز	بہترین	اوسط	بالز	100	50
محمد یاسین	کے آر ایل	5	230	80*	76.66	201	0	2
زین عباس	کے آر ایل	5	218	91	54.50	187	0	2
شعیب ملک	پی آئی اے	6	205	78	68.33	170	0	3
حسن رضا	حبیب بینک	6	189	58*	63.00	156	0	2
صہیب مقصود	واپڈا	4	164	86	54.66	126	0	1
بابر اعظم	زرعی ترقیاتی بینک	4	162	77*	162.00	107	0	1
اظہر علی	سوئی ناردرن	4	154	72	51.33	125	0	2
خرم منظور	پورٹ قاسم	5	154	85*	51.33	160	0	1
اسد بیگ	حبیب بینک	6	152	58*	30.40	145	0	1

سات یا زائد وکٹ

بالرز	ٹیم	میچز	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	4w
سلمان سعید	پی آئی اے	5	15	122	9	3/29	13.55	0
ذوالفقار بابر	واپڈا	4	12	80	8	3/24	10.00	0
محمد طلحہ	پورٹ قاسم	5	18	111	8	3/20	13.87	0
سرمد انور	حبیب بینک	6	21	148	8	3/26	18.50	0
بلاول بھٹی	سوئی ناردرن	4	11.5	68	7	4/23	9.71	1
شبیر احمد	یو بی ایل	4	14	104	7	5/23	14.85	1
اعظم حسین	پورٹ قاسم	5	19	108	7	4/17	15.42	1
فہد مسعود	حبیب بینک	6	21	147	7	3/29	21.00	0

CHAMPIONS
pepsi
ADVANCE TELECOM
RAMADAN T20 Cup 2013
پی سی بی رمضان کرکٹ ٹورنامنٹ کی تصویری جھلکیاں
circle
Haier Inspired living
MUGHAL STEEL
A TRADITION OF QUALITY
SHOAIB